

Dil e Yar



Unzila Shaikh

<https://primeurdunovels.com/>

Dil e Yaar....



اس جگہ کو خالی کرو کورٹ کے آرڈر اُنہیں دیتا ہوا بولا تھا۔

روحیل ملک جو زیان آفندی کا اسسٹنڈ تھا۔
مگر کیوں؟؟؟...

فیبہا پریشانی کے عالم میں بولی۔

روحیل اُسے ایک نظر دیکھتا واپس مسٹر افتخار سے مخاطب ہوا۔
یہ جگہ زیان آفندی کی ہے

اُنہوں نے آپ کو کورٹ کے آرڈر بھیجے ہیں
آپ لوگوں نے یہاں قبضہ کیا ہے۔

خوشخبری راکٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

نہیں ہم نے قبضہ نہیں کیا ہمیں تو یہ کیسی نے گفٹ کیا تھا۔
ہم نے انکا کام کیا تھا خوش ہو کر انہوں نے ہمیں یہ جگہ دی تھی۔
افتخار صاحب تفصیل بتانے لگے۔

دیکھیں میں یہ سب نہیں جانتا آپ جگہ کھلی کر دیں کل تک کا ٹائم ہے آپ کے پاس۔

کہتا ہوا اولڈ اتچ ہوم سے باہر نکل گیا۔۔

وہ نکلا تھا تو عبیرہ ملک اندر داخل ہوئی روحیل ملک اُسے دیکھتا ہوا اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔۔

پیچھے گارڈز کی کار ساتھ ہی چل رہی تھی۔۔

عبیرہ اندر آئی تو سب پریشان ہوئے بیٹھے تھے

کیا ہوا سب اسے منہ لٹکائے کیوں بیٹھے ہیں؟؟۔۔

کورٹ کے آرڈر آئے ہیں یہ جگہ خالی کرنی ہے۔۔

فبیہا پیپر اُسے تھامتے ہوئے بولی تھی۔۔

زیان آفندی؟؟.. عبیرہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

تم نہیں جاؤ گی اُس کے پاس

فبیہا اس کا ارادہ جانتی ہوئی بولی تھی

عمیرہ پیپر چیک کرتی ایک نظر بہین کو دیکھتی باہر نکل گئی۔۔
سر جی اُن کا آفیس کہاں ہے؟؟۔۔

افتخار صاحب نے پتہ اُس کی طرف بڑھا دیا۔۔

تمہیں کیا کرنا ہے میں نے منع کیا ہے نہ تمہیں۔۔۔؟؟

پچھے سے آتی فبیہا بولنے لگی تھی۔۔

دماغ دُرست کرنا ہے اُس کا۔۔

کہتی ہوئی تیزی سے باہر نکل گئی

آفیس میں داخل ہوئی کارنر پر آئی

زیان آفندی کہاں ملیں گے؟؟۔۔

آپ کون؟؟ وہ استفر کرنے لگی میں اولڈ اتج ہوم سے انی ہوں۔۔

دیکھیں سر اپائنڈ منڈ کے بنا کسی سے نہیں ملتے۔۔

تمہارے اپائنڈ منڈ کی اسی تہیسی۔۔

کہتی ہوئی عبیرہ سامنے بنے آفیس کی طرف بڑھ گی وہ پیچھے پیچھے بھاگی چلی انی روک جائیں پلیز۔۔

عبیرہ ان سنی کرتی ہوئی آفیس میں داخل ہوئی

مگر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ اُس کی

آنکھوں میں سارا منظر گھوم گیا تھا۔۔

اب اس کی نظر بھی اسی پر تھی۔۔

روحیل ابھی اُسے عبیرہ کے بارے میں بتا ہی

رہا تھا مگر اُسے سامنے دیکھ خاموش ہو چکا تھا۔۔

تم نے آرڈر بھجے؟؟۔۔

عبیرہ اُسے دیکھتی ہوئی بولی اُسے یوں لگا جیسے اپنے ہوش کھو دے گی۔۔

ہاں کیوں تم سے پوچھ کے بھجوں گا؟؟۔۔

تمہارے بارے میں سب جانتی ہوں میں زیان

آفندی دور رہو اولڈ اتج ہوم سے ایک میری وجہ سے کتنے لوگوں کو نقصان دو گے۔۔

غصے کے عالم میں بولی تھی۔۔

وہ اُسکے آفیس میں کھڑی اُسے دھمکا رہی تھی جس سے لوگ سر اٹھا کر بات تک نہیں کرتے۔۔

وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور حلقے حلقے چلتا ہوا اُس تک آیا۔۔

انٹر سٹنگ مجھے بھی کوئی دھمکا سکتا ہے

وہ بھی ایک لڑکی ان 25 سالوں میں مجھے

نہیں یاد کہ کوئی میرے سامنے سر اٹھا کر بولا ہو۔۔

تمہارے ساتھ جو کیا وہ بھول گئیں؟؟..

اپنی وے وہ جگہ مجھے چاہیے ہر حال میں اور تمہیں وہ خالی کرنی ہوگی۔۔

وہ پیچھے ہوتا ہوا بولا۔۔

وہ بوڑھی عورتوں کا سہارا ہے۔۔

تم اس جگہ کو زبردستی چھین نہیں سکتے۔۔

مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں میں تم سے نہیں پوچھوں گا۔۔ تم جاسکتی ہو۔۔

وہ غراتا ہوا بولا ساتھ ہی ہاتھ سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔۔

میں تمہیں اولڈ ایج ہوم نہیں لینے دوں گی۔۔

وہ گھورتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔

جب تک وہ آنکھوں سے او جھل نہ ہوئی۔۔

زبان کی سلگھتی نگاہیں اُسے گھورتی رہیں۔۔

تھوڑا رکا پھر دماغ درست نہ ہونے پر گھر کے لیے نکل گیا۔۔

مین گیٹ کا ریموٹ نکل کر گیٹ اوپن کیا۔۔

سلام سرکار۔۔

گیٹ پر بیٹھے چوکیدار نے ادب سے سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔

جواب دیتا ہوا کار پارک کر گیا

لان کی صفائی دیکھنے لگا جس میں دو مالی کام میں مصروف تھے۔۔

شام ہو چکی ہے ابھی تک کام ختم نہیں ہوا؟؟۔۔

غصہ نہ سہی مگر آواز میں سختی تھی۔۔

سرکار ہو گیا بس ہم جانے ہی والے تھے۔۔

تو علیزہ بی بی نے کہا یہاں اُنکی پسند کے پھول لگا دیں موتیا کے بیج ڈالے ہیں۔۔

ہم چلتے ہے۔ سرکار۔۔

وہ دونوں اپنا کام نبٹا کر چل دیے۔۔

زبان اندر داخل بھی نہ ہوا تھا کہ علیزہ بھاگتی ہوئی اُس سے آکر لپیٹ گئی۔۔

مامو جان آپ کو پتہ ہے ہم مرلشیا جا رہے ہیں اپنے پاپا کے پاس۔۔ وہ خوش ہو کر بتانے لگی۔۔

سامنے سے حدیقہ ڈرائیور کو بیگ اٹھانے کا حکم دیتی ہوئی زیان کے قریب چلی آئی۔۔
تُم نے مجھے بتایا نہیں تُم جا رہی ہو؟؟۔۔

تُم مصروف اتنا ہوتے ہو ٹائم کب ہے تمہارے پاس ہمارے لیے۔۔

وٹ ایوار۔۔ میرا موڈ پہلے ہی بہت کھرب ہے

تُم مزید کھرب مت کرو۔۔

خیر تو ہے۔۔ اب کس کی باری ہے؟؟۔۔

کیسی کی نہیں۔۔

وہ آگے آئی اور شفقت سے بھائی کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

زیان اپنے ساتھ کی گئی زیتوں کا بدلہ

اس دنیا سے لینا چھوڑ دو جان جو ہونا تھا ہو گیا۔۔

میں کیسی بے قصور کو سزا نہیں دیتا تُم جانتی ہو۔۔

مگر جب قصور وار کو سزا نہ ملے تو مجھے اپنے طریقے سے مسئلہ حل کرنا پڑتا ہے۔۔

ٹھیک ہے تمہیں جن سے بدلہ لینا چاہیے تھا لے لیا ہے اب بس کر دو۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں لوگوں کو پریشان کرنے کا جو مجھ سے اُلجھتے ہیں میں اُنہیں سیدھا کیے بغیر چھوڑتا

نہیں۔۔

اچھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ اور کچھ بولتی۔۔

زیان نے بیچ میں ٹوک دیا۔۔

چلو فلائٹ مس ہو جائے گی تمہاری میں ساتھ چلتا ہوں اپنی جان کو گڈ بائے بولنے۔۔

علیزہ کو پیار کرتے ہوئے بولا۔۔

تو حدیقہ مسکرا نے لگی اور نفی میں سر ہلانے لگی کہ اُسے کوئی سمجھا نہیں سکتا ایسا ہی تھا اُسکا لاڈلا بھائی

--

ایئرپورٹ سے واپس آیا

شاہد لے کر نکلا تو سیل پر کالز آئی ہوئی تھیں۔۔

کال بیک کر کے سیل کان سے لگایا۔۔

السلام علیکم میری بیوی اور بیٹی نکل گئی۔۔

ہاں نکل گئیں ہیں۔۔

خیال رکھنا دونوں کا کوئی مسئلہ ہو مجھے فوری بتانا۔۔

ہاں ضرور اگر اُنہیں کچھ ہوا تو میرا اکلوتا سالہ مجھے بھی فنافلہ کر دے گا۔۔

بکو مت بولتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کر دی۔۔

توبہ اتنا سڑیال مجاز کا انسان ہے یہ۔۔

تیمور نے سر نفی میں ہلاتا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا تم سنتی کیوں نہیں ہو
تم کیوں گئیں تھیں وہاں یہ وہی انسان ہے جس
نے تمہاری زندگی برباد کی ہے
سر جی کو دیکھا ہے

وہ گے اُس کے پاس اولڈ ایج ہوم کے لیے۔۔
نہیں نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی۔۔
اور آرڈرز کورٹ کے بجھے ہوئے ہیں۔۔
تم کیوں گئیں اُس انسان سے بات کرنے۔۔
دل نام کی چیز نہیں ہے اُس کے پاس وہ رحم کرنا نہیں جانتا۔۔
بس بھی کر دو۔۔
کیا بس کرو وہ قاتل ہے۔۔
دور رہو اُس سے تم۔۔

اور تمہارے ساتھ جو کیا وہ تم بھول چکی ہو۔۔
میں تمہیں اس کی قد سے کیسے چھوڑاؤں گی؟؟
میں اب اُسے ایسا کچھ نہیں کرنے دوں گی

اور آپ بس بھی کر دو مجھے کام کر لینے دو۔۔
میں بس سمجھا سکتی ہوں اور تمہیں سمجھانا بہت مشکل ہے۔۔
ہار مانتے ہوئے۔۔ فبیہا کمرے میں چلی گئی۔۔

فبیہا اور (عبیرہ) ہوٹل میں ساتھ اسٹیڈی کمپلیٹ کر کے اب جا ب کیا کرتی تھیں

یہ دو بہنیں اور دو بھائی تھے۔۔

ایک بھائی شادی کر کی اپنی دنیا الگ بسا بیٹھا تھا۔۔

جب تک محراب زندہ تھا وہ پوری کوشش کرتا

کہہ خود جا ب کرے اور بہنوں کی ضرورت پوری کرے۔۔

پھر ایک حادثے میں وہ انہیں تنہا کر کے چلا گیا تھا۔۔

یہی وجہ تھی انہیں ہوٹل میں رہنا پڑا اپنا خرچا خود افورڈ کیا کرتی تھیں

پارٹ ٹائم جاب کرنا ان کی روٹین میں تھا۔
اسٹیڈی کمپلیٹ کر کے اب فل ٹائم جاب کر رہی تھیں

ساتھ اولڈ اتج ہوم کی عورتوں کا خیال رکھا کرتی تھیں۔
کیوں کے باپ اور محراب کے گزر جانے کے بعد ان کے بڑے بھائی نے ماں سمید انہیں اولڈ اتج
ہوم بھیج دیا تھا۔

☆☆

آفس کا کام نبٹا کر عبیرہ بستر پر جا لیٹی۔
آنکھیں موندیں تو ذہن کی سکریں پر
گزرا وقت چلنے لگا۔

بھائی آج بہت دیر نہیں کردی آنے میں؟؟..
مین گیٹ سے اندر آتے محراب کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی تھی۔
ہاں یار آج ٹرافک بہت تھا۔

اچھا ٹھیک ہے کھانا کھا لو پھر اپنا وعدہ پورا کرو۔
یہ کوئی وقت ہے وعدہ پورا کروانے کا۔

چھوٹے بھائی کے لیے کھانا لیتی فبیہا

عبیرہ سے سوال کرنے لگی۔۔

ہاں بھئی مجھے نہیں پتہ میں ابھی جاؤں گی۔۔

عبیرہ ضدی ہوتے ہوئے بولی۔۔

ہاں بھئی ٹھیک ہے میں لے چلوں گا

آپا آپ بھی تیار ہو جاؤ امی کو بھی لے چلتے ہیں۔۔

محراب گیلے ہاتھوں کو صاف کرتے ہوئی بولا۔۔

نہیں مجھے کوئی شوق نہیں رات کے 8 بج رہے

ہیں

اس ٹائم سمندر پر کو جاتا ہے۔۔

فبیہا الٹا سوال کر گئی۔۔

ہم جاتے ہیں عبیرہ شور سے بحث کرنے میں ماہر تھی۔۔

محراب ہنستے ہوئے بولا۔۔

میں تمہیں لے چلوں گا تم تیار ہو جاؤ۔۔

ٹھیک ہے کہتی ہوئی چینج کرنے چلی گی۔۔

تم نے سر پر چڑھا لیا ہے اُسے کم لاڈ اٹھتا کرو لڑکی ذات ہے۔۔

فبیہا سمجھتے ہوئے بولی۔۔

امی کہاں ہیں؟..

محراب اس کی بات کو ہنسی میں اڑتا ہوا بولا۔۔

وہ سو گئی ہیں۔۔

ٹھیک ہے کھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکار ادہ کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تبھی عبیرہ بھی شال شانوں پر ڈالتی ہوئی اندر چلائی آئی۔۔

چلیں؟؟۔۔ بھائی کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔۔

ہاں چلو۔۔

جیسا آفیس سے آیا تھا ویسا ہی اُسے لے کر باہر نکل گیا۔۔

بانیک دیوار کے ساتھ کھڑی کرتا ہوا اوپر چڑھ گیا

ہاتھ دے کر بہین کو بھی اوپر لے لیا اب چھوٹی

بنی دیوار سے نیچے پیر لٹکائے دونوں بتاؤں

میں مصروف ہو چکے تھے

سمندر دیوار سے کافی نیچے تھا۔۔

مگر دیوار سے ٹکراتا ہوا پانی ان کے منہ پر چھینٹے اڑاتا ہوا جا رہا تھا۔۔

کتنا اچھا الگ رہا ہے کھلی فضاء میں۔۔

ععبیرہ اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے بولی۔۔
آرام سے بیٹھو ہوا بہت تیز چل رہی ہے۔۔
تبھی کچھ لوگوں کی چیخ نے کی آوازیں فضاء میں گونجنے لگیں
ایک ادمی کے پیچھے گارڈز کی قطار تھی
وہ سیدھا ان ہی کی طرف آ رہا تھا۔۔
شائد کچھ ہو گیا ہے۔۔
محراب تجسوس سے بولا۔۔
بھائی چلو ہم بھی نکلتے ہیں
ععبیرہ ڈرتے ہوئے بولی
ویسے تو بہت بڑبڑیا تھی مگر ڈرپوک بہت تھی۔۔
دونوں نیچے اتر گئے ابھی محراب بانیک تک آیا ہی تھا۔۔
جب وہ ادمی ان تک آیا۔۔
محراب ملک ٹم ہی ہو؟؟؟..
ہاں میں ہی ہوں خیریت؟؟؟..
محراب نہ سمجھی کے عالم میں بولا۔۔
کوئی نقصان نہیں چاہتے تو ہمارے ساتھ چلو ابھی ورنہ۔۔

وہ اس کی بیہن کو دیکھتے ہوئے بولا۔

تو محراب نے عبیرہ کو خود کے پیچھے کیا۔

چل رہا ہوں۔

میری بہن کو جانے دو۔

ہمارا وعدہ ہے تمہاری بہن کو کچھ نہیں ہوگا جب تک یہ ہمارے ساتھ ہے۔

چلو اب گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔

ٹھیک ہے۔

کہتا ہوا محراب کار میں جا بیٹھا ساتھ عبیرہ کو بھی بیٹھا لیا تھا۔

کار اب اپنی منزل کی طرف روانہ ہو چکی تھی۔

بھائی...

وہ گھبرا کر اٹھی۔

اُس کی چیخ سن کر فبیہا فورن اٹھی تھی۔

کیا ہوا میری جان پھر بُرا خواب دیکھ لیا

سب ٹھیک ہو جائے گا۔

اُسے گلے لیتے ہوئے تسلی دینے لگی۔

آپا میں چاہتی ہوں سب میرے ذہن سے نکل جائے مگر نہیں نکل رہا کچھ بھی۔

صبر سے کام لو میری جان۔۔

ہم۔۔۔ کتنے۔۔۔ بے بس۔۔۔ ہیں آپا ہم ان۔۔۔ کا کچھ بھی۔۔۔ نہیں کر سکتے۔۔۔
عبیرہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔۔

اور اب اولڈ اتج ہوم ابھی چھین جائے گا۔۔
وہ اولڈ اتج ہوم ہمارا نہیں ہے سر جی بھی کچھ نہیں کر سکتے اُس انسان کے پاس ریل پیپر ہیں اُس ہوم کے۔۔

ہم۔۔۔ عبیرہ آگے کچھ نہ بولی۔۔

چلو اب سو جاؤ صبح جاب پر جانا ہے

پھر اولڈ اتج ہوم چکر لگا لینا۔۔

فبیہا اُسے لیٹنے کی ہدایت کرتی خود بھی لیٹ چکی تھی۔۔

صبح دونوں اپنے اپنے کام کے لیے نکل گئیں تھیں۔۔

زیان فریش ہو کر آیا تو ناشتا تیار تھا

ملازمہ سر جھکائے کھڑیں اُسی کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ ڈرائنگ روم میں چلا آیا سلام سرکار۔۔

سامنے سے آتے رو حیل نے ادب سے سلام کیا۔۔

سر میں نے اُنہیں جگہ بتا دی ہیں اور گاڑی بھی بھیج دی ہے۔۔

روحیل تفصیل سے سب بتانے لگا تھا۔۔

ساتھ زیان کے پیچھے چل رہا تھا

جو اپنی کار کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔۔

روحیل جلدی سے آگے ہوا اور کار کا دروازہ کھولا۔۔

ہم ٹھیک ہے۔۔

زیان کہتا ہوا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔

آفیس پُہنچا تو میٹنگ روم میں اُسی کا انتظار ہو رہا تھا۔۔

اندر داخل ہوا اور اپنی سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔

میٹنگ کا آغاز ہوا۔۔

ہم نے معلومات نکلی ہے یہ جگہ اسکول بنانے کے لیے بالکل ٹھیک ہے۔۔

دراصل یہاں کے علاقے میں زدہ رہائش نہیں ہے

مگر لوگوں کی مجبوری ہے تو گھر لے رہے ہیں

پانی کی فراہمی اور اسکول بن جانے یہاں کی ویلیو بڑھ سکتی ہے۔۔

آپ کیا کہتے ہیں آپ پیسے انویسٹ کریں گے ان غریب لوگوں کے لیے۔۔

تفصیل دیتا ہوا سامنے کھڑا شخص اب زیان سے مخاطب تھا۔۔

ہاں جیتنے پیسے چاہیے ہیں اب روہیل کو بتادیں میں چیک سائن کر کے بھیج دوں گا۔
کہتا ہوا میٹنگ روم سے باہر نکل گیا۔
اپنے کیمین میں داخل ہوا پیچھے روہیل بھی چلا آیا۔
ڈائمنڈ کے ریڈ اور اچھے ہو چکے ہیں۔
جی سر کر یہی کچھ گرام 02

ریڈ ہیں۔۔۔۔131,693.39

--ٹھیک ہے۔

مال ریڈی ہو گیا ہے تو سپلائی کروا دو۔

جی سرکار۔

وہ واپس اُلٹے قدموں باہر نکل گیا۔

آفیس سے چھٹی ہوتے ہی دونوں اولڈ ایج پینچ آگئیں تھیں۔

تقریباً سارا سامان سمیٹ چکا تھا

اب ساری خواتین گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئیں تھیں۔

یہ تینوں دوسری گاڑی سے نکلنے لگے تھے۔

عبیرہ کے ہاتھ میں کچھ سامان تھا۔

جیسے وہ دونوں ہاتھوں سے تھامی ہوئی تھی۔۔

یہ صحن میں کھڑی افتخار صاحب کا انتظار کر

رہی تھی جب مین گیٹ سے زیاں اندر داخل ہوا

پیچھے رو حیل اور گارڈز موجود تھے۔۔

برقت دونوں کی نظر ایک دوسرے پر گئی تھی۔۔

تبھی افتخار صاحب بھی باہر نکل آئے۔

آپ کا شکریہ ہمیں دوسرا ٹھکانہ دینے کے لئے۔۔

افتخار صاحب نے شکریہ ادا کیا۔۔

میرے خیال میں کوئی احسان نہیں ہے

ان لوگوں کو بے گھر بھی انھونے ہی کیا ہے۔۔

عبیرہ اپنی عدت سے مجبور بیچ میں بول گئی

سرجی میں نکل رہی ہوں آپ آجائیے گا۔۔

کہتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔

اس کی زبان جب تک میں کاٹ نہ دوں مجھے چین نہیں آنے والا۔۔

زیاں بیچو تاب کھا کر رہ گیا۔۔

کل سے کام شروع کروا دو یہاں کا۔۔

پھر اولڈ اتج ہوم کا منہ آئینہ کرتے ہوئے بولا۔۔

جی سرکار رو حیل سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

چلو صاحب میں چلتا ہوں۔۔

افتخار ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے۔۔

باقی سامان اٹھا رہے تھے

میں ہاتھ آپ سے تب ملاؤں گا جب میرا کام کریں گے آپ۔۔

افتخار خاموش ہو گئے تھے

یہ کام اُن کے لیے بہت مشکل تھا۔۔

ٹھیک ہے کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔۔

نئے گھر میں سامان رکھتی عبیرہ خوش ہوئی

تھی یہ بنگلہ اولڈ اتج ہوم سے کافی بڑا تھا

اور بے حد خوبصورت بھی۔۔

سنگے مرمر سے تیار کیا ہوا پورے بنگلے میں عجیب سی رک تھی۔۔

عبیرہ سامان سیٹ کرنے میں مصروف تھی

جب افتخار صاحب اس کے پاس چلے آئے۔۔

بیٹا مجھے بہت ضروری بات کرنی تھی تم سے۔۔

افتخار صاحب تھوڑا جھجھک رہے تھے۔۔

جی بولیں سر جی۔۔

عبیرہ گلداں ٹیبل پر رکھتے ہوئی بولی۔۔

بیٹھ جاؤ پھر میں بات شروع کروں۔۔

ٹھیک ہے آپ بھی بیٹھ جائیں۔۔

دونوں آمنے سامنے بیٹھ چکے تھے۔۔

بیٹا بات دراصل یہ ہے۔۔

یہ بنگلہ ہمیں صرف کچھ وقت کے لیے دیا ہے زیان آفندی نے۔۔

وہ چاہتا ہے تم اُس سے نکاح کر لو۔۔

تو وہ یہ بنگلہ ان غریب خواتین کے نام کر دیگا۔۔

اب ان سب کو تم ہی بے آسرا ہونے سے بچا سکتی ہو بیٹا

مجھے بے حد شرم آ رہی ہے یہ بات کرتے ہوئے مگر اُن عورتوں کا اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔۔

میں جانتا ہوں وہ بندہ ٹھیک نہیں ہے تمہارے ساتھ۔۔

عبیرہ خاموشی سے افتخار صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔

اُنہیں کیا خبر کہ زیان آفندی نے اس کی دنیا اُجار ڈالی۔۔

ٹھیک ہے میں کر لوں گی نکاح۔۔

بنا کچھ سوچے بولی۔۔

پیچھے کھڑی فبیہا سب سن چکی تھی۔۔

سرجی وہ استعمال کر رہا ہے آپ کو

میں اپنی بہین اُس جانور کے حوالے نہیں کر سکتی۔۔

فبیہا غصے سے بولی تھی۔۔

آپا ایک میری قربانی سے ان بوڑھی عورتوں کا بھلا ہو جائے گا تو کیا بُرا ہے۔۔

تُم جانتی ہو وہ تُم سے شادی کیوں کر رہا ہے۔۔

بدلہ لینا چاہتا ہے تُم سے۔۔

تمہاری وجہ سے اس کی بدنامی ہوئی ہے۔۔

میں جانتی ہوں۔۔

کہتی ہوئی عبیرہ بنگلے سے باہر نکل گئی۔۔

سیدھی زیان کے آفیس جا پہنچی۔۔

زیان آفندی۔۔ کارنر پر ہاتھ مارتی بولی تھی۔۔

تو کارنر پر کھڑی لڑکی بولی۔۔

وہ آج جلدی نکل گائے ہیں۔۔

گھر گے ہیں؟؟...مزید سوال کیا۔۔

بڑی جلدی ہے میرے گھر جانے کی۔۔

پیچھے سے آتا زیان بولا تھا۔۔

مجھے نہیں تمہیں شوق ہے مجھے اپنے گھر میں لے جانے کا۔۔

اُسے دیکھتے ہوئے عبیرہ پیچھے مڑتی ہوئی بولی۔۔

زیان جس کے چہرے پر ہلکی سی مسکان تھی وہ سنجیدگی میں بدل گئی۔۔

شوق تو ہے بس جلدی اجاؤ میرے گھر

میری بیوی بن کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتا ہوا بولا

آنکھوں سے اور لہجے سے صاف نفرت جھلک رہی تھی۔۔

پہلے کی طرح میں نہ کروں شادی تم سے تو؟؟۔۔

کھڑے تیوروں سے بولی۔۔

پہلے بھی نقصان اٹھایا تھا اب بھی اٹھاؤ گی میں وہ بنگلہ واپس لے لوں گا۔۔

زیان دھمکاتے ہوئے بولا۔۔

سوچو تمہاری وجہ سے کتنی ہی بوڑھی عورتیں بے گھر ہو جائیں گی

صرف ایک تمہاری انا کے چکر میں

عبیرہ کی دکھتی رگ زیان کے ہاتھ میں تھی۔۔۔۔

کروں گی تم سے شادی میں سر ہلاتے ہوئے بولی
اور آنکھوں سے نکلتے انسوؤں بیدردی سے رگڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔
سیدھی بنگلے پر پہنچ گئی اب وہ افتخار صاحب کے سامنے کھڑی تھی۔۔
میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔۔
ٹائم اور جگہ اپ طے کر لیجیے گا۔۔
کہتی ہوئی روکی نہیں واپس باہر نکل گئی۔۔
زیان کا موڈ بالکل خراب ہو چکا تھا
وہ بھی واپس پلٹ گیا اور گھر کے لیے نکل گیا
گھر آیا اور شاور لینے چلا گیا
شاور لے کر باہر نکلا سونے پر جا بیٹا
ڈرینک گلاس میں ڈالتا ہوا ایک گھونٹ لے گیا۔۔
یوں ہی عبیرہ کے ساتھ ہوئی تمام ملاقاتیں اس کے ذہن کی اسکرین پر چلنے لگی۔۔
یہ ابھی زائر سے میل کر واپس آ رہا
ساتھ روحیل اور گارڈز بھی موجود تھے۔۔
تبھی ایک لڑکی گھبراتی ہوئی اُس کی گاڑی سے ٹکرا گئی تھی۔۔
زیان سمید سب گاڑی سے اتر گئے تھے۔۔

زیان نے اس لڑکی کو سیدھا کیا وہ خون میں لات پت ہو چکی تھی۔۔
کون ہو تم کس سے بھگ رہی ہوں؟؟۔۔

وہ سامنے اشارہ کرتی ہوئی بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

وہ لڑکے انہیں دیکھ واپس گلی میں بھاگ رہے تھے

تبھی روحیل اور باقی گارڈز بھی ان کے پیچھے لپکے۔۔

ابرار اسے ہاسپٹل لے کر جاؤ ابھی۔۔

اپنے گارڈ کو حکم دیتا ہوا اُس لڑکی کو اٹھا کر گاڑی میں ڈال دیا۔۔

ابرار اُسے لے کر نکل چکا تھا۔۔

تبھی روحیل اور باقی گارڈز ان لڑکوں کو مارتے ہوئے لے ائے تھے۔۔

سرچھ۔۔۔ چھوڑ۔۔۔ دو۔۔۔ اب۔۔۔ ایسا۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہو گا۔۔

وہ دونو ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

تمہاری غلطی معافی کے قابل نہیں ہے کہتا ہوا ایک کو شوٹ کر گیا تھا۔۔

اب دوسرا بری طرح کانپ رہا تھا۔۔

مع۔۔۔ معاف۔۔۔ کر دو۔۔

یہاں اب جھام گھٹا لگ چکا تھا۔۔

سامنے سے آتی عبیرہ بھیڑ کو دیکھ رہی تھی

پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے۔۔

کہتی ہوئی وہ بھی یہیں چلی آئی۔۔۔

زیان نے اپنے بیلڈ اُتار کر اُس کی گردن کے گرد لپیٹی۔۔

تب تک نہ چھوڑا جب تک اُس کی جان نہ نکلی۔۔

یہ سارا منظر عبیرہ دیکھ چکی تھی۔۔

ویسے ہی زیان کی نظر بھی عبیرہ پر جا ٹکی۔۔

عبیرہ تیزی سے پلٹ چکی تھی

اور تیز رفتاری سے چلتی جا رہی تھی۔۔

روحیل سنبھالو اُن لاشوں کو کہتا ہوا

جلدی سے عبیرہ کے پیچھے بھاگا۔۔

عبیرہ۔۔ عبیرہ۔۔

وہ اُسے پکارتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا

عبیرہ اور تیز چلنے لگی تھی تقریباً بھاگ نے لگی تھی۔۔

تبھی زیان نے بھی اسپید میں اُس کا بازو کھینچ لیا۔۔

عبیرہ۔۔ وہ چلایا۔۔

چھوڑو مجھے وحشی انسان۔۔

کہتے ہوئے ساتھ ہی ایک تھپڑ جڑ دیا تھا۔

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا؟؟..

زیان کے تو آگ ہی لگ گئی تھی۔

وہ اُسے گھور رہا تھا۔

سامنے کھڑے لوگ جو ابھی زیان کا تشدد دیکھ رہے تھے اب اس کا بنا تماشا بھی دیکھ رہے تھے۔

ہاں آئندہ میرے سامنے مت آنے۔

میں نہیں تم خود آؤ گی عبیرہ ملک

اُسے گھورتا ہوا بولا اور تیزی سے پلٹ گیا۔

اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔

سیل کی بیل بجنے پر اس کا سحر ٹوٹا۔

نفرت سے ڈرینگ سے بھرا ہوا گلاس جھٹکے سے زمین پہ دے مارا۔

ٹیبل سے اپنا سیل اٹھا کر کال اٹینڈ کی۔

جی بولیے افتخار صاحب۔

کیا سوچا میرے کام کا۔

بولتے ہوئے دوسرے گلاس میں ڈرینگ انڈیلنے لگا۔

بیٹا عبیرہ مان گئی ہے نکاح کے لیے افتخار صاحب کافی شرمندہ سے تھے۔

ان کے لفظ ان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

تو ٹھیک ہے کل شام پانچ بجے آپ کے بنگلے پر

نکاح کی رسم ادا کی جائے گی

اور ساتھ ہی میں عبیرہ کو لے جاؤں گا۔۔

کہتا ہوا کال ڈسکنیکٹ کر گیا۔۔

میں تمہیں اچھے سے سبق سکھاؤں گا

شائد تم سب بھول چکی ہو مگر میں نہیں بھلا۔۔

خود کلامی کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

☆☆

فیہا اور عبیرہ کھانا کھا کر اندر کمرے میں چلی آئیں۔۔

عبیرہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔

اور گزرا وقت یاد کرنے لگی تھی۔۔

گاڑی مین گیٹ سے اندر آئی تمام گاڑیاں پورچ میں جا روکیں۔۔

گارڈ کے ہمراہ انہیں اندر لے جایا گیا سامنے ایک شخص سر جھکائے بیٹھا تھا

اُسی نزد میں بیٹھا نگاہ اٹھا کر سامنے کھڑے محراب کو دیکھنے لگا دوسری نگاہ عبیرہ پر ڈالتا سیدھا ہوا۔
پہنچانا مجھے؟؟.. زیان سیدھا ہوتا ہوا بولا۔

زی...زی...زیان..

عبیرہ پریشانی کے عالم میں زیان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

اوہ تمہیں تو میں یاد ہوں مجھے لگا بھول چکی ہو۔۔۔۔۔

کہتا ہوا زیان ہلکے ہلکے چلتا ہوا اس تک آیا۔

خیر ابھی میں پہلے تمہارے بھائی سے منٹ لوں۔

اور بتاؤ اُس رات ہائے وے پر کیا ہوا تھا محراب ملک۔

مجھے پتہ نہیں تھا تم عبیرہ کے بھائی ہو تو شاید

اٹھوانے کی زحمت نہ کرتا

عبیرہ کو دیکھتا ہوا بولا۔

دی۔۔ دیکھ۔۔ دیکھو می میں نے۔۔ ک۔۔ کچھ۔۔ نہی۔۔ نہیں۔۔ کی۔۔ کیا۔۔

محراب اُسے دیکھتے ہوئے بولا

جو اس کے بالکل قریب کھڑا تھا؟؟۔

تم نے کچھ نہیں کیا اُس رات ساتھ نہیں تھے اُن لڑکوں کے۔

بولتے ہوئے اچانک جھکا اور محراب کے پیچھے چھپی عبیرہ کو آگے کھینچ لیا۔

محراب کو گارڈز پکڑ چکے تھے۔۔

بھائی بھائی زیان چھوڑ دو میرے بھائی کو۔۔

زیان اپنا رخ عبیرہ کی طرف کیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

پھر محراب سے مخاطب ہوا

جو تُم لوگوں نے میری بہین کے ساتھ کیا اب میں تمہاری بہین کے ساتھ کروں تو؟؟۔۔

زیان عبیرہ کو دیکھتے ہوئے بولا جو پہلے ہی اپنے بھائی کو مشکل میں دیکھ کر رو رہی تھی

میں نے کچھ نہیں کیا تھا ہاں میں وہاں موجود ضرور تھا۔۔ مگر میں نے ہاتھ بھی نہیں لگتا تھا تمہاری بہین کو۔۔

وہ لوگ نشے میں تھے میں الگ کھڑا تھا۔۔

کہتا ہوا محراب خود کو چھوڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

تُم لوگوں کی وجہ سے میں نے کھویا اپنے باپ اور بہین کو۔۔

تمہارے دوست تھے وہ تُم بچا بھی سکتے تھے میری بہین کو تُم میرا ساتھ دے سکتے تھے ہم میل کر بچا

سکتے تھے مگر تُم نے اُن درندوں کے والے ہونے دیا میری بہین کو اب اپنی بہین

کو پریشان دیکھ تکلیف ہو رہی ہے نہ؟؟۔۔

دھاڑتا ہوا بولا تھا۔۔ اسے باہر پھکوا دو۔۔

روحیل کو حکم دیتا ہوا۔۔

عصیرہ کو ایک روم میں لے جا کر پھینک دیا تھا۔
اور دروازہ بند کر کے اس تک آیا۔
اُس کے بال اپنی مٹھی میں کید کیے۔
جو تمہارے بھائی نے میری بہین کے ساتھ کیا تھا
میں بھی تمہارے ساتھ کر سکتا ہوں مگر میں حرام چیزوں کو منہ نہیں لگتا۔
چھوڑ دو مجھے زیان آندی۔
عصیرہ حلق کے بل چلائی تھی۔
چھوڑ دوں گا مگر کیسی کے سامنے منہ دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا
تم سے اپنا پرانا حساب بھی پورا کرنا ہے۔
بھاگو جیتنا بھاگنا ہے جہاں جاؤ گئی میں ہی ملیوں گا تمہیں
اب آئندہ سے تمہارے نام کے آگے بس میرا نام لگے گا۔
کل کا سورج تمہاری زندگی بدلے گا۔
کہتا ہوا اُسے زمین پر پنکھ دیا۔
اور باہر نکلتا چلا گیا۔
پوری رات وہ وقفے وقفے سے گیٹ پیٹتی رہی تھی مگر کوئی کھولنے والا نہ تھا۔
وہیں محراب بھی مسلسل مین گیٹ پیٹ رہا تھا۔

چھوڑ دو میری بہن کو خدا کا واسطہ اُسے میرے کیے کی سزا مت دو۔۔۔

ادھر زیان اپنے روم میں چلا آیا

اور پریس کانفرنس والوں کو صبح کا ٹائم دے دیا۔۔

کال ڈسکنکٹ کرتا ہوا شیطانی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رینگ گئی تھی۔۔

پوری رات یوں ہی گزر گئی تھی۔۔

تجھی پریس کانفرنس والوں کی گاڑیاں آفندی ہاؤس

کے گیٹ کے باہر کھڑی ہو چکی تھیں۔۔

اور سب اپنے کیمرے اور مائیک لیے زیان آفندی کے آنے انتظار کر رہے تھے۔۔

تجھی مین گیٹ کھولا۔۔ اور زیان آفندی عبیرہ ملک کے ہمراہ باہر آیا اور اُسے زمین پر پھنک دیا۔۔

ویسے ہی کیمرہ مین سوال کرنے لگے۔۔

کیا آپ کے غلط مراسم رہے ہیں ان سے؟؟..

نہیں مگر انکا ایسا ہی ارادہ تھا۔۔

میں نے انہیں شادی کی اوفر دی تھی

مگر انہوں نے منع کیا کیوں کے یہ اسی ہی ہیں

اپنا گھر چلنے کے لیے یہ کام کیا کرتی ہیں۔۔

عبیرہ اپنا منہ دوپٹے سے چھپائی ہوئی تھی۔۔

جھوٹ بول رہا ہے یہ انسان ایسا کچھ نہیں تھا۔

عبیرہ حلق کے بل چلا رہی تھی۔

محراب اُسے لیے وہاں سے بڑی مشکل سے نکلا تھا۔

گھر پُہنچا تو نیوز چل رہی تھی گھر کے باہر سب محلے والے جمع ہوئے تھے۔

کتنی سیدھی لگتی یہ ہے۔

ہے نہیں۔ اُن میں سے ایک عورت کی آواز اس کے کان تک آئی تھی۔

وہ بنا جواب دیے اُسے اندر لے آیا۔

فبیہا جلدی سے اُن تک آئی

یہ سب کیا ہو گیا بھائی؟؟...

وہ بھی رو رہی تھی۔

میری غلطی ہے سب کہتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا۔

عبیرہ فبیہا کے گلے لگے رو رہی تھی۔

جب کے فیروزہ اپنا سر پکڑی بیٹھی تھیں۔

فبیہا کمرے میں آئی تو محراب سر پکڑا بیٹھا تھا۔

محراب ہوا کیا ہے؟؟.. آپا اُس رات جس رات میں دیر سے آیا تھا۔

فبیہا کو سب یاد آنے لگا تھا۔

فبیہا کی آنکھ کھلی تو کوئی دروازہ بری طرح پیٹ رہا تھا

وہ اٹھ کر جلدی سے ائی کیوں کے محراب ہی تھا گھر سے باہر۔۔۔

کون؟؟؟..آپا کھولو۔۔۔

فبیہا نے جلدی سے گیٹ کھولا

تو محراب جلدی سے اندر آیا اور گیٹ واپس بند کیا اب وہ اپنی روکی سانس بحال کرنے لگا۔

کیا ہوا محراب؟؟۔۔

فبیہا اسے یوں دیکھ کافی پریشان ہو گئی تھی

تو محراب بنا جواب دیے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔

ہاں مجھے یاد آیا۔۔

فبیہا اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

آپا اُس دن ہم ہائے وے گے تھے کھانا کھانے

میرے دوست زبردستی پیچھے لگ کر مجھے ساتھ لیے گئے تھے۔۔

میں ساتھ چلا گیا مجھے کیا پتہ تھا

یہ سب ہو رہے گا۔۔

کھانا کھانے کے بعد ان لوگوں نے باہر اکر نشہ کیا

وہ نشہ میں دودھ ہو چکے تھے۔۔

تبھی ایک فیملی اپنی کار میں جانے کے لیے روانہ ہوئی
یہ لوگ بھی پیچھے نکل رہے تھے
میں نے ان لوگوں کو منع کیا لیکن ان لوگوں نے میری ایک نہ سنی جیسے ہی ویران جگہ آئی
ان لوگوں نے گاڑی ان کی کار کے آگے لگا دی
اس گاڑی میں ایک لڑکا اور اس لڑکے کا باپ دو لڑکیاں اور ایک عورت تھی۔۔
اس کا باپ سمجھا کہ ہم لوگ ڈکیتی کرنے آئے ہیں
وہ لوگ اتنے امیر ہیں ہمیں انزدا نہیں تھا
اس کے باپ نے گن نکال لی تھی
مگر پھر ان لوگوں میں حاتم پائی ہونے لگی
گن نیچے گر گئی جیسے میرے دوست نے اٹھا
کر اس آدمی کو قتل کر دیا۔۔
اُس آدمی کا بیٹا زیادہ عمر کا نہیں تھا
وہ گھبرا گیا تھا ان لوگوں نے اس کی ایک بہین کو زبردستی باہر نکال لیا۔۔
اور اس کے ساتھ بہت غلط کیا وہ تینوں سب کو مدد کے لیے پکارنے لگے تھے
اُس کی بہین اپنی ماں کو ساتھ لگائے کھڑی تھی وہ بھی بہت ڈری ہوئی تھیں
تو راستے سے جاتی دو تین گاڑیاں جو وہاں سے سفر کر رہی تھی وہ ہماری طرف آ گئیں تھیں

ہم اپنی گاڑیوں پر بیٹھ کر بھاگ نکلے۔۔
اب وہ لڑکا شاید کیسی اونچی پوسٹ پر ہے
اُس نے ہمیں کیڈنپ کروایا تھا اُس کا بیک گراؤنڈ بہت اسٹرانگ ہے
اُس نے بدلہ لیا ہے ہم سے باقی لڑکوں کو وہ ختم کروا چکا ہے
مجھے یہ عبید نے بتایا تھا وہ بھی شامل تھا ان
لڑکوں کے ساتھ وہ ملک چھوڑ کر چلا گیا ہے یہی وجہ تھی
جو میں ڈرتا تھا آپ دونوں کو جاب نہیں کرنے دیتا تھا محراب فیہا کے گلے لگا تو رہا تھا۔۔

حدیقہ جو اپنے بھائی کی ہر پریس کانفرنس دیکھتی
تھی یہ سب دیکھ اُسے جھٹکا لگا تھا کال ملتی ہوئی سیل کان سے لگا گئی۔۔
ایک ہی بیل پر کال پک کر لی تھی۔
ہیلو زیان؟؟۔۔ یہ سب کیا چل رہا ہے نیوز پر۔۔
سکرین پر نیوز دیکھتی اُس کا پہلا سوال یہی تھا۔۔

کیا ہے جو میں نے کروایا ہے وہی ہے۔۔

زیان بے فکری سے بولا ساتھ ہی ڈرائنگ روم میں چلا آیا۔۔

آج تک تم بے سہارا عورتوں کی مدد کرتے رہے

مگر آج تم بھی انہیں برے لوگوں میں شامل ہو گئے ہو

ایک لڑکی کی زندگی داؤ پر لگا دی ہے تم نے

میرا بھائی ایسا تو نہیں تھا زیان تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔

وہ پریشان ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔

اُس نے مجھے شادی سے انکار کیا ہے

اسے ہی چھوڑ دو اُسے۔۔؟؟

نکاح نہیں تو اسے صحیح نام میرا ہی لیا

جائے گا ہمیشہ اس کے نام کے ساتھ

زیان صوفے کی پشت سے ٹیک لگتا ہوا ڈھٹائی سے بولا تھا۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا وہ اُس محراب کی بہین ہے۔۔

جس نے میری بہین کی زندگی برباد ہونے سے نہ بچائی تماشا دیکھ رہا تھا

زیان کے ذہن پر پرانا وقت چلنے لگا تھا۔۔

بھائی تم اُسے عزت سے اپنا سکتے تھے۔۔

تم آرام کرو جاؤ میری بیٹی کو بھی آرام کرواؤ۔

اور علیزہ کو پیار کرنا۔

اس کی بات نظر انداز کرتا ہوا کال کٹ کر گیا۔

پھر جھٹکے سے اٹھا اور اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

حدیقہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

اگلے دن دوپہر کے 2 بج چکے تھے

مگر محراب اپنے روم سے باہر نہیں آیا تھا

تو فبیہا دستک دیتی اندر آئی اور کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی ہوئی مڑی تھی

چلو اب اٹھ جاؤ ہم میل کر کوئی حل۔

وہ بول ہی رہی تھی کہ اس کی نگاہ محراب کی کلائی پر گئی تو چلانے لگی

۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔ بھائی۔۔۔

اُس کی چیخیں سن کر عبیرہ بھی بھاگی چلی آئی ساتھ ہی فیروزہ بھی تھیں

ڈپریشن میں آ کر محراب اپنی ہاتھ کی نمس کاٹ بیٹھا تھا۔

تینوں ماں بیٹیاں لاش سے لگی رو رہی تھیں

باہر لوگ جمع ہو گئے تھے۔

محله والوں نے پولیس کو بھی بولا لیا تھا۔

دروازہ کھولو ہم پولیس ہیں۔۔

سینیئر اواز لگتا ہوا بولا

فیہا نے گیٹ کھولا پریس کانفرنس والے بھی اندر چلے آئے تھے۔

☆☆

عبیرہ۔۔ عبیرہ۔۔؟؟

نہ جانے کب سے فیہا اُسے پکار رہی تھی

مگر وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔۔

عبیرہ۔۔۔؟؟ فیہا اب اُسے ہلاتے ہوئے بولی۔۔

ہاں۔۔ہاں۔۔ تو وہ ہوش میں آئی۔۔

کیا سوچ رہی ہو؟؟..

فیہا سوال کرنے لگی تھی۔۔

کچھ نہیں۔۔۔

عبیرہ ذہن جھٹکتے ہوئے بولی۔۔

عبیرہ تم پھر سوچ لوں تم اُس انسان سے شادی کر لو گی؟؟..
کہیں وہ تمہیں پریشان نہ کرے؟..

آپا آپ پریشان مت ہو جو ہو گا دیکھ لوں گی میں کہتی ہوئی آنکھیں موند گئی۔۔
صبح فریش ہو کر سیدھی آفیس نکل ائی۔۔

اسلام علیکم مسٹر حیدر۔۔

وعلیکم اسلام لیپٹاپ سے حیدر نظر ہٹاتا ہوا بولا۔۔ یہ میرا رزیننگ لیٹر۔۔

عبیرہ نے وائٹ لفافہ اس کی طرف بڑھایا۔۔

خیریت؟؟.. لفافہ تھامتے ہوئے سوال کرنے لگا۔۔

آج شام کو میرا نکاح ہے ارجنٹ ہو گیا سب ورنہ پہلے ہی بتا دیتی آپ کو عبیرہ وضعدیتی بولی۔۔

اوہ مبارک ہو آپ کو حیدر مسکراتا ہوا بولا۔۔

خیر مبارک۔۔

ویسے مجھے بابا نے سب بتایا ہے۔۔

تم چاہو تو ہم میل کر مقابلہ کر لیں گے۔۔

حیدر اسے فیوار دیتا ہوا بولا۔۔

نہیں یہ میری اکلے کی جنگ ہے آپ کا شکریہ مدد کے لیے۔۔

آپ بھی آجائے گا نکاح میں۔۔

کہتی ہوئی اب واپس پلٹ گئی تھی۔۔

ضرور۔۔۔۔۔ حیدر خود کلامی کرتا ہوا بولا۔۔

عبیرہ اس کا جواب سونے بنا ہی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

آفیس سے باہر آ کر بس ٹاپ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

عبیرہ تیار ہوتی بیگ اٹھا کر صحن تک آئی امی میں کوچنگ جا رہی ہو۔۔

ہاں ٹھیک ہے اللہ کے حفظو امان میں۔۔۔

عبیرہ مین گیٹ سے باہر آئی تو وانیا اور طوبی اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

عبیرہ آج تم بھی چلو ہم یہاں کے کلب بار جاتے ہیں بڑا مزاح اتا ہے

کوچین کی چھوٹی کر کے تم لوگ گھومتی ہو؟

عبیرہ حیرت سے بولی

ہاں کبھی کبھی۔۔۔

تم بھی چلو۔۔

وانیا پھر بولی تھی۔۔

نہیں میں اپنی امی اور بھائی کو دھوکا نہیں دے سکتی۔۔

عبیرہ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔۔

دھوکہ کیسا یار چلو نہ ہم جلدی واپس آ جائیں گے۔۔ وانیا منہ بناتی ہوئی اُسے دیکھنے لگی۔۔

تمہیں پتہ ہے وہاں بہت بڑے بڑے لوگ اتے ہیں بہت امیر۔۔

ٹھیک ہے مگر جلدی آ جانا پلیز۔۔

عبیرہ کو بھی جستجو ہوا تو حامی بھرتے ہوئے بولی۔۔

اب یہ لوگ کیب لیتی کلب پہنچ گئی تھیں۔۔

ائی ڈی دیکھاتی ہوئی دونوں اگے بڑھ گئی

مگر انہوں نے عبیرہ ملک کو روک لیا تھا۔۔

ائی ڈی کارڈ کہاں ہے؟؟

میرے پاس ائی ڈی کارڈ تو نہیں ہے۔۔

وانیا اور طوبی تو اندر چلی گئیں تھی۔۔

اب عبیرہ پریشان کھڑی تھی کے واپس کا رستا تو اُسے معلوم نہیں تھا۔۔

تبھی کلب کے باہر ایک کار روکی تھی

جس کے پیچھے گاڑیوں کی قطاریں موجود تھیں۔۔

گارڈ لائن سے باہر نکل کر کھڑے ہو چکے تھے

تبھی اس میں سے ایک کارڈ جلدی سے آگے آیا

اور آگے والی کار کا دروازہ کھولا۔۔

تو وہ شخص باہر آیا

لمبی چوڑی ہائیٹ پر وسیع سینا پر کشش چہرہ چمکتی رنگ سیاہ گھنے بل جیسے نفاست سے
اوپر کی طرف بنائے ہوئے تھے۔۔

نارمل آنکھوں پر کھڑی ناک
گلابی ہونٹ۔۔

وہ سیدھا ادھر ہی آ رہا تھا۔۔

عبیرہ اُسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی کوئی اتنا حسین بھی ہو سکتا ہے۔۔

وہ سیدھا اندر چلا گیا تھا۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد واپس بھی آ گیا تھا۔۔

وہ باہر کھڑے گارڈ سے مخاطب تھا۔۔

کلب میں چھوٹی لڑکیاں لاؤ نہیں ہیں اندھا خیال رہے انہیں باہر نکلو۔۔

وہ بات تو اسی سے کر رہا تھا مگر نگاہ عبیرہ ملک پر ہی تھی۔۔

گارڈ کو حکم دیتا عبیرہ ملک کی طرف چلا آیا

کون ہو تم یہاں کیا کر رہی ہو کوئی مسئلہ ہے؟؟..

گارڈ وہیں سر جھکائے کھڑے تھے۔۔

اس کا لہجہ نرم تھا مگر چہرے پر سنجیدگی صاف ظاہر تھی۔۔

یہ لوگ مجھے اندر نہیں جانے دے رہے میری دوستیں اندر ہیں عبیرہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

تمہیں دیکھ کر لگتا نہیں ہے یہ جگہ تمہارے لائک ہے
گھر جاؤ شریف لڑکیاں نائٹ کلب میں نہیں جاتیں۔۔
زیان کی نظریں اس کے معصوم چہرے پر ہی تھی۔۔
کیسے جاؤں مجھے رستہ نہیں پتہ میری دوستیں لائیں ہیں مجھے تو۔۔
وہ معصومیت سے بولی۔۔

چلو میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔
زیان اب بھی نرم لہجے میں ہی بات کر رہا تھا۔۔
کیا واقعی۔۔

عبیرہ اُسے دیکھتی ہوئی خوشی سے بولی۔۔
نہیں آپ کیسے۔۔ میں نہیں جاسکتی آپ کے ساتھ میں آپ کو جانتی نہیں ہوں۔۔
پھر یقیناً ہی اسے احساس ہوا کہ کہیں اور لیے گیا تو۔۔
اتنے میں زائر بھی چلا آیا۔۔

کیا ہوا زیان ایک نظر عبیرہ کو دیکھ کر زیان سے مخاطب ہوا۔
کچھ نہیں۔۔

زائر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔
میرے ساتھ نہیں جاؤ گئی تو کوئی اور تمہیں۔

اٹھا کر کے جائے گا یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

یہ میرے دوست ہے تم بھروسہ کر سکتی ہو مجھ پر پاس کھڑے زائر کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

جو پولیس یونی میں کھڑا تھا۔۔

ٹھیک ہے عبیرہ آگے بڑھ گئی۔۔

خیریت ہے نہ مجھے نہیں یاد پڑتا زیان آفندی نے کیسی لڑکی کو لیفٹ دی ہو؟؟؟

زائر ابرو چکاتا ہوا بولا۔۔

ابھی تک تو خیر ہی ہے آگے کا پتہ نہیں۔۔

ملتا ہوں رات کو۔۔

زیان کے اشارے پر عبیرہ کے آگے آتے ہی گارڈ نے دروازہ کھول دیا تھا۔۔

عبیرہ بیٹھ چکی تھی تبھی زیان بھی آکر بیٹھ گیا ڈرائیور کار واپسی کے راستے پر نکل چکا تھا۔۔

گھر کہاں ہے تمہارا؟؟؟

زیان اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوا بولا۔۔

راستہ مجھے پتہ نہیں بس یہ پتہ ہے میرا گھر نظم آباد پر ہے۔۔

باقی وہاں پہنچ کے میں سمجھتا سکتی ہوں کے مڑ کہاں جانا ہے۔۔

بڑی مہربانی تمہاری جو اتنا بھی بتا دیا زیان سامنے روڈ کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

عبیرہ منہ بنائے اُسے دیکھنے لگی۔۔

ایک گھنٹے کے سفر کے بعد یہ عبیرہ کے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر روک گے تھے عبیرہ کے کہنے پر۔۔۔
شکر اللہ کا عبیرہ اب ریلکس ہوتی ہوئی بولی تھی۔۔

گارڈ نے دروازہ کھولا۔۔

عبیرہ بیگ اٹھاتی نیچے اتر گئی۔۔

آئندہ کیسی کے ساتھ کہیں مت جانا۔۔

زیان سخت لہجے میں ہدایت کرتا ہوا بولا۔۔۔

عبیرہ ہاں میں سر ہلاتی اپنی گلی کی طرف بڑھ گی جب تک وہ گھر میں نہ گئی تب تک زیان کی نگاہ اُسکا پیچھا کرتی رہیں۔۔

گھر آ کر ٹائم دیکھا تو گھڑی ساتھ بجہ رہی تھی ساڑھے پانچ کی نکلی وہ ساتھ بجے گھر میں گھسی تھی۔۔ آ گئیں۔۔

فبیہا اپنی شال اترتی ہوئی بولی تھی۔۔

آپ کہاں گئیں تھیں؟؟

جواب ڈھونڈنے کب تک محراب اکلے گھر چلے گا مجھے اس کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔۔

ہمم ٹھیک کہتی ہو۔۔

میں سونے جا رہی ہوں رات کا کھانا کھا کر عبیرہ اٹھ چکی تھی۔۔

ہاں سو جاؤ میں امی کی مالش کر دوں

پھر میں بھی سے جاؤں گی مجھے صبح انٹرویو دے نے جانا ہے۔۔

محراب کا انتظار کرتے بہت ڈر ہو چکی تھی

تو فیہا بھی سو گئی تھی

تینوں میں بیٹیاں سوئی ہوئی تھیں تبھی کوئی زور زور سے گیٹ پیٹنے لگا۔

تُم یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو۔۔

زیان کی آواز پر وہ چونک گئی تھی۔

زیان راستے سے گزر رہا تھا جب اُسے عبیرہ بس سٹاپ پر بیٹھی نظر آئی۔

کار رُک تا اُس تک آیا۔

تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے زیان آفندی۔

کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی گاڑی میں بیٹھو۔

حکم دیتا ہوا بولا۔

مجھے تمہارے سہرے کی ضرورت نہیں ہے زیان۔۔ عبیرہ تیکھے تیوروں سے بولی تھی۔

ضرورت تمہیں پانچ سال پہلے بھی نہیں تھی۔

اب چلو۔۔ اُسے بازو سے پکڑ کر گاڑی میں دھکیل دیا۔۔ زیان۔۔ زیان۔۔ عبیرہ چلا رہی تھی۔

مگر کار ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے اس کی آواز گاڑی میں ہی گھوٹ رہی تھی۔

سٹاپ پر کھڑا ہر بندہ یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

مگر کیسی میں اتنی مجال نہ تھی کے کوئی کچھ کہہ سکے۔۔
اب زیان خود بھی کار میں بیٹھ چکا تھا۔۔

جہاں دو سال لگا کر اس نے جہنم کی دنیا میں قدم رکھا تھا وہیں نمبر ٹو بزنس مین کا اوارڈ اُس نے حاصل کر رکھا تھا۔۔

جیسے ہی گاڑی بنگلے کے باہر روکی عبیرہ فوری اتر کر چلی گئی تھی۔۔

آگئیں اُسے دیکھ حیدر نے ہاتھ بڑھایا۔۔

تو عبیرہ نے ہاتھ ملا لیا۔۔

سامنے سے اتے زیان کی نظر انہی کے ہاتھ پر ہی تھی۔۔

بی بی جی آپکا ڈریس اور میکاپ آرٹس وہاں روم میں ہیں۔۔

چلیں تیار ہو جائیں میں آپ کو کے چلتی ہوں۔۔

ایک نظر زیان پر ڈالتی عبیرہ ملازمہ کے ہمرا آگے بڑھ گئی۔۔ زیان اب صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔

تبھی اس کا سیل بجنے لگا۔۔

ہاں بولو زائر؟؟۔۔

تم آ جاؤ تو وہ کام آج ہی ختم کر لیتے ہیں۔۔ دوسری طرف زائر کی آواز ابھری تھی۔۔

ٹھیک ہے ایک گھنٹے بعد اتا ہوں۔ کہتا ہوا کال ڈسکینٹ کر گیا۔

فبیہا اور دو عورتوں کے ہمراہ عبیرہ آگے آرہی تھی۔

وائٹ میکسی پر ریڈ دوپٹہ سلیقے سے سر پر جمایا ہوا تھا۔

ہاتھوں میں بھری میچنگ کی چوڑیوں پر پھولوں سے بھرے کنگن پہن رکھے تھے لائٹ میکاپ میں وہ

بے حد حسین لگ رہی تھی۔

حلقے حلقے چلتی زیان کے برابر میں۔

صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔

اس کے آتے ہے نکاح خواہ نے نکاح شروع کیا۔

عبیرہ بنتِ رحمان ملک آپکا نکاح سکھ رائج الوقت با حق مہر پچاس کروڑ روپے زیان آفندی سے طے

کیا گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟۔

جی قبول ہے۔

عبیرہ کو اپنی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی۔ یوں دونوں کی رضا مندی لیتے ہوئے نکاح کی رسم

ادا ہوئی۔

اب نکاح خواہ دعا گو تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو سدہ آباد رکھے۔ امین۔

اب زیان فوری کھڑا ہو گیا تھا۔

فبیہا عبیرہ کے گلے لگی رونے لگی

پھر ملازم کے ہمارا عبیرہ کو لیے باہر آ گیا تھا۔۔۔۔

مجھے ضروری کام کے لیے نکلنا ہے آپ عبیرہ کو حویلی لے جائیں ملازمہ کو حکم دیتا اپنی کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا تھا۔۔

☆☆

ملازمہ اُسے ایک روم میں لے آئی تھی۔۔

روم زدہ بڑا نہ تھا ایک بیڈ اور سامنے وال کے ساتھ صوفہ رکھا ہوا تھا بیڈ کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل رکھی تھی۔۔

لائٹ آسمانی پردوں نے پیچھے والی ونڈو کو چھپا رکھا تھا۔۔ روم میں بے حد اندھیرا تھا۔۔ ہلکی روشنی روم کو خواب نک بنا رہی تھی۔۔

ابھی وہ روم کا جائزہ لے ہی رہی تھی جب ملازمہ واپس آئی۔۔

بی بی جی باہر آ جائیں سرکار آچکے ہیں گھانے کی ٹیبل پر آپکا انتظار کر رہے ہیں۔۔

مجھے نہیں کھانا انہیں جا کر منع کر دو۔۔

عبیرہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔۔

تو ملازمہ سر جھکائے واپس پلٹ گئی تھی۔۔

سرکار وہ کھانے سے انکار کر رہی ہیں۔۔

زیان پہلے تو ملازمین کو دیکھتا رہا۔۔

اُسے میرے روم میں بھیج دو۔۔

کہتا ہوا اپنے روم کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

ملازمہ واپس آئی۔۔

بی بی جی سرکار آپ کو اوپر روم میں بولا رہے ہیں۔۔

بی بی جی جلدی چل لیں ورنہ میری ڈانٹ پڑے گی۔

عبیرہ کو بوت بنا دیکھ ملازمہ ڈرتے ہوئے بولی تھی۔۔

عبیرہ اُسے دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی اب

وہ اُس کے روم کے باہر تھی۔۔

صوفے پر بیٹھا زیان اپنے ذہن کو ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

مگر وہی منظر اُس کی ذہن کی اسکرین پر چل رہا تھا۔۔

حیدر کا عبیرہ سے ہاتھ ملنا اُسے بے حد نہ گوارا تھا۔۔

خود پر قابو نہ پاتے ہوئے صوفے کے ساتھ رکھی کانچ ٹیبل کو پلٹ دیا تھا۔۔

عبیرہ گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی جو نکرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔

اب زیان سیدھا ہوتا ہوا حلقے حلقے چلتا اس تک آیا تھا جس کے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا کانچ کا ٹکرا تھا۔۔۔۔۔

بولتا ہوا عبیرہ کا ہاتھ جھٹکے سے کھینچتا ہوا خود کے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔۔
عبیرہ اس اچانک رفتاری پر اُس کے ساتھ بری طرح ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔
بلا وجہ بیچارے کو تکلیف دی تم نے۔۔۔۔۔

زیان کی نظر اس کی ہتھیلی پر تھی۔۔۔۔۔
زی۔۔۔۔۔ زی۔۔۔۔۔ عبیرہ اس کے ارادے جان کر اُسے پیچھے دھکیل رہی تھی۔۔۔۔۔
اے۔۔۔۔۔ عبیرہ کراہ گئی تھی۔۔۔۔۔

زیان اس کی ہتھیلی پر کانچ سے لیکر بنتا ہوا دھاڑ رہا تھا۔۔۔۔۔
میں نے تمہیں منع کیا تھا جاب کرنے کو تم نے میری بات نہیں مانی۔۔۔۔۔
ساتھ عبیرہ بری طرح چلا رہی تھی
اُس کی ہتھیلی سے رستا خون چمکتی وائٹ ڈیلز کو رنگین کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اُسے یوں ہی روتا دیکھ جیسے اُسے ہوش آیا تھا
پھر اس کی ذہن چلنے لگا تھا
نہ جانے غصے میں وہ کیا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اُسے ایسا ہی چھوڑ زیان تیزی سے پلٹا اور بینڈیج بوکس اٹھالے آیا

اس کا ہاتھ تھامتا ہوا زمین پر بیٹھ چکا تھا
خون صاف کر کے بینڈیج کرنے لگا تھا۔
پین کلر نکل کر پانی سے بھرا گلاس عبیرہ کے آگے کیا
یہ کھالو درد کام ہو جائے گا۔

اس کی نظر عبیرہ کے بھگے چہرے پر تھی۔
مجھے تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے زیان۔
عبیرہ اُس کا ہاتھ پیچھے کرتی ہوئی بولی تھی۔
پچھلے پانچ سال پہلے بھی تم نے مجھے خود سے دور کیا تھا۔
مگر نہ کام رہیں۔

اب اس کا نرم پڑتا دل واپس سخت پڑ رہا تھا۔
گزرا وقت میں کبھی نہیں بول سکتا عبیرہ۔
مجھے اب بھی یاد ہے۔
کہتا ہوا اٹھ چکا تھا۔

اب انٹر کام اٹھا کر ملازمہ کو صفائی کے لیے حکم دیتا شاور لینے چلا گیا
عبیرہ وہیں زمین پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

تمہاری دی گئی ہر تکلیف مجھے یاد ہے زیان
عبیرہ خود کلامی کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

محراب کو غزیرے دو ہفتے گزر گئے تھے۔۔

فیبیہا جاب ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئی تھی جہاں جاتی عبیرہ کا ذکر اُسے شرم سار کر دیتا یہی مسئلہ عبیرہ
کو پیش آیا رہا تھا۔۔

عبیرہ صبح سے بیٹھی اپنے نمبر کا انتظار کر رہی تھی۔۔
کہیں چار گھنٹے بعد اس کا نمبر آیا۔۔

اپنا بیگ اٹھاتی سی وی لیے نک کرتی اندر داخل ہوئی انٹرو کے لیے دو مرد موجود تھے ساتھ ایک
لیڈی تھی۔۔

گڈ آفٹرنون کہتی ہوئی سی وی آگے کرتی سامنے بیٹھ چکی تھی۔۔

عبیرہ ملک؟؟۔۔ آپ وہی ہیں نہ؟؟۔۔ اُن میں سے ایک ادی اس کی سی وی چیک کرتا ہوا بولا تھا۔۔
وہ رُکا پھر بولا۔۔

آپ کی سی وی کے حساب سے یہ جاب آپ کے لیے بہتر ہے

مگر آپ کے لیے ہمیں یا ہر کمپنی کو اوپر سے آرڈر

ہیں ہم یا کوئی بھی کمپنی آپ کو جاب نہیں دے سکتی ہم بے حد شرمندہ ہیں۔۔

کس نے دیے یہ آرڈر؟؟

عبیرہ اُسے دیکھ سوال کرنے لگی۔۔

کون دے سکتا ہے آپ جانتی ہی ہوں گی۔۔

میرا نام مت لیجئے گا ورنہ میری کمپنی بند ہو جائے گی۔۔

وہ ادنیٰ تھوڑا پریشان ہو گیا تھا۔۔

نہیں لوں گی آپ کا نام۔۔۔

کہتی ہوئی سی وی اٹھا کر باہر نکل گئی

تبھی اُن کے ساتھ بیٹھی لیڈی ایسکیز کرتی عبیرہ کے پیچھے آئی۔۔

سنو۔۔ تو عبیرہ روک کر اُسے دیکھنے لگی۔۔

دیکھی کمپنی میں کام مشکل ہے

اگر تم چاہوں تو میری والدہ ہیں

جو پیرالائز ہیں اُنکی دیکھ بحال کے لیے مجھے لیڈی کی ضرورت ہے

اور ایک کوک کی بھی اگر تم چاہو تو جوائنٹ کر لو۔۔

ٹھیک ہے میں ملتی ہوں آپ سے۔۔

عبیرہ حامی بھرتی بولی۔۔

یہ میرا کارڈ کال کرنا مجھے۔۔

ثمرین نام ہے میرا کارڈ دیتی بولی۔۔

ععبیرہ سر ہلاتی باہر نکل گئی۔۔

کیب لیتی سیدھی آفندی ہاؤس پہنچ گئی تھی۔۔

بیل بجتے ہی واچ مین نے کیمرے میں دیکھا اور انٹر کام اٹھاتے ہوئے زیان کو کال ملائی۔۔

زیان بیٹھا لیپٹاپ یوز کر رہا تھا۔۔

بیل بجنے پر انٹر کام اٹھا کر کان سے لگایا۔۔

بولیں؟؟۔۔

سرکار گیٹ کے باہر ععبیرہ ملک آئی ہیں۔۔

بھیج دو اندر زیان لیپٹاپ بند کرتا ہوا بولا۔۔

ملازمہ کے ہمراہ ععبیرہ ڈرامینگ روم میں آئی

جہاں زیان پہلے ہی موجود تھا۔۔

زیان آفندی اب کیا چاہتے ہو؟؟۔۔

ععبیرہ اندر آتے ہی سوال کرنے لگی تھی۔۔

آپ جائیں یہاں سے۔۔

زیان ععبیرہ کو گھورتا ہوا ملازمہ کو حکم دینے لگا۔۔

تو وہ سر جھکائے باہر نکل گئی۔۔

تمیز سے بات کرو ععبیرہ زیان غصے سے دھاڑا۔۔

اتنا سب ہو جانے کے بعد مجھ سے تمیز کی اُمید نہ ہی رکھو زیان۔۔

عبیرہ پھنکارتی ہوئی بولی۔۔

زیان جھٹکے سے اٹھا اور اس تک آیا۔۔

تمہیں میں برباد کر دوں گا۔۔

تُم نے مجھے برباد کیا ہے

میری راتوں کا سکون چھینا ہے

مجھے چیسن نہیں پڑتا میرے دن رات بیزار ہیں

عبیرہ صرف تمہاری وجہ سے اُسے بازو سے پکڑتا ہوا بولا تھا۔۔

مجھ سے نکاح کرو گئی تو سب ٹھیک کر دوں گا ابھی بھی وقت ہے

زیان اُس کے چہرے پر نظر ٹکائے بول رہا تھا۔۔۔

نہیں کروں گی تُم میرے بھائی کے قاتل ہو

اور اب تمہاری وجہ سے میں در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہوں زیان۔۔

عبیرہ زیان کو پیچھے دھکیلنے کی ناکام کوشش کرتی رہی

جیسے تمہارے بھائی نے میری بہین کو نہیں مارا

ویسے ہی میں نے بھی تمہارے بھائی کو نہیں مارا ہے۔۔

تُم نے بدلہ لیا میرے بھائی سے مجھے ساری دنیا کے سامنے بدنام کیا نہیں برداشت ہوا میرے بھائی کو جان دے دی اُس نے۔۔

میں نے تمہیں تمہارے کیے کی سزا دی تھی
تُم نے مجھے بھرے بازار میں تھپڑ مارا بنا جانے کے میں نے ان لڑکوں کو کیوں مارا۔
مجھے شادی سے انکار کیا

میں تمہیں کیسی کا ہونے نہیں دوں گا
اور یاد رکھنا ایک دن تمہارا نکاح مجھ سے ہی ہوگا میں تمہیں مجبور کر دوں گا۔
تبھی رو حیل بھی اندر چلا آیا سرکار۔۔
اُس کی آواز پر زیان پیچھے ہوا۔
عبیرہ سر جھٹکتی باہر نکل گئی۔۔
بی بی جی..؟؟۔

نک کرتی ملازمہ اندر آنے کی پر میشن مانگ رہی تھی۔
عبیرہ کا صحر ٹوٹا تھا۔

نہ جانے زیان کب فریش ہو کر باہر چلا گیا تھا۔
بی بی جی..؟؟۔

جی آ جائے۔۔ اپنا بھیگا چہرہ صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔

ملازمہ روم کی صفائی کرنے لگی تھی

عبیرہ جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

روم کے بیچ میں بیڈ لگا تھا

سامنے والی وال سے تھوڑا فاصلے پر ڈارک گیرے کالر کا صوفہ رکھا تھا۔

جب کے لفٹ ہینڈ پر کافی فاصلے پر چینگینگ روم بنا ہوا تھا ساتھ ہی اٹیچ باتھ بھی تھا۔

رائٹ سائیڈ پر وال میرر تھا۔ جس سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔

جس پر گیرے ہی رنگ کے پردے ڈالے ہوئے تھے روم میں ہوا وائٹ کالر اس روم کو بے حد

خوبصورت بنا رہا تھا۔

بیڈ کی بیک گراؤنڈ پر لگے لائٹ پنک فالوورز بے حد حسین لگ رہے تھے

ساتھ ہی چاروں کونوں پر وائٹ پردے سجائے ہوئے تھے

صوفے سے کچھ فاصلے پر ڈرینگ ٹیبل رکھی ہوئی تھی

جس پر لائٹ پنک ہی پتیاں بھگیڑی ہوئی تھیں

ساتھ ہی چھوٹی موم بتیاں روشن ہو رہی تھیں۔

عبیرہ بیٹھے بیٹھے تھک چکی تھی تو اٹھ کر وال میرر کے پاس چلی آئی۔ زیان اور زائر کھڑے۔

بتاؤں میں مصروف تھے اب زائر ہاتھ ملتا ہوا واپس چلا گیا تھا تو زیان بھی اندر کی طرف چل دیا۔

عبیرہ واپس آ کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔

تبھی زیان بھی اندر داخل ہوا۔

عبیرہ کو دیکھتا ہوا چینجنگ روم میں گھس گیا تھا۔

واپس آیا تو عبیرہ سوئی ہوئی تھی۔۔

حلقے حلقے چلتا اس کے پاس آ کر رُک گیا۔

پانچ سال بعد بھی اس کے چہرے پر وہی معصومیت تھی۔

اس کا چاند جیسا چہرہ زیان کو دیوانہ بنا دیتا تھا۔

کھڑی نک پر بڑی بڑی آنکھیں اُن پر لمبی گھنی پلکوں کی باڑھ اُن پر پنکھڑی جیسے گلابی ہونٹ اس کی

نارمل ہائیٹ پر کالے سیاہ گھنے لمبے بال جنہیں دیکھ زیان کیسی جن کی طرح اُس پر فدا ہو گیا تھا۔

اس کے بال اکثر کھولے ہی رہا کرتے تھے۔

نہ جانے کتنی ہی دیر زیان اُسے یوں ہی دیکھتا رہا تھا۔

اٹھو سونے کا حکم کیس نے دیا تمہیں؟؟..

پھر یقدم سب گزرا وقت یاد آنے پر اُسے جھٹکے سے اٹھتا ہوا بولا تھا۔

عبیرہ ہڑبڑا ہی گئی تھی۔

تُم ایک ہی بار میری جان کیوں نہیں لے لیتے۔۔

وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی تھی۔۔

لے لوں گا جان بھی آخر میرا ہی حق ہے اس پر

اُسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے بولا۔۔

تو عبیرہ نے نفرت سے اپنا چہرہ دوسری طرف مڑ لیا۔۔

جتنی تکلیف تُم مجھے دو گی اُس سے زدہ کی حقدار ہو گی تُم اسکا جبراً ڈبوچتا ہوا بولا تھا۔۔

تمہیں جو کرنا ہے کر لو میں نفرت کرتی ہوں تُم سے اور میری نفرت میں اضافہ کروں گے تُم۔۔

خود کو چھوڑاتے ہوئے بولی جیسے زیاں نے خود ہی چھوڑ دیا تھا ورنہ عبیرہ میں اتنا دم کہاں تھا۔۔

دیکھو میں نے کہا تھا۔۔

میں نے کہا تھا ایک دن تُم میرے پاس ہو گی میں تمہیں حاصل کر لوں گا۔۔

اب کیسے بچو گی میرے قہر سے عبیرہ ..؟؟

اُسے بیڈ پر دھکیلتا ہوا اُس پر جھکا تھا۔۔

زیاں۔۔ زیاں۔۔ عبیرہ اُسے پیچھے دھکیلتی رہی مگر وہ ایک انچ نہ ہلا تھا۔۔

اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔

کہ عبیرہ کی چیخیں اُس کے حلق میں ہی گھٹ گئیں تھیں۔۔۔

زیاں فریش ہو کر سوچکا تھا

رات کے تین بج رہے تھے تیسرا پہر لگ چکا تھا
اُس کی آنکھ کھلی۔۔

زیان بستر پر اوندھا لیٹا سو رہا تھا۔۔

عبیرہ جو روتے روتے بیڈ کے پٹیانے سے تک لگائی زمین پر ہی سو گئی تھی۔۔

وہ اٹھی اور زیان کو دیکھتی ہوئی اپنی میکسی دونوں ہاتھوں سے اٹھاتی حلقے حلقے چلتی چنگر روم میں
داخل ہوئی۔۔

سامنے والے میں واڈروپ بنائی ہوئی تھی۔۔

سیدھے ہاتھ میں تمام پریس شودہ کپڑے زیان کے رکھے ہوئے تھے ڈور کو کھینچتی ہوئی
واپس وال سے ملا کر دوسری سائیڈ اوپن کی تو وہاں اوپر زیان کے طے شودہ کپڑے موجود تھے
اور نیچے اس کے۔۔۔

اب تیسرے حصے کو اوپن کیا تو اُسے اپنے پریس ہوئے کپڑے میل گے تھے۔۔

اُن میں سے بلیک ڈریس لیتی لفٹ ہینڈ پر بنے ہاتھ روم میں فریش ہونے چلی گئی۔۔

رائٹ ہینڈ پر وال مرر لگا تھا جو پوری وال کو چھپائی ہوئے تھا۔۔

وال کے ساتھ ہی سیلپ موجود تھے

شاہور لیتی باہر نکل چکی تھی۔۔

اپنے منہ پر پانی ڈالتی خود کو مر میں دیکھنے لگی تھی۔۔

وضو بنا کر وقتِ تحجود ادہ کی دعا مانگ کر آنکھیں بند کئے کافی دیر سجدے میں پڑی تھی انسو بہاتی رہی۔۔

یہ سب کیا ہو گیا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا اس مشکل مراحل سے مجھے نکل۔۔

کہ تو بڑا رحیم و کرم ہے مجھ سے جو خطا ہوئی میں معافی مانگتی ہوں تجھے واسطہ تیرے محبوب کا مجھ پر رحم فرما۔۔

وہ کافی دیر روتی رہی۔۔

پھر سجدے میں سے اٹھی۔۔

اب نمازِ فجر ہو چکی تھی اُسے بھی ادہ کرتی عبیرہ اب صوفے پر لیٹ گئی تھی۔۔

زیان کی آنکھ کھولی تو گھڑی اٹھ بج رہی تھی۔۔ زیان عبیرہ کو دیکھتا ہوا فریش ہونے چلا گیا تھا آفیس کے لیے ریڈی ہوتا ہوا باہر آیا۔۔

عبیرہ کو اٹھانے بنا ایک نظر ڈالتا ہوا آفیس کے لیے نکل گیا۔۔

تم اکیلی ہو گئی ہو تم بھی نکاح کر لو فیہا۔۔

ثانیہ مشورہ دیتی ہوئی بولی۔۔

ثانیہ جو کم عمری میں ہی بیوہ ہو گئی تھی

بھائی پوچھتا نہیں ماں باپ گزار چکے تھے

تجھی وہ اولڈ ہوم میں رہتی تھی ایک بیٹی بھی تھی۔۔
تم تو اسے کہ رہی ہو جیسے لڑکے پیڑ پر ہوتے ہیں فبیہا اُسے دیکھتی ہوئی بولی۔۔
ہاں یہ تو ہے یار۔۔۔
وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔

اچھا خیر میں چلتی ہوں میں عبیرہ سے ملنے جا رہی ہوں۔۔
اپنا بیگ اٹھاتی باہر کے راستے پر نکل آئی تھی۔۔
سیدھا زیان کے آفیس کا رخ کیا۔۔
کارنر پر آئی۔۔ زیان آفندی سے ملنا ہے۔۔
فبیہا کارنر پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہوئی۔۔
آپ ہیں کون اپوئنٹ منٹ لی تھی۔۔؟؟۔۔
نہیں اپوئنٹ منٹ تو نہیں لی۔۔
میں اُنکی وائف کی بہین ہوں۔۔

اپ اُنہیں بولوں کے فبیہا ملک آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔ اوکے ویٹ انٹر کام اٹھا کر کان سے لگایا۔۔
بولیں؟؟۔۔

مصروفیات میں سوال کیا۔۔

سر کوئی فبیہا ملک آئیں ہیں کہتی ہیں آپ سے ملنا ہے۔۔

بھج دو۔۔ کہتا ہوا انٹر کام اپنی جگہ پر رکھ گیا۔۔

آپ جاسکتی ہیں سامنے آفیس بنا ہے رائٹ سائیڈ پر۔۔۔
اوکے تھینکس۔۔

کہتی ہوئی فبیہا آگے بڑھ گئی

نک کرتی اندر داخل ہوئی تو زیان زائر سے بتاؤں میں مصروف تھا۔۔

اسلام وعلیکم۔۔ فبیہا نے سلام داغا۔۔

وعلیکم اسلام

بروقت دونوں نے جواب دیا۔۔

خیریت؟؟.. زیان ساتھ ہی سوال کر گیا۔۔

میں تمہارے گھر جانا چاہ رہی تھی سوچا پہلے ٹم سے پر میشن لے لوں بعد میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔
فبیہا جھجکتے ہوئے بولی۔۔

اجزات کی کوئی ضرورت نہیں ہے ٹم جب چھاؤں جاسکتی ہو۔۔۔

زیان اُسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

شکریہ تمہارا۔۔

کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

روکو میں ڈرائیور کو کہہ دیتا ہوں۔۔

وہ چھوڑ دے گا تمہیں۔۔

نہیں نہیں میں چلی جاؤں گی۔۔

کہتی ہوئی باہر نکل گی۔

اُس کے نکلتے ہی زیان نے واچ مین کو کال کر دی۔۔

ایک لڑکی آرہی ہے اُنہیں اندر جانے دینا۔۔

کیب لیتی آفندی ہاؤس پہنچ گئی

بیل بجاتے ہی واچ مین نے کیمرہ اوپن۔۔

فیبیہا کو دیکھ فوری گیٹ کھول دیا تھا۔۔

☆☆

سلام۔۔۔

واچ مین کو سلام کرتی اندر کی طرف روانہ ہوئی۔۔

تبھی ایک ملازمہ اس کے پاس چلی آئی۔۔

آئیے میں بی بی جی کو بولا لاتی ہوں آپ یہاں بیٹھ جائیں اُسے لیے ڈرائنگ روم میں چلی آئی۔۔

انٹر ہوتے ہی سامنے وال پر رنگوں سے بنی پینٹنگ لگی تھی۔۔

لفٹ ہینڈ پر وال سے تھوڑا فاصلے پر بڑا صوفہ رکھا تھا

اور اس کے سامنے ہی سیم صوفہ رکھا تھا جب کہ رائٹ سائیڈ پر اُن ہی سوفوں کے دو صوفے آمنے سامنے رکھے تھے۔۔

یہ وال سے تھوڑا فاصلے پر رکھے گئے تھے

دونو کونوں پر بڑے فانوس رکھے ہوئے تھے۔۔

بی بی جی۔۔ بی بی جی۔۔

ملازمہ نہ جانے کب سے روم دوڑ پیٹ رہی تھی۔۔

عبیرہ کی آنکھ کھلی تو سیدھی ہوتے ہوئے بولی۔۔

آجائیں پھر ایک نظر گھڑی پر ڈالی۔۔

جو شام کے 4 بجے رہی تھی۔۔

یعنی اُسے کوئی ہوش نہ تھا۔۔

شام کب ہوئی اُسے پتہ نہ چلا۔۔

بی بی جی نیچے آپ کی بہین آئی ہیں۔۔

اتنا زدہ ٹائم ہو گیا مجھے اٹھایا نہیں اپ نے؟؟

عبیرہ ملازمہ سے سوال کرنے لگی تھی۔۔

میں پہلے بھی کئی بار دوڑ نک کر چکی ہوں

آپ اٹھی نہیں تو میں واپس چلی گئی۔۔

ہم ٹھیک ہے آتی ہوں کہتی ہوئی فریش ہونے چلی گی تھی۔۔

بی بی جی بس آرہی ہیں ملازمہ واپس اکر فبیہا کو تفصیل بتانے لگی۔۔

ٹھیک ہے شکریہ۔۔

اپ رات کا کھانا کھا کے جائیے گا سرکار کی کال آئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ بنا کھانا کھائے آپ کو

جانے نہیں دیں۔۔۔

اس کی کیا ضرورت ہے۔۔

فبیہا ملازمہ کو منع کر ہی رہی تھی

کہ عبیرہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔۔

لائٹ پنک ڈریس پر ہلکا آسمانی دوبٹہ شانوں پر پھیلانے ہمیشہ کی طرح کھلے بال اس کے گھٹنوں کو چھو

رہے تھے۔۔۔ اسلام وعلیکم۔۔

سلام کرتے ہوئے فبیہا کے گلے لگی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔

کل سب ٹھیک تھا زیان نے کچھ کہا تو نہیں؟؟..

بس صحیح تھا۔۔

کیا ہی کہوں۔۔

میرے سامنے اُس کا اذکر مت کرو۔۔

عبیرہ نفرت سے بولی۔۔

دیکھو جو ہوا سو ہوا۔۔

میں تمہیں کچھ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔

شاید تمہاری اور زیان کی زندگی بہتر ہو جائے۔۔

فبیہا سمجھاتے ہوئے بولی۔۔

مجھے نفرت ہے زیان سے میرے بھائی کا قاتل ہے وہ۔۔

عبیرہ اب بگڑتے ہوئے بولی تھی۔۔ زیان قاتل ضرور ہے

مگر ہمارے بھائی کا نہیں۔۔ اُس نے اُن سے بدلہ لیا جو غلط تھے۔۔

محراب نے تمہاری بدنامی کی وجہ سے خود خوشی نہیں کی۔۔

میں نے محراب کے کپڑے فیکٹری میں دیے تھے۔۔

وہ دھول کر واپس آئے تو مجھے اُنہوں نے یہ پیپر دیا اُس کی جیب سے یہ پیپر ملا ہے۔۔

میں پڑھ چکی ہوں تم بھی پڑھ لو۔۔

تاکہ زیان سے تمہاری نفرت کم ہوئے پیپر میرے پاس کب سے ہے

میں تمہیں یہ پیپر اس لیے نہیں دینا چاہتی تھی

تاکہ تم زیان سے شادی نہ کرو کیوں کہ وہ قاتل تو ہے۔۔

اُس نے بدلے میں کتنے لوگوں کی جان لی ہے

اور جیتنے بُرے لوگ ہیں اُنہیں بھی وہ مار دیتا ہے۔۔ یہی وجہ ہے میں نہیں چاہتی تھی تمہاری شادی زیان سے ہو۔۔

خیر اب ہو گئی ہے تو۔۔

اپنے رشتے کو بہتر بنا لو۔۔

بھائی کی ہینڈ رائٹنگ تم پہچانتی ہو۔۔۔

جیسے ہی وقت میلے پڑھ لینا اسے تاکہ تم اپنے رشتے کو سمجھ سکو۔۔

چلو میں اب چلتی ہوں۔۔

فبیہا اُٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

ملازمہ تو کہ رہی تھی کھانے کا انتظام کر رہی ہے تمہیں بتایا نہیں۔۔

عبیرہ فبیہا کو اٹھتا دیکھ سوال کرنے لگی۔۔۔

بتایا تھا مگر میں نے منع کر دیا تھا۔۔

دراصل مجھے اولڈ ہوم جانا ہے

وہاں ثانیہ میرا وائٹ کر رہی ہو گی

اُس کی چھوٹی سی بیٹی ہے

میں نے اُسے وعدہ کیا تھا کہ اُس کے لیے میں ڈریس لے کر جاؤں گی اس لیے جانا ہے وہ سو جائے گئی میرا انتظار کرتے کرتے۔۔

فبیہا عبیرہ کو تفصیل بتانے لگی تھی۔۔

ثانیہ کون ہے؟؟ عبیرہ نے بھی سوال کیا۔۔

ابھی ائی ہے اولڈ ہوم اُس کے ہسبنڈ کی ڈیٹھ ہو گئی ہے گھر والوں نے باہر نکل دیا بھائی اُس کا بہت بُرا ہے یار ساتھ نہیں دے رہا

تبھی اولڈ ہوم آگئی۔۔

تم اکیلی ہو گئی ہو گی۔۔

عبیرہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

نہیں تم میری فکر مت کروں میں ثانیہ کے ساتھ رہتی ہوں زدہ تر۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔

اب دونوں ڈرائنگ روم سے باہر نکل ائی۔۔

تو سامنے زیان اور زائر چلے آ رہے تھے۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟۔۔

زیان سوال کرتا ہوا آگے آیا۔۔

گھر جاؤں گئی۔۔

ڈنر کر کے جانا۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔

لہجے میں حکم تھا۔۔

مجھے کام ہے زیاں پھر کبھی اوں گی۔۔

فبیہا بات کو ٹال رہی تھی۔۔

چلو اپنی بہین کی طرح ضد مت کرو بیٹھ جاؤ ڈنر کر کے جانا۔۔

میں فریش ہو کر اتا ہو۔۔

زائر کو مخاطب کرتا ہوا۔۔

عبیرہ کو ایک نظر دیکھتا ہوا اوپر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

زائر ڈرائنگ روم میں بیٹھ چکا تھا۔۔

جب کہ یہ دونوں اب کیچن کی طرف روانہ ہو گئیں تھیں۔۔

کچن امریکن سٹائل بنا ہوا تھا

سامنے والے ساتھ ریفریجریٹر رکھا ہوا تھا۔۔

ملازمین اپنے کام میں مصروف تھے

جبکہ شیف اور ان کی اہلیہ کھانے کی تیاری میں مصروف تھے۔۔

کتنا چمک رہا ہے کیچن یار۔۔

ویسے کافی بڑی حویلی ہے یہ۔۔ فبیہا آنکھیں پھیلاتی ہوئی بولی۔۔

آنکھیں تو ٹھیک کرو یعنی روم دیکھ لیتیں زیان کا تو آپ وہیں گیر جاتیں۔۔

عمیرہ منہ سڑاتے ہوئے بولی۔۔

تو دیکھاؤ نہ یار یہ بنگلے سے کافی بڑا اور پیارا ہے۔۔

ہم زیان کی خاندانی حویلی ہے یہ۔۔

عمیرہ اچانک ہی بول گئی تھی۔۔

عمیرہ زیان اچھا انسان ہے۔۔

وہ پانچ سال پہلے ہوا واقعہ تمہاری اور زیان کی زندگی کو بتر بنا گیا۔۔

اج رات وہ خط لازمی پڑ لینا۔۔

میں چاہتی ہوں تم زیان کو اس راستے سے ہٹا دو اُسے ایک نارمل زندگی کی طرف لے آؤ۔۔

غلط لوگوں کہ فیصلہ خدا خود کرے گا۔۔

تم اپنی محبت سے سب ٹھیک کر سکتی ہو۔۔

آپا آپ جانتی ہیں سب بہت مشکل ہے۔۔

میں آج تک سوچتی ہوں کاش میں پہلے زیان سے

میلی نہ ہوتی کاش وہ دن ہماری ملاقات کا پہلا دن

ہوتا جس دن اُس نے مجھے بھری دنیا کے سامنے بدنام کیا
آپ کو پتہ ہے وہ کہتا ہے اُس نے مجھ سے بدلہ لیا تھا میں نے اُسے تھپڑ مارا تھا
ایک غلط فہمی کی وجہ سے وہ اگر مجھ سے محبت کرتا تو وہ سب بتا سکتا مجھے معاف کر سکتا تھا۔
تُم نے معافی مانگی اُس سے؟؟...

نہیں نہ تو تمہیں پتہ ہونا چاہیے محبت کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے
جو ہوا سو ہوا جس دنیا کے سامنے تمہیں بدنام کیا
اپنایا بھی اُسی نے ہے بھول جاؤ سب بتائیں۔۔
باقی بھائی کی بات رہی تو تُم وہ خط پڑھو گی تو سب سمجھ جاؤ گی۔۔۔
فبیہا سمجھا ہی رہی تھی کے ملازمہ چلی آئی۔۔
بی بی جی آپ دونوں کو سرکار بولا رہے ہیں۔۔۔
ہم چلو باہر چلیں فبیہا عبیرہ کو ساتھ لگتی ہوئی بولو۔۔
دونوں ڈرائنگ روم میں چلی آئیں۔۔
تُم پہلے اُس کے خلاف ثبوت اکٹھے کرو پھر دنیا کے سامنے اُس کی فلم میں چلو گا۔
زیان زائر سے بتاؤں میں مصروف تھا۔
انہیں دیکھ دونوں خاموش ہو گئے تھے۔۔۔
پھر کھانا کھا کر فبیہا جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔

میں بعد میں اوں کی میل نے تم سے عبیرہ کو گلے لگاتی ہوئی بولی۔۔

اتنی رات ہو گئی ہے میں ڈرائیور سے چھوڑوا دیتا ہوں۔۔ زیان دونوں کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

میں ڈراپ کر دیتا ہوں زائر بیچ میں بولا تھا۔۔

نہیں شکریہ میں چلی جاؤں گی کیب لے کر۔

فبیہا مسکراتے ہوئے زیان سے مخاطب ہوئی۔۔

اکلی مت جاؤ یہاں کی سوسائٹی میں تمہیں ایک بھی انسان کی ذات نظر نہیں آئے گی 9 بجے سب اپنی اپنی حویلیوں میں ہوتے ہیں۔۔

زیان کافی سنجیدہ ہو کر بات کر رہا تھا۔۔

آپا اکی مت جائیں ٹھیک ہی کہہ رہے ہیں عبیرہ بھی ہاں میں ہاں ملاتی ہوئی بولی۔۔

چلو ٹھیک ہے فیہا حامی بھرتی ہوئی آگے بڑھ گئی تو زائر بھی ہاتھ ملا کر جانے کو تیار ہو گیا آگے پیچھے دونوں پورچ تک آئے۔۔

دونو اب کار میں بیٹھ چکے تھے۔۔

اپنا خیال رکھنا میری جان فیہا عبیرہ کو بے کرتی ہوئے بولی۔۔

کار مین گیٹ سے باہر نکل چکی تھی۔۔

عبیرہ پلٹی تو زیان پیچھے کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

بنا کچھ کہے اندر کی طرف روانہ ہو گئی پیچھے زیان بھی چلا آیا۔۔

کیا مصروفیات ہے آپ کی اُسے خاموش دیکھ زائر نے سوال کیا۔
کچھ خاص نہیں بس جاب کرتی ہوں اور اولڈ ہوم کی دیکھ بھال۔
ہم آپ بھی کیسی کو پسند کرتی ہیں؟؟..

زائر پھر سوال کر گیا تھا۔

نہیں میں نہیں کرتی۔

فبیہا اُس کے عجیب سوال پر اُسے دیکھنے لگی تھی۔

پھر ٹھیک ہے وہ حلقے بولا تھا مگر فبیہا نے سن لیا تھا۔

کیا ٹھیک ہے؟؟..

ابرو اچکاتی بولی۔ کچھ نہیں وہ ہلکا سا مسکرایا۔

☆☆☆

زائر فبیہا کو بے کرتا ہوا

اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

عبیرہ صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔

پیچھے زیان بھی روم میں داخل ہوا۔

چلتا ہوا عبیرہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

جاؤ جا کر وہی بلیک ڈریس پہنو جو رات کو پہن

رکھی تھی۔

زیان کے لہجے میں شوخی تھی مگر چہرے پر

سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

کیوں پہنو؟؟..

عبیرہ بگڑتے ہوئے بولی۔

پہن لو ورنہ میں خود بھی یہ کام کر سکتا ہوں۔۔

زیان تھوڑا آگے ہوا۔۔

تو عبیرہ فوری کھڑی ہو گئی۔۔

زیان مجھے یہ حرکتیں بالکل پسند نہیں ہیں۔۔

پسند نہ پسند کا پوچھا کیسی نے جاؤ جا کر چینج کرو۔۔

زیان ہاتھ سے چینجنگ روم کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

عبیرہ گھورتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔

زیان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

عبیرہ واپس الی تو زیان غائب تھا۔۔

آ کر سکون سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

تبھی زیان واپس روم میں داخل ہوا۔۔

اُسے دیکھ عبیرہ پھر سے بے سکون ہوئی تھی۔۔

تبھی وہ اس کے پاس چلا آیا۔۔

چلو مجھے تمہیں کیسی سے ملنا ہے۔۔

زیان عبیرہ کو دیکھتا ہوا مخاطب ہوا۔۔

مجھے نہیں ملنا کیسی سے عبیرہ اکڑنے لگی تھی۔۔

چلو زدہ مجھ سے ضد بحث مت کیا کرو اُسے بازو سے اٹھاتا ہوا بولا۔

ساتھ ہی روم سے باہر کی طرف نکل گیا۔

ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تو حدیقہ اور ساتھ علیزہ

بیٹھی ہوئی تھیں۔

جب کے اُن کے سامنے والا شخص اپنے سیل میں

مصروف تھا۔

تبھی علیزہ بھاگتی ہوئی عبیرہ کے ہاتھ تھام گئی۔

مامی۔

مامو جان یہ مامی ہیں نے میری۔

علیزہ زیان سے مخاطب ہوئی۔۔۔

ہاں آپ کی مامی ہیں یہ۔۔

زیان عبیرہ کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

تم اچانک ائی ہو؟؟..

زیان حدیقہ کے برابر میں بیٹھتا ہوا بولا۔۔

ہاں مجھے پتہ چلا تھا تمہارا نکاح ہو گیا ہے

مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔

حدیقہ ناراضگی جتاتے ہوئے بولی۔۔

سب ہوا اتنا جلدی بتا نہیں سکتا خیر اب تم آگئی ہو

مجھے ویسے بھی کام سے جانا تھا تم خیال رکھنا

یہاں سب چیزوں کا عبیرہ کو تو اتنی عقل ہے نہیں

جو سب سنبھالے۔۔

زیان نظریں عبیرہ پر ہی ٹکائے ہوئے بولا۔۔

ہاں میں دیکھ لوں گی مگر تم جا کدھر رہے ہو؟؟..

حدیقہ ابرو اچکاتے ہوئے بولی۔۔

ہے ضروری کام ہو جائے پورا پھر بتاؤں گا۔۔

ٹھیک ہے اللہ کامیاب کرے تمہیں۔۔

حدیقہ محبت سے بھائی کا شانا تھپتھاتے ہوئے بولی۔۔

یہ تمہارا میاں گونگے کے لڈو کھا کر آیا ہے بول کیوں نہیں رہا۔۔

زیان خاموش بیٹھے تیمور کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

گونگے کے لڈو نہیں کھائے پاپا آپ سے بات نہیں کر رہے۔۔

علیزہ جو عبیرہ کے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی فوری پلٹ کر بتانے لگی تھی۔۔
کیوں کس خوشی میں ناراض ہیں تمہارے پاپا؟؟

..

وہ پاپا ماما سے کہہ رہے تھے

جب میں نے تمہارا رشتا مانگا تھا تو مجھے اتنا پٹوایا تھا تمہارے بھائی نے وہ تو شکر ہے کے بیچ میں تم بول پڑیں ورنہ ڈالی کی جگہ میرا ڈولا اٹھ جاتا اور اب اپنی باری پر چھپ کر نکاح بھی کر لیا۔

حدیقہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی ہنسی روک رہی تھی۔

جب کے تیمور علیزہ کو گھور رہا تھا۔

تمہاری زدہ زبان نہیں چلنے لگی ہے تیمور علیزہ کو

اپنے پاس بیٹھاتا ہوا بولا۔

تم الٹی بتائیں کرتے کیوں ہو بچی کے سامنے

زیان اُسے دیکھتا ہوا بولا۔

☆☆☆

سامنے نہیں تھی آپکی بہانچی گئی ہوئی تھی
پتہ نہیں کب ائی اور سب سن بھی لیا تیمور آنکھیں چھوٹی کرتا ہوا بولا۔۔

ہوتے ہو تو ہو ناراض مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

زیان کندھے اُچکتا ہوا بولا۔۔

اچھا بس کرو دونوں۔۔۔

تیمور زیان تمہیں منانے والا نہیں ہے

تو موڈ ٹھیک کر لو اپنا۔۔

حدیقہ ابرو اچکاتی ہوئی مسکرائی۔۔

وہ مجھے پتہ ہے

مگر اب ولیمہ تو کر لو۔۔

ویسے بھی تمہاری بہین ائی ہی اس لیے ہے یہاں۔۔

تم دونوں چپ ہو جاؤ مجھے عبیرہ سے بات کرنی ہے حدیقہ نے بیچ میں ٹوکا۔۔۔

عبیرہ کب سے خاموش اُن لوگوں کی بحث دیکھ رہی تھی۔۔

تُم چلو مجھے تُم سے اگلے میں بات کرنی ہے۔۔

حدیقہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔

تو عبیرہ بھی اٹھ گئی۔۔

دونو ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئیں۔۔

ویسے تمہاری بیوی بہت معصوم ہے بیچاری جلاد کے ہاتھ لگ گئی ہے۔۔

تیمور افسوس سے منہ بناتا ہوا نفی میں سر ہلا گیا۔۔

میں نہیں چاہتا میری بہانچی بچپن میں یتیم ہو

جائے۔۔

بہتر ہوگا سوچ سمجھ کے الفاظ استعمال کرو۔۔

زیان اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا۔۔

یار تم اتنے چھوٹے ہو مجھ سے رشتے میں پھر بھی تڑی لگاتے رہتے ہو شرم کرو۔۔

شرم ہی ہے لہذا کر جاتا ہوں۔۔

جاؤ جا کر آرام کرو۔۔

اتنا دور سے سفر کر کے آئے ہو۔۔ زیان باہر نکل گیا۔۔

تیمور بھی اپنے روم کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

زدہ تر حدیقہ علیزہ کے ہمراہ آیا کرتی تھی تیمور کبھی کبھی چکر لگا لیا کرتا تھا۔۔

حدیقہ عبیرہ کے ہمراہ سوینگ پول کی طرف آ کر بیٹھ گئی۔۔ عبیرہ جو ہوا مجھے سب پتہ ہے۔۔

پچھلے پانچ سال پہلے کا بھی اور اب جو ہوا وہ بھی روحیل زیان کا اسٹنٹ ہے جو پہلے میرا اسٹنٹ تھا۔۔

زیان سے پہلے کمپنی اور حویلی کے سارے کام میرے ذمے تھے بابا کے گزر جانے کے بعد ماما اور میں نے میل کر بزنس سنبھالا تھا۔۔

زیان دو سال ہم سے دور رہا تھا وہ انگلینڈ گیا ہوا تھا

پھر واپس آیا تو اس کا ذہن بالکل چینج ہو گیا تھا۔۔

میری بہن کے ساتھ جو حادثہ ہوا۔۔

وہ زیان کے ذہن میں بس گیا تھا۔۔

پتہ نہیں کس کے ساتھ بیٹھک رہی اس کی اُس کے دل کا خوف مر گیا تھا۔

جس دن انلینڈ سے واپس آیا تھا۔

ایک لڑکی چار لوگ زبردستی۔۔

گاڑی میں ڈال کر لے جا رہے تھے۔

زیان ائرپورٹ سے واپس آ رہا تھا ہماری سوسائٹی سے تھوڑا آگے یہ سب واقعہ پیش آیا۔ زیان کو ویسے بھی یہ سب برداشت نہیں ہوتا وہ اُس کی زندگی کا پہلا قتل تھا۔

ہمارے گھر پولیس آئی تھی۔

اسلام علیکم میڈم زیان آفندی یہیں رہتے ہیں؟؟..

جی خیریت؟؟..

ان کے خلاف رپورٹ درج کی گئی ہے۔۔

سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف انکا فیس نظر آیا ہے اُنہونے بڑی بیدردی سے اُن لڑکوں کہ گلا کاٹ دیا ہے۔۔

اسپکٹر زیان کو دیکھتا ہوا بولا جو سامنے کھڑا تھا۔۔

دیکھائیں فوٹیج۔۔

حدیقہ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔۔

دیکھیں لیں۔۔

اسپکٹر سیل آگے کرتا ہوا بولا۔۔

زیان اپنی کار سے اُترا اور اس تک آیا۔

وہ چاروں اُس لڑکی کو زبردستی اپنی گاڑی میں دھکیل رہے تھے زیان نے پیچھے سے ایک کو کھینچ کے زمین بوس کیا۔

سامنے پڑا سر یا اٹھا کر ایک کے سر پر دے میرا تبھی سامنے والے نے چاقو سے ور کیا جس سے زیان کا بازو زخمی ہوا تھا۔

زیان نے پلٹ کر اپنی ٹانگ گھوما کر اُس کے منہ پر دے ماری تھی۔

اُس کے ہاتھ سے چاقو زمین پر جاگیرا جیسے زیان نے اٹھا کر دونوں کے گلے پر ور کیا تھا۔

نوٹج دیکھ حدیقہ تو کانپ ہی گئی تھی۔

زیان یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟

پیچھے کھڑے زیان کو سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہوئی حیرت سے بولی۔۔

چلو زیان آگے اتا ہوا بولا۔۔

زیان حدیقہ فوری آگے ائی۔۔

تم ٹیشن مت لو میں ابھی آ جاؤں گا۔۔

حدیقہ کو آنکھوں سے صبر کا اشارہ کیا۔۔

میں وکیل کو لے کر آتی ہوں اُسے جاتا دیکھ حدیقہ جلدی سے پیچھے آتے ہوئے بولی۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں تم آفیس کا کام دیکھ لو میں آتا ہوں۔۔

اپنے سیل سے نمبر ملتا ہوا۔۔

زیان گاڑی میں بیٹھ کر پولیس کے ساتھ روانہ ہو گیا۔۔

وہاں پُہنچے ہی تھے کے زائر گیٹ پر ہی میل گیا۔۔

زیان اپنی کار سے اُترا پولیس بھی اپنی گاڑیوں سے باہر نکل چکی تھی۔۔

زائر کے ساتھ دو سینئر اور بھی تھے۔۔

جو جلدی سے آگے ائے اور زیان سے ہاتھ ملایا۔۔

سرکار آپ کب ائے انگلینڈ سے۔۔

اُنہیں زیان سے مخاطب ہوتا دیکھ اسپیکٹر حیران ہوا تھا۔۔

کیس کو گرفتار کیا ہے تم نے تم جانتے بھی ہو انہیں۔۔

بڑے سائیں کے کے بیٹے ہیں اُنہیں پتہ چل گیا نہ تمہاری وردی چھین لیں گے۔۔

تبھی ایک کار آکر روکی جس کے پیچھے کئی کاروں کی قطاریں تھیں۔۔

سائیں گاڑی سے باہر ائے اُنہیں دیکھ سب نے ساتھ ہی سیلوٹ کیا تھا۔۔

سب سے بڑے آفیسر وہی تھے۔۔

یہ کام زیان اور سائیں دلاور کا تھا
یونہی زیان پہلے ہی سب طے کر کے آیا تھا کہ اُسے اپنے دشمنوں سے بدلہ جو لینا تھا۔۔

ساتھ ہی سائیں کو زیان کا کام بڑا پسند آیا تھا یونہی زیان واپس آیا تو۔۔

اس کی پہلی ملاقات ایشا سے ہوئی تھی

جو سائیں کی اکلوتی بہین تھی اُس کی جان پہلے زیان نے بچائی تھی۔

ایک سال وہیں اُنکی حویلی میں گزارا تھا۔۔

اُن کے بہت کام زیان نے نبٹائی تبھی بڑے بڑے لوگوں سے اُس کی پہچان بھی ہی گئی تھی۔۔

خوش ہو کر سائیں نے زیان سے ہاتھ ملا لیا تھا

اور زیان کو اپنا بیٹا اپنا گدینشن بنا دیا تھا

اُن کی کوئی اولاد بھی نہیں تھی۔

گورنمنٹ کی بڑی پوسٹ زیان کے نام تھی۔

جب سے زیان اپنی منہمانی کرتا۔۔

کوئی اُسے ہاتھ بھی لگا نہیں سکتا تھا۔۔

یہاں آ کر نہ جانے کتنے درندوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا

یوں لوگوں کے دل میں اُس کی وحشت بیٹھ چکی تھی۔۔

☆☆☆

یہ سب روحیل نے مجھے بتایا تھا۔۔

روحیل مجھے ہر بات کی خبر دیتا رہتا ہے۔۔

اُس دن جب زیان کو پولیس لے کر گئی تھی روحیل بھی وہیں موجود تھا۔۔

مگر زیان کو یہ سب نہیں پتہ کہ مجھے روحیل سب بتا دیتا ہے۔۔

روحیل حدینہ کو پسند کرتا تھا میری چھوٹی بہین جو تھی۔۔

تبھی زیان کا خیال رکھتا ہے زیان روحیل سے عمر میں چھوٹا ہے۔۔

حدینہ کے ساتھ جو ہوا ہم نے کیسے فیس کیا بس ہم جانتے ہیں میرے بابا کو قتل کیا۔۔

ہم نے ان لڑکوں کی افغیار کٹائی کیس بھی کیا مگر پاکستان میں انصاف جیسی کوئی چیز نہیں۔۔

تبھی زیان نے سوچ لیا تھا وہ سب خود کرے گا۔۔

اُس کا کہنا ہے یہاں بُرے لوگوں کو لوگ سر کا تاج بنا لیتے ہیں۔۔

خیر یہ سب بتانے کا مقصد اتنا تھا کہہ زیان سے شاید غلطی ہوئی ہو تمہارے بے قصور بھائی کو سزا

دے دی ہو۔۔

مگر اُس نے ان سب کو دیکھا تھا تو سب کو لپیٹ میں لے لیا۔۔

وہ تھوڑا خاموش ہوئی پھر بولی۔۔

میں کل ولیمہ رکھ رہی ہوں۔۔

میں دنیا کے سامنے تمہیں لانا چاہتی ہوں

کہ سب کو پتہ چلے عبیرہ ملک اب عبیرہ زیان آفندی بن گئی ہے۔۔
ہمم۔۔۔

عبیرہ بس ہم پر فوقیت دیتے خاموش ہو گئی تھی۔۔

آپ آرام کر لیں سفر سے آئی ہیں۔۔

عبیرہ اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی بولی۔۔

ہاں تم بھی آرام کرو کل ملاقات ہوگی۔۔

حدیقہ عبیرہ کا گال تھپ تھپاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔

عبیرہ اپنے روم کی طرف چلی آئی۔۔

روم دور اوپن کیا تو روم میں اندھیرا تھا۔۔

حلقے حلقے چلتی ہوئی اندرائی تو لائٹ پنک اور بلیو کلر کی روشنی پورے روم میں پھیلی ہوئی تھی۔۔

زیان بیٹھ پر بیٹھا اُسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔

آجاؤ جانِ جہاں۔۔

زیان اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا اس تک چلا آیا۔۔

زیان میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔

اُسے خود کے قریب آتا دیکھ عبیرہ فوری بولی تھی۔۔

دیکھی پلیز اتنے سالوں میں جو کچھ ہوا۔

مجھے اب وقت دو میں تھوڑا وقت چاہتی ہوں پھر ہی میں کوئی رشتا قائم کر سکوں گی آپ سے۔۔

ہم تم سے آپ؟؟۔۔

زیان اُس کا ہاتھ چومتا ہوا حیرت ظاہر کرتا ہوا۔۔

دیکھو مجھے تھوڑا سا وقت دو۔۔

عَبِیرہ اپنا غصہ کنٹرول کرتی ہوئی پھر سے بولی۔

چلو ٹھیک ہے دیا وقت اج کا دن ہٹا کر پورا۔۔۔۔۔ ون ویک۔۔

کہتا ہوا اُسے بازو سے پکڑتا ہوا ساتھ لگا گیا۔

مجھے یہ سب بالکل پسند نہیں ہے پچھلے پانچ سالوں میں جو ہوا ہے اُس وجہ سے میرے دل میں تمہارے لیے غصہ اور نفرت ہے

زیان پلیر مجھے ٹائم دو میں نہیں رکھنا چاہتی اساریلین جس میں میں خوش نہ ہوں۔۔

مجھے کچھ ڈاؤٹس کلیر کرنا ہیں۔۔

ٹھیک ٹھیک ہے۔۔

زبان پیچھے ہوتا ہوا بولا۔

جاؤ جا کر سو جاؤ دماغ میرا ویسے ہی خراب ہو گیا ہے۔

صوفے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

تو عبیرہ بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔

صبح انکھ کھلی تو زبان روم میں نہ تھی۔

سیدھی ہوتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

کچھ یاد آتے ہی جلدی سے چنچنگ روم تک آئی۔

اپنی وڈروپ کھول کر کپڑوں کے نیچے سے پیپر نکلا۔

جو اُس کی بہین اُسے دے کر گئی تھی۔

میں تمہیں سارا سچ بتا نہیں پایا فبیہا آپا میں حدینہ آفندی کو پسند کرتا تھا وہ مجھ سے ملا کرتی مگر وہ مجھے دوست سمجھتی تھی۔

میری ملاقات اُس سے یونی میں ہوئی تھی۔

وہ امیر تھی میں غریب شائد اس لیے مجھے وہ دوست سے زدہ کچھ نہیں سمجھتی تھی۔

ایک روز میں نے اُسے ملنے بلایا۔

اپنے دل کی بات بتانے کے لیے مگر اس نے تو مجھے دھو تکار دیا تھا۔

مجھے خاصی سنا کر چلی گئی تھی۔

میں نے خود کو برباد کرنے کا سوچ لیا تھا
تو خود غلط بیٹھک میں بیٹھنے لگا مگر مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ لڑکے اتنے زیادہ غلط ہیں
کہ لڑکیوں کی عزت سے بھی کھیل جاتے ہیں
خیر اس رات وہ لوگ مجھے لے گئے تھے میں چلا گیا تھا
مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ سب ہو جائے گا
جب ان لوگوں نے حدینہ آفندی کی گاڑی روکی تھی
تو میں بس دیکھتا ہی رہ گیا
اور حدینہ وہ بھی مجھے حیرت سے دیکھتی رہ گئی میں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی ان لوگوں نے اس
کے ساتھ بہت برا کیا میں نے سوچا
کہ جب مجھے نہیں ملی تو میں اس کی مدد کیوں کروں جب میری نہیں تو روحیل خان کی کیوں ہونے
دوں
بس اسی وجہ سے میں نے اسے بچایا نہیں
اس کے باپ کو بھی ان لوگوں نے مار دیا مجھے اندازہ نہیں تھا اتنا سب ہو جائے گا
ہم تو وہاں سے الٹے سیدھے بھاگ نکلے تھے
پھر میں ڈرنے لگا تھا کہ میں نے شاید غلط کر دیا
پھر ایک روز حدینہ آفندی کی میرے پاس کال آئی

اور وہ کہنے لگی کہ میں نے بہت غلط کیا
میں نے اسے بچایا نہیں میں نے اس سے بدلہ کیا ہے اور اللہ مجھ سے بدلہ لے گا
یہی وقت میری بہین پر اے گا میری عزت جائے گی تب
مجھے پتہ چلے گا کہ اس کے گھر والے کس تکلیف سے
گزرے اب میں خودکشی کرنے لگی ہوں اور اس کے
ذمہ دار صرف تم ہو اور ایک روز تم بھی خودکشی
کرو گے تمہیں میری آہ جینے نہیں دیں گی یہ میری بد
دعا ہے تمہیں محراب ملک وہ اس قدر چلا رہی تھی
کہ میرے دماغ کی رگیں پھٹنے لگی اور وہ کال ڈس
کنیکٹ کر گئی دوسرے روز نیوز پہ ہر جگہ حدینہ آفندی کی ہی خبر چل رہی تھی
تب سے میں بہت زیادہ خوف میں مبتلا ہو گیا تھا
یہی وجہ تھی میں آپ لوگوں کو باہر جانے سے روکتا تھا
پھر اس کی بددعا میری بہین کو لگ گئی میری بہین
معصوم پاک دامن عبیرہ اس بددعا کا شکار بن گئی
اور ہوئی بھی بدنامی کس کے ہاتھ اسی کے بھائی کے
ہاتھ اُس کی بد دعائیں اور مجھے جینے نہیں دیتی

میں اور اس کی آہیں لیے جی نہیں سکتا اس لیے میں نے
اس دنیا کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے
یہ سچ آج میں نے اس پیپر میں لکھا ہے
حقیقت یہی ہی میں زیان سے بھی جھوٹ بولتا رہا تم دونوں کو بھی دھوکے میں رکھا۔
مجھے معاف کر دینا تم دونوں میں نے تم دونوں کی خوشیاں چھینی ہیں تمہارا بھائی محراب۔۔
پیپر عبیرہ کے ہاتھ سے جھوٹ چکا تھا۔
حیرانگی کے سمندر میں وہ غرق سی ہو گئی تھی۔
وہی زمین پر بیٹھی چیخ چیخ کر رونے لگی تھی۔
روم میں داخل ہوتا زیان گھبراتا ہوا چینجنگ روم میں بھاگا چلا آیا۔
آتے ہی بیلکتی ہوئی عبیرہ کو گلے لگا گیا۔
کیا ہوا ہے عبیرہ؟؟۔
اُسے خود میں سمیٹتے ہوئے بولا۔

☆☆

زیان میرے بھائی کو معاف کر دو اپنے ہاتھ جوڑتی

ہوئی عبیرہ زیان کے آگے کیا اور بیلک بیلک کر روتی رہی زیان کا گیریوان تھامے اپنا منہ چھپا گئی۔۔

زیان کی نظر زمین پہ پڑے لیٹر پر گئی۔۔

لیٹر اٹھا کر پڑھنے لگا۔۔



فبیہا نیند سے اٹھ کر باہر آئی تو گھر میں وحشت سی محسوس ہونے لگی۔۔۔

آپا دیکھو میں کیا لائی۔۔

مین گیٹ سے اندر داخل ہوتی عبیرہ ہاتھ میں تھما پیزا فبیہا کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔۔

عبیرہ ہر وقت باہر سے کچھ نہ کچھ لاتی رہتی ہو کھانا بنا چکی ہوں میں۔۔

فبیہا ڈانٹتے ہوئے بولی۔۔

ہاں بھئی پتہ ہے شیف صاحبہ اپنے بنایا ہوا ہوگا۔۔

دال چاول میرا منڈ نہیں ہے دال چاول کھانے کا۔۔

عبیرہ منہ بناتی بولی۔۔

میں نے دال نہیں بنائی۔۔

بریانی بنائی تھی تم خود فرمائش کر کر گئیں تھیں۔۔

فبیہا تخت پر بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

چلو پھر دیر کیس بات کی ہے جلدی لے اؤ۔

عبیرہ اپنا بیگ پیچھے کرتی ہوئی تخت پر ہی بیٹھ گئی۔



تجھی کیسی نے گیٹ زور زور سے پٹنہ شورو کر دیا۔

تو فبیہا یادوں کی دنیا سے باہر نکل آئی۔

اتنی صبح کون آیا ہے فبیہا نے گیٹ کھولا تو روحیل کھڑا تھا۔۔۔ جی بولیں؟؟..

عبیرہ ٹھیک ہے؟؟..

فبیہا حیران اور پریشانی کے ملے جھولے تصورات لیے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہیں۔۔۔

مجھے کچھ بات کرنی تھی آپ سے اگر مائنڈ نہ کریں تو میں اندر آ جاؤں؟؟..

جی آ جائیں فبیہا سائیڈ پر ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

روحیل اندر داخل ہوا سامنے تخت پر بیٹھ گیا۔۔۔

میں پانی لے آتی ہوں فبیہا کیچن کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔

روحیل ہاتھ کے اشارے سے روکتا ہوا بولا۔۔

بیٹھ جاؤ بس تھوڑا وقت چاہیے آپکا۔۔

ہمم ٹھیک بولیں؟؟..

فہمیا کوشن اسٹول آگے کرتی ہوئی بیٹھ چکی تھی۔

پچھلے پانچ سالوں میں جو ہوا شاید آپ سب جانتی ہو سرکار اور آپ کی بہین عبیرہ کے بیچ اور پھر آفندی ہاؤس میں جو ہوا عبیرہ کے ساتھ...

خیر سب کچھ آپ بھی جانتی نہیں ہیں کیسے زیان نے یہاں تک کہ سفر طے کیا کتنی مشکلیں اٹھائیں۔۔۔۔

روحیل اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا ہوا بولا۔

ہاں جانتی ہوں سب۔۔

اور یہ بھی جانتی ہوں آپ زیان آفندی کی بہین کو پسند کرتے تھے۔۔

اسی لیے زیان کا ہر موڑ پر ساتھ دیا۔۔

میں اولڈ اتچ ہوم گیا تھا۔۔

سرکار نے ڈونیشن بھجا تھا۔۔ اُسی کا چیک دینے۔۔

مجھے ثانیہ کے بارے میں پتہ چلا آپ اُن سے بات کریں میں اُنہیں اپنا چاہتا ہوں

اُنکی بیٹی کو اپنا نام دینا چاہتا ہوں۔۔

ہم یعنی نیکی دل میں جگی ہے۔۔

فبیہا مسکراتی ہوئی بولی۔۔

ہاں کیسے رہیں گئی وہاں اُن بوڑھی عورتوں کو تو جلدی کوئی پوچھتا نہیں۔۔

آپ اور عبیرہ بہت اچھی ہیں کو خیال رکھتی ہیں۔۔

افتخار صاحب اور آپ دونوں کی محنت ہے

جو اولڈ ہوم برقرار ہے۔۔

روحیل داد دیتا ہوا بولا۔۔

چلیں میں نکلتا ہوں مجھے سرکار کے پاس وقت پر پہنچنا ہے

کام سے نکلا تھا سوچا یہ کام بھی آپ کو سونپتا چلوں۔۔

روحیل اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا آگے کی طرف روانہ ہوا۔

ٹھیک ہے کر دوں گی آپ کا کام باقی ہاں یا نہ اُس کی مرضی۔

فبیہا روحیل کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے خدا حافظ۔

کہتا ہوا روحیل اپنی کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔

زبان اُسے اٹھا کر روم میں لے آیا اور بیڈ پر بیٹھا دیا۔

چھلی بتائیں بھول جاؤ دیکھو ہم نے بہت سزا کاٹ لی جنہں جانا تھا وہ چلے گئے۔

غلط صرف محراب نہیں تھا کہیں نہ کہیں باجی بھی غلط تھیں

انہیں چاہیے تھا کہ پہلے ہی کلیئر کر دیتیں کہ وہ محراب کو بس دوست سمجھتی ہیں۔

ویسے بھی عورت کو ہر مرد سے اتنا فری ہونا نہیں چاہیے۔

دونوں آدھی زندگی آدھی موت اپنے نام کر گئے

نہ زمین کے نہ آسمان کے اب قیامت تک اُن کو روز اس سزا کو کاٹنا ہوا۔

یو نہی خود خوشی کی تکلیف سہنی ہوگی۔۔

زیان افسوس سے کہتا ہوا زمین پر نظر ٹکائے ہوئے تھا۔۔

میں کل باجی کے نام پر فی سبیل اللہ ہسپتال بنوا رہا ہوں۔۔

تمہارے بھائی کے نام پر بھی کچھ ڈونیشن کر دوں گا
جو اس کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے۔۔

خیر اچ ولیمہ رکھا ہے حدیقہ نے تم آرام کرو میں شام میں میلوں گا۔۔

کہتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔۔

زیان کے جاتے ہی حدیقہ نک کرتی اندر داخل ہوئی

ساتھ علیزہ بھاگتی ہوئی عبیرہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔

جیسے عبیرہ نے پیار سے دیکھا تھا۔۔

مائی آپ بہت پیاری ہیں علیزہ اُس کے رُخسار چومتے ہوئی بولی۔۔

اپ بھی بہت پیاری ہو کیوٹی۔۔

عبیرہ نے بھی علیزہ کے رُخسار چوم لیے۔۔

بس کرو دونوں مائی بنی ایک دوسرے کو پیار ہی کرتی رہو گی حدیقہ بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

تبھی ملازمہ نک کرتی لائٹ گرین میکسی لیے اندر داخل ہوئی۔۔

جس پر پنک دوپٹہ اور وائٹ کڑاہی ہوئی وی تھی۔۔

نیکلیس اور تمام چیزیں سامنے ٹیبل پر لا کر رکھ دیں۔۔

ابھی میکاپ آرٹسٹ اتی ہوگی۔۔

وہ تمہیں تیار کر دے گی۔۔

کہتے ہوئے حدیقہ نے عبیرہ کو دیکھا۔۔

تُم رو رہی تھیں کیا؟؟.. نہیں میں۔۔

عبیرہ کوئی بہانہ نہ بنا پائی تو چپ ہو گئی۔۔

بہین کی یاد آ رہی ہے؟؟

شام کو انوائیٹ ہے وہ۔۔

آئے گی تو میل لینا حدیقہ تفصیل بتاتے ہوئے بولی۔۔

ہمم ٹھیک ہے عبیرہ بھی مسکرا دی۔۔

زبان آفیس آیا تو تیمور پہلے ہی آفیس میں موجود تھا
اسٹاف نے آفٹرنون سے استقبال کیا جواب دیتا وہ آگے بڑھ گیا۔

تیمور زبان کے کیمین میں بیٹھا تھا جو زائر سے بتائیں کر رہا تھا۔

لو آگئے ہمارے اکلوتے سالے۔

تیمور زبان کو دیکھتا ہوا بولا۔

کیا ہو رہا ہے زبان اپنی سیٹ سنبھالتا ہوا بولا۔

کچھ خاص نہیں تمہارے ویسے کا انمیشن دے رہا تھا زائر کو۔

تیمور مز کیا انداز میں بولا۔

اس میں ہنس نے کی کیا ضرورت زیان سنجیدگی سے دیکھتا ہوا بولا۔

یار بس موڈ اچھا رکھنا آج اپنا تیمور پھر سنجیدہ ہوتا ہوا بولا۔

زائر کل کی پوری تیاری ہے ہمیں نکلنا ہے کل؟؟..

زیان اب ٹاپک پر آیا۔

نہیں وہ پاکستان آ رہا ہے اُسی ہوٹل میں۔

زائر انفرم کرتا ہوا بولا۔

یہ زدہ اچھا ہے

اپنی نئی نویلی دلہن کو چھوڑ کر میں جانا بھی نہیں چاہتا تھا۔

زیان مسکراتا ہوا بولا تو زائر بھی ہنس دیا۔

یار یہ غلط ہے اپنی مرضی ہو تو مذاق ورنہ سب کو سناتے رہتے ہو تیمور پھر بیچ میں بولا۔

آج جیتنا مذاق کرنا ہے کر لو زیان آنکھ مارتا ہوا بولا۔ پھر گلے مل لو۔

تیمور خوشی سے اٹھتا ہوا بولا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے دوسری بیوی کی طرح چپکتے رہتے ہو۔ زیان منہ بناتا ہوا بولا تھا۔

زائر اور تیمور کا قہقہہ فضاء میں گونجا تھا۔۔۔

☆☆

بغلہ پھولوں سے مہک اٹھا تھا
ہر جگہ الگ الگ خوشبو فضاء میں لہرا رہی تھی
گارڈن مہمانوں سے بھرا ہوا تھا پنک ساڑھی باندھے حدیقہ مہمانوں کا ویلکم کر رہی تھی
جب کے علیزہ اپنی بلیو گاؤن سبھالتی پریشان سی نظر آ رہی تھی۔
تیمور بلیو تھری پیس سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا
جب کے زائر اور زیان بلیک تھری پیس سوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے۔
ٹھیک لگ رہا ہوں میں تیمور اپنا کالر درست کرتا ہوا ادہ سے بولا۔
کیوں دولہے کی جگہ بیٹھنا ہے کیا۔
زائر اپنی ہنسی روکتا ہوا بولا۔
تو زیان نے اُسے گھور کر دیکھا۔
خدا معاف کرے چھوٹی بھابھی ہے وہ میری۔
زیان کے ہاتھوں ضایع ہونا ہے تمہیں زائر کیسی بتائیں کر رہے ہو۔
تیمور مزکیہ انداز میں اکیٹنگ کرتا ہوا بولا۔
بلکل بھی اچھے نہیں لگ رہے ہو زیان مصنوعی غصہ دیکھتا ہوا بولا۔
ارے ارے آرام سے یار مذاق کر رہا ہوں۔

تیمور نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔

اچھا میں جا کر مہمانوں کو دیکھوں

کہتا ہوا تیمور آگے بڑھ گیا۔

زائر اور زیان آپس میں بتاؤں میں مصروف ہو چکے تھے۔

تبھی فبیہا اندر داخل ہوئی۔

ولیم ڈیار بہنا۔۔

حدیقہ فبیہا سے گلے ملتی ہوئی بولی۔

تھینکس۔۔۔۔

تو فبیہا مسکراتی ہوئی بولی۔

کافی دیر کردی انے میں۔

اب عبیرہ اب نیچے آنے والی ہوگی۔

مہمان تقریباً آچکے تھے تو فبیہا کے ہمراہ بتائیں کرتی ہوئی حدیقہ آگے آگئی۔۔۔

ولیم۔۔۔

فبیہا آگے آئی ہی تھی کے زائر سائیڈ سے گھومتا ہوا اُس کے پیچھے سے دوسری سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

شکریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فبیہا مسکرائی تھی۔

چلو دیکھتے ہیں عبیرہ ریڈی ہو چکی ہو گی لے اتے ہیں اُسے نیچے۔۔

حدیقہ زائر کو آنکھیں چھوٹی کرتی ہوئے دیکھ رہی تھی

ساتھ فبیہا کو چلنے کا کہنے لگی۔۔

ہاں ٹھیک ہے کہتی ہوئی فبیہا آگے بڑھ گئی۔۔

سب سمجھ رہی ہوں میں۔۔۔

حدیقہ فبیہا کو چھیڑتے ہوئے بولی۔۔

اور زیان کے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔

ایسی کوئی بات نہیں یار۔۔

ساتھ فبیہا قدم سے قدم ملا کر چل رہی تھی۔۔

ہاں ہاں صاف ظاہر ہے فداہ ہو چکے ہیں مسٹر زائر خان آپ پر۔۔

حدیقہ مزید ہنستے ہوئے بولی۔۔

ہمم لگ تو مجھے بھی رہا ہے۔۔

فبیہا سوچتے ہوئے بولی۔۔

ڈور نک کرتی دونوں اندر داخل ہوئی۔۔

عبیرہ حلقے بیس پر گرین ای میپ کی ہوئی تھی اُس پر پنک لپسٹک کافی سوٹ کر رہی تھی۔۔

دوپٹہ سر سے ہو کر آگے اور پیچھے کو گیر رہا تھا۔۔

یہ پیسے غریبوں میں باٹ دینا حدیقہ نے آگے آتے ہوئے نظر اُتارتی ہوئی پنچ پنچ ہزار کے نوٹ ور کر ملازمہ کی طرف بڑھا گئی۔۔

فبیہا عبیرہ کے پس آ کر گلے لگی۔۔

میری بہین کیسی کو۔۔

ٹھک ہوں۔۔

عبیرہ فبیہا کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

چلو نیچے سب انتظار کر رہے ہیں حدیقہ آگے آتے ہوئے عبیرہ کا ہاتھ تھام تے ہوئے بولی۔۔

فبیہا اور حدیقہ کے ہمارا عبیرہ گارڈن میں چلی آئی۔۔

زیان پہلے ہی سامنے صوفے پر بارہ جمان تھا عبیرہ کو بھی زیان کے برابر میں لا کر بیٹھا دیا۔۔

اور دونوں واپس نیچے اتر گئیں۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو تم زیان عبیرہ کو دیکھتا ہوا سرگوشی کر رہا تھا۔۔

آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں عبیرہ نے ایک نظر ڈالی اور نظریں جھکا گئی۔۔

سامنے ایک اور اسٹیج موجود تھا جہاں فنگشن چل رہا تھا۔۔

فنگشن ختم ہوتے ہی زیان اپنی جگہ سے اٹھا اور ڈبچے کو مائیک لانے کا اشارہ کیا تمام نیوز والے آچکے

تھے۔۔

سب پر ایک نظر ڈالتا ہوا بولنا شورو ہوا۔۔

لیڈیز اینڈ جنٹل مین سب ادھر متوجہ ہو جائیں۔۔

پھر پیچھے ہوتا ہوا عبیرہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔

تو عبیرہ نظریں اٹھا کر زیان کو دیکھنے لگی تھی۔۔ نظروں سے اشارہ کرتا ہوا بولا تھام لو ہاتھ اب کبھی مایوس نہیں کروں گا۔۔

تو عبیرہ ہاتھ تھامتے ہوئے اٹھ گی۔۔

تھوڑا آگے اتا ہوا پھر اناوس منٹ کرنے لگا۔۔

یہ ہیں عبیرہ ملک جو اب عبیرہ آفندی بن چکی ہیں۔۔

پچھلے پانچ سال پہلے بھری کانفرنس کے بیچ میں نے ان پر بدکار عورت کا الزام لگایا تھا۔۔ مگر حقیقتاً یہ سچ نہیں تھا محض ایک غلط فہمی تھی۔۔

جس کی سزا بے قصور عبیرہ ملک کو میلی جب کے یہ ایک پاک دامن عورت ہیں۔۔ میں نے اپنی غلطی کا ازالہ کر لیا ہے

میں بھری محفل کے سامنے عبیرہ ملک کو اپنی بیوی کا مقام دیتا ہوں

اج سے یہ مسس زیان آفندی کے نام سے جانی جائیں گئی۔۔

کہتا ہوا عبیرہ کو دیکھنے لگا۔۔

پھر اُسے اپنی جگہ پر بیٹھا دیا۔۔

خود بھی برابر میں برہ جمان ہو گیا۔۔

کھانے پینے سے فارغ ہو کر حدیقہ عبیرہ کو زیان کے روم میں چھوڑ آئی مہمان جا چکے تھے۔

چلو یار اب میں بھی نکلتی ہوں

فبیہا اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔

میں ڈراپ کر دوں؟؟۔۔

ہاں ہاں چلی جاؤ رات زدہ ہو گئی ہے

حدیقہ فبیہا کو چھیڑتے ہوئے بولی۔۔

مما مجھے نیند آرہی ہے علیزہ جو زیان کی گود میں بیٹھی تھی

اٹھ کر حدیقہ کے پاس چلی آئیں۔۔

ہاں چلو بیٹا اُسے لیے حدیقہ جانے کے لیے اٹھ گئی۔۔

چلو میں ڈراپ کر دوں گا زائر پھر سے بولتا ہوا اب اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔۔

زیان بھی زائر کو خدا حافظ کہتا اپنے روم کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

آپ کا کیا ارادہ ہے شادی کا۔۔؟؟

دونوں خاموش بیٹھے سفر کر رہے تھے

جب زائر نے سوال داغا۔۔

ہو ہی جائے گی جب وقت ہو گا۔۔

فبیہا ونڈو سے باہر کا منظر دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔

ہر شے دھندلا سی رہی تھی۔۔

اندھیرے اور خاموشی نے مل کر راج کر رکھا تھا۔۔

وقت آتا نہیں لایا جاتا ہے فبیہا۔۔

زائر اُسے ایک نظر دیکھتا پھر سامنے روڈ کی طرف رخ کر گیا تھا۔۔

☆☆

میں سمجھی نہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟؟۔۔

فبیہا بنتے ہوئے بولی جیسے اُسے کچھ واقعی سمجھ نہ آیا ہو۔۔

میں آپ سے اظہار کر رہا ہوں

فبیہا مجھے آپ پسند ہیں

میرا کوئی نہیں ہے بس زیان سے میری اچھی دوستی ہے

میری ماں اور باپ دونوں کا کئی سال پہلے انتقال ہو چکا ہے۔۔

باقی ایک چچا ہیں وہ یہاں نہیں ہوتے شر جا ہوتے ہیں دوہی سائیڈ۔۔

میں بھی چکر لگتا رہتا ہوں۔۔

زیان مجھے اچھے سے جانتا ہے آپ بھلے اُس سے میرے بارے میں معلوم کروا سکتی ہیں

باقی میں یہ نہیں کہتا آپ مجھے ابھی جواب دیں سوچ سمجھ کر جواب دے دیجئے گا۔

گاڑی گھر کے پس روک چکا تھا۔

آپ کا گھر آ گیا۔

یہ میرا نمبر ہے مجھے جواب دے دیجئے گا۔

اپنا کارڈ فبیہا کی طرف بڑھایا۔

تو اس نے تھام لیا اور بنا کچھ کہے گاڑی سے اتر گئی۔

زارر اُسے اندر جاتا دیکھ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

زیان روم میں داخل ہوا تو عبیرہ بیڈ پر بیٹھی اُسی کا انتظار کر رہی تھی۔

زیان اپنا کورٹ اترتا ہوا سائیڈ پر رکھ کر سیدھا ہوتا ہوا عبیرہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

اور نظریں اُس کے چہرے پر ٹکا دیں۔

عبیرہ۔

میری راتوں کا سکون ہو تم ان پانچ سالوں میں۔

میں نے ایک منٹ تمہیں اپنے ذہن سے اترنے نہیں دیا

تم ہر وقت میرے دل دماغ پر چھائی رہی ہو۔

تم ہو میری دل کا سکون دل اے یار ہو تم

میرا دل میرا یار عشق جنون سب کچھ میرے الفاظ ختم ہو جائیں گے

مگر میں بیان نہیں کر پاؤں گا۔۔

کے تم میرے لیے ہو کیا۔۔ اب زیان اٹھ بیٹھا تھا۔۔

میں ہر رات تمہاری قربت کے لیے ترستا رہا ہوں عبیرہ۔۔

اُس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگتا ہوا بولا۔۔

تم پر یہ کلر بہت سوٹ کر رہا ہے تمہارا رنگ اور بھی چمک رہا ہے۔۔

تم جب شرماتی ہو میرا دل چاہتا ہے تمہیں اپنی باہوں میں بھر لوں اُسکا دوپٹہ الیدھا کرتا ہوا بولا۔۔

زائر اپنی بال کنی میں آ کر گیریل سے ٹیک لگائے باہر روڈ پر نظر لگائے ہوئے تھا۔۔

مگر سوچیں کہیں اور ہی تھیں۔۔

یلو کلر کے ڈریس میں گولڈن کرلی کھلے بال۔۔

وائٹ یرینگ وائٹ ہی کلر کی ہیل۔۔

جب کے میکاپ کے نام پر فیس پر کچھ نہ تھا

لائٹ پنک لپسٹک اور لیشیز پر مسکارا وہ تھی ہی اتنی خوب صورت میکاپ کے بنا بھی اُس کا چہرہ چاند

کی طرح چمک رہا تھا۔۔

اُس کی مسکراہٹ زائر کی جان لے جاتی تھی۔۔

زائر کو تو محفل میں فبیہا ہی فبیہا نظر آ رہی تھی۔۔

چائے کا مگ لیے کچن میں چلا آیا کھنگال کر اپنی جگہ پر رکھتا ہوا بیڈ روم میں چلا آیا

لائٹ آف کرتا اپنے بیستر پر لیٹ گیا۔

نیند نے اتنی جلدی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا

اُسے اندازہ ہی نہ ہوا۔

صبح عبیرہ کی آنکھ کھلی تو زیان ہمیشہ کی طرح غائب تھا۔

عبیرہ فریش ہونے کی نیت سے ہاتھ روم میں چلی گئی

واپس ائی تو روم میں ہر جگہ الگ الگ بو کے رکھے

ہوئے تھے

جن میں ہر طرح کے پھول موجود تھے۔

تبھی زیان بھی اندر داخل ہوا۔

ہاتھ میں کنگن تھامے ہوئے تھے

دل کش مسکراہٹ لیے عبیرہ کے قریب چلا آیا۔

اور کنگن عبیرہ کے ہاتھ میں پہنا دیے۔

چلو ناشتا تیار ہے حدیقہ انتظار کر رہی ہے۔

یہ آپ روز صبح کہا غائب ہوتے ہیں تیار ہو کر؟؟.. عبیرہ اپنے بال بورش کرتی ہوئی بولی۔

لڑکیاں دیکھنے۔

زیان شرارتی انداز میں بولا۔

کیا؟؟..عبیرہ گھورتے ہوئے بولی۔۔

یار چھوٹی چھوٹی بچیاں ہوتی ہیں یتیم خانے جاتا ہوں۔۔

زیان تفصیل دیتا ہوا بولا

چلو جلدی کرو تم لڑکیاں اتنی دیر لگاتی ہو تیار ہونے میں۔۔

اچھا اچھا بس چلو۔۔

عبیرہ اپنا دوپٹہ شانوں پر ڈالتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔

فبیہا جلدی جلدی گھر کی صفائی کرتی ہوئی اپنا بیگ اٹھا کر افس کے لیے نکل گئی۔۔

زیان تم آج ایسا کرو افس کی اف لے لو

اور ہمیں گھما کر لے کر آؤ۔۔

ہاں ٹھیک ہے ریڈی رہنا لے چلوں گا میں

رات کو چلتے ہیں ڈنر پر۔۔

زیان عبیرہ کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

مامو جب سے مامی آئی ہیں آپ نے مجھے پیار کرنا کم کر دیا ہے

علیزہ شکایتی لہجے میں بولی۔۔

نہیں نہیں مامو کی جان آپ تو مامو کی جان کا ٹکڑا ہو

آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں۔۔

زیان علیزہ کا رخسار چومتا ہوا بولا۔۔

آفس سے چھٹی ہوتے ہی فبیہا اولڈ ہوم چلی آئی

اسلام علیکم ثانیہ کیا کر رہی ہو۔۔

کچھ خاص نہیں بس بیٹھی ہوئی تھی

تم بتاؤ تم نے کل چکر نہیں لگایا

ہاں یار کل مجھے بالکل بھی ٹائم نہیں ملا

دراصل کل میری بہین کا ولیمہ تھا

اوہ اچھا کر لیا اٹینڈ۔۔۔؟؟

ثانیہ مسکراتی ہوئی بولی۔۔

ہاں۔۔ اچھا مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔

فبیہا ثانیہ کی بیٹی مرزا کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔

جو کھیل میں مصروف تھی۔۔

ہاں بولو۔۔؟؟

وہ یار ایک ہیں جاننے والے ہیں اچھے میری بہین کے شوہر ان کے اسٹنٹ ہیں وہ

یہاں ڈونیشن کے لیے آتے جاتے ہیں

انہوں نے تمہیں دیکھا تھا

اور مرزا کو بھی دیکھا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ

میں تم سے بات کروں کہ تم یہاں کیسے رہو گی

تم دوسری شادی کر لو وہ تمہیں اپنا نا چاہتے ہیں

فبیہا ثانیہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ تمہاری بیٹی کو اپنا نام دینا چاہتے ہیں باقی میں معلوم کر لیتی ہوں کیسے ہیں وہ کیسے نہیں

عجبیرہ سب بتا سکتی ہے۔۔۔۔

تُم کیا کھیتی ہو؟..

میں کیسے یار؟؟؟.. لوگ بتائیں بنائیں گے۔۔

ثانیہ اپنا منہ نیچے کرتی ہوئی بولی۔۔

کون بنائے گا باتیں وہ لوگ جو تمہیں پلٹ کر دیکھتے بھی نہیں ہیں

میری مانو تو انسان دیکھ کر شادی کر لو۔۔

بچی کی زندگی کو دیکھو آگے کے خرچے دیکھو اُس کے۔۔

خیر چلو پھر میں تمہیں کل ملتی ہوں۔۔

اب فبیہا اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی بولی

ٹھیک ہے تمہیں جیسا ٹھیک لگے تُم دیکھ لو۔۔ ثانیہ ہاتھ ملتی ہوئی بولی۔۔

ٹھیک ہے

کہتی ہوئی فبیہا اپنے راستے کی طرف چل دی۔۔

آفندی ہاؤس پہنچی تو عجبیرہ اور باقی سب نکل ہی رہے تھے۔۔

اُسے دیکھ عجبیرہ فوری بہین کی طرف لپکی۔۔

آپا خیریت؟؟۔۔ ہاں خیریت تو ہے تھوڑا کام تھا زیاں سے تُم لوگ کہیں جا رہے تھے؟۔۔

عمیرہ حدیقہ کو دیکھتی ہوئی بولی جو کار سے واپس اتر کر انہی کی طرف آ رہی تھی۔۔
ہاں ڈنر پر باہر جا رہے تھے تم بھی چلو حدیقہ پاس آتی ہوئی بولی۔۔
نہیں نہیں تم لوگ جاؤ میں بعد میں آ جاؤں گی۔۔
کیونکہ میں اوگی ابھی چلو ہم باہر ہی جا رہے ہیں
گھر پر اکیلی کیا کرو گی ہمارے ساتھ چلو واپسی پر
چھوڑ دیں گے تمہیں۔۔
زیان بولا جو انہیں بتائیں کرتا دیکھ وہی آ گیا تھا۔۔
چلو بھی اب عمیرہ فیہا کا ہاتھ تھامتے اُسے کار کی طرف لے گئی۔

☆☆

سب کار میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اب کار راستے پر رواں دواں تھی۔۔
ویسے کام کیا تھا۔۔۔؟؟
عمیرہ فیہا سے مخاطب ہوئی۔۔
وہ بات آرام سے بیٹھ کے کر لوں گی اتنی خاص بھی نہیں ہے۔۔

آپ کہاں رہتی ہو؟؟..

علیزہ تجسوس سے فبیہا سے پوچھ رہی تھی۔۔

اپنے گھر پر اور کہاں؟..

فبیہا مسکرائی تھی۔۔

اکیلی ہوتی ہیں آپ؟؟..

ہاں جی کوئی ہے نہیں ساتھ رہنے والا آپ مامی کو لے آئی ہو اپنی تو میں اکیلی ہو گئی ہوں۔۔

فبیہا بچوں کی طرح منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

اچھا تو آپ بھی مامو کے گھر میں رہ لو نہ۔۔

علیزہ محبت سے بولی۔۔

نہیں نہ میرا گھر اچھا سا ہے

گڑیا کے گھر کی طرح دیکھتا ہے

جیسے گڑیا کا گھر ہوتا ہے مجھے وہ پسند ہے

میں اس لیے وہاں رہتی ہوں۔۔

فبیہا مسکرا رہی تھی۔۔

ہاں پھر ٹھیک ہے

میرے پاس بھی گڑیا ہے اُس کا چھوٹا سا گھر ہے وہ وہیں رہتی ہے۔۔

علیزہ خوش ہوتی بتانے لگائی۔۔

اب کار ریسٹورنٹ کے پاس رُک چکی تھی۔۔

آگے پیچھے سب ریسٹورینٹ میں داخل ہوئے تھے۔۔

یہ ریسٹورینٹ پانی کے بیچ میں بنا ہوا تھا

جس طرح پُل بنا ہوا ہوتا ہے۔۔

یہ جگہ منورہ بیچ کے نام سے مشہور تھی۔۔

اسے ہائی کلاس اسٹیل بنایا گیا تھا۔۔

ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چھو کر گزر رہے تھے۔۔

سب اپنی سیٹ سنبھل چکے تھے۔۔

ڈنر سے فری ہو کر فبیہا کو گھر ڈراپ کرتے ہوئے آفندی ہاؤس چلے آئے تھے۔۔

کیسا لگا پہلی بار شادی کے بعد میرے ساتھ گھومتے ہوئے۔۔

اپنی ٹائی گلے سے آزاد کرتا ہوا کورٹ بھی اتر چکا تھا۔۔

ہاں اچھا لگا

عمیرہ ابھی عزی ہوتی ہوئی بیڈ پر دوسری سائیڈ بیڈ چکی تھی۔۔

تبھی زیان کا سیل بج اٹھا سیل اٹھا کر

دیکھا تو زائر کا نام اسکرین پر چمک رہا تھا۔
ہیلو؟؟؟..

کال اٹینڈ کرتا سیل کان سے لگتا ہوا بولا۔
آ جاؤ وہ یہاں پہنچ چکا ہے۔

دوسری جانب زائر کی آواز ابھری۔
ٹھیک ہے ملتا ہوں میں۔

زیان اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا چینج کرنے چلا گیا
واپس آیا تو بلیک جنس پر بلیک شرٹ اور فل بلیک جیکٹ پہن رکھی تھی۔
کہاں جا رہے ہیں اتنی رات کو؟؟..

عصیرہ اُسے یوں فل تیاری میں دیکھ سوال کر گئی۔
کام ہے میں دیر سے اوں گا اپنا خیال رکھنا۔
کہتا ہوا سیدھا نکل گیا۔

کار ہوٹل کے آگے روکی تھی۔
زیان ہوٹل میں داخل ہوا۔
تو لائٹ غائب ہو چکی تھی۔

سیدھا اوپر چلا آیا۔

چہرے پر نقاب کر رکھا تھا

روم نک کرتا اندر داخل ہوا تو یعقوب کے ساتھ زائرِ بتاؤ میں مصروف تھا

اُس کے گارڈ آگے پیچھے کھڑے پھیلے ہوئے تھے

اور وہ آرام سے پیر پر پیر چڑھائے بیٹھا تھا۔

آگئے۔۔۔؟؟ زیان کو اندر آتا دیکھ زائرِ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

انہیں آپ سے بات کرنی تھی۔

زائرِ یعقوب کو مخاطب کرتا ہوا بولا۔

مسٹر زیان آفندی۔

پھر زائرِ انٹرڈوس کرواتا ہوا زیان کو دیکھ مسکرایا۔

جیسے زیان نے اگنور کیا تھا۔

یعقوب کو دیکھ زیان کافی حد تک بد مزاج ہو گیا تھا۔

اور سامنے ہی صوفے پر برہ جمان ہو گیا۔

میرا کافی اچھا کاروبار رہا ہے یہاں کی پولیس اور ریجنرز سب میرے ہینڈ اور ہیں

آپ کو کیسی چیز کی ضرورت ہے تو بتا سکتے ہیں؟؟..

زیان اپنایت سے بولا۔

ضرورت کوئی نہیں پڑتی۔۔

مسٹر حیدر ہیں نہ وہ سب سنبھال لیتے ہیں۔۔

یعقوب مسکراتا ہوا بولا۔۔

حیدر؟؟؟.. زیان نے تفتیش چاہی۔۔

حیدر کیانی.. یہاں کے سینئر۔۔

حیرت ہے تمہیں انکا نہیں پتہ بقول تمہارے یہاں اچھا کام اور نام ہے تمہارا۔۔

ہم چلتا ہوں میں۔۔۔

زندہ رہے تو ملیں گے۔۔

زیان خود پر قابو پتا ہوا اٹھا۔۔

تو زائر بھی اٹھ گیا۔۔

ارے ارے ملتے جانا حیدر صاحب سے آتے ہوں گے پہچان لیں گے تمہیں زیان آفندی۔۔

راستہ روکتے ہوئے بولا۔۔

یو نو تمہیں کیا لگا؟؟؟..

مجھے تم دونوں کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔۔۔؟؟

میری موت بن کر ائے ہو اب خود کیسے بچو گے؟؟....

کہتا ہوا گارڈ کو اشارہ دیا جس نے اپنی گن سیدھی کی تھی۔۔

اُس سے پہلے زائر نے اُن دونوں کو اپنی سائنسر گن سے شوٹ کر دیا تھا جب کے لفٹ اور سائٹ والوں کو زیان نے فوری اپنی گن نکلتے ہوئے ٹھکانے لگایا تھا۔
روحیل بھی اپنا کام پورا کرتا سیدھا یہاں آ پہنچا۔
اور باقی دو گارڈ کو لپیٹ میں لے لیا تھا۔

اب زیان نے جمپ لگا کر یعقوب کو صوفے پر دھکیلا۔
اور اپنی گن کا رخ اس کے منہ کی طرف کرتا ہوا بولا۔

موت تو پکی کر کے آیا تھا تیری
مگر حیدر کا نام سن تھوڑا جھٹکا لگا تھا
سوچا بعد میں نبٹ لوں گا تم سے
مگر وقت کو یہی منظور ہے

گولیاں اُس کے منہ میں اترتا ہوا سیدھا ہوا۔

سی سی ٹی وی فوٹیج کے کنکشن وائرڈ اگھار دیے تھے نہ سارے؟؟..

روحیل سے مخاطب ہوا جو یہی کام انجام دینے گیا ہوا تھا

بعد اُس کے یہاں پہنچا تھا۔

سر کو خم کرتا ہوا بولا۔

ہاں جی ہو گیا کام بندہ وہی لگا ہوا ہے

جیسے ہی ہم نکلیں گے کام ٹھیک کرتا ہوا وہ بھی نکل جائے گا۔۔

اب تینوں ہوٹل سے باہر نکل چکے تھے

اُن کے نکلتے ہی ہوٹل واپس جگمگا اٹھا تھا۔۔

یہ گاڑی میں بیٹھے ہی تھے کے روکیل بھی جلدی سے آ کر بیٹھ گیا

گاڑی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو چکی تھی۔۔

یہ ہوٹل سب سے بڑا ہوٹل تھا باہر ملکی تمام سفر کرنے والے یہاں ٹھہرا کرتے تھے۔۔

یہی یعقوب کا گڑ تھا یہ ہوٹل یعقوب نے جیسے اپنے نام کروا لیا تھا

جو کے زیان کے باپ کا ہوٹل تھا جیسے اُنہوں نے دھوکے سے زیان

کی ماں سے لے لیے تھے عورت ذات تھی بھروسہ کر گئی تھی۔۔

اپنے نام کرتے ہی یہاں ہر غیر قانونی کام کو انجام دیا کرتا تھا۔۔

اُس بندے کو پینٹ کرو اور اُسے یہاں سے باہر ملک بھجوا تھ نہ اے اُن لوگوں کے۔۔

روکیل کو حکم دیا تھا۔۔

ہاں ٹھیک ہے ہو جائے گا کام۔۔

وہ اکتیشن کی ٹیم کے ساتھ ہوٹل کی لائٹ ٹھیک کرنے گیا تھا جسے زیان نے پہلے ہی ہائر کر رکھا تھا

کام اُسے سمجھا دیا تھا تبھی اپنا کام انجام دے پائے تھے یہ لوگ

گاڑی آفندی ہاؤس میں داخل ہوئی۔۔

کار پارک کرتا ہوا ان دونوں کے ہمراہ لان میں ہی بیٹھ گیا تھا۔۔

یار شکر ہے ہم لوگ چھوری چاقو سے وار نہیں کرتے ورنہ ہمارے حویلیے بہتر نہ ہوتے
زائر مسکراتا ہوا بولا۔۔

زیان کرسی سے سر ٹکائے سوچوں میں گم تھا۔۔
تمہیں کیا ہوا؟؟...

زیان کو خاموش دیکھ زائر تفتیش کرنے لگا۔۔
کچھ نہیں۔۔۔

تھوڑا رُکا پھر بولا۔۔

جب بھی سوچاتا ہوں یہ میری زندگی کا آخری قتل ہوگا اُسی وقت نیا مکینہ نکل آتا ہے
جسے اوپر پہچانے کے لیے میرا دل بے قرار ہو جاتا ہے۔۔

زیان بالکل سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔۔

ہم حیدر کیانی؟؟۔۔

زائر زیان کی بات سمجھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔۔

تو زیان بنا جواب دیے سیل فون نکل کر کال ملنے لگا۔

ہیلو؟؟؟۔ زمان؟؟؟۔

زیان کی آواز ابھری۔

جی بولیں۔؟؟۔

حیدر کیانی کی ڈیوٹی چل رہی ہے یہ آف ہو چکی ہے؟؟۔

زیان کے سوال پر زائر اُسے دیکھنے لگا تھا۔

ہاں آف ہے نائٹ ڈیوٹی نہیں کرتے اب وہ۔۔۔

خیریت؟؟۔ زمان حیران تھا اتنی رات کو زیان اسے سوال کیوں کر رہا ہے۔

کچھ خاص نہیں کل میلوں گا اُنسے۔

تم سے بھی ملاقات ہوگی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ رکھتا ہوں

کہتا ہوا کال ڈسکانکٹ کر گیا۔

چلو کہتا ہوا زیان اپنی جگہ سے اٹھا۔

کہاں؟؟۔ زائر بھی اٹھ گیا۔

تھا مگر سوال کر گیا۔

حیدر سے ملنے۔

زیان کے انداز سے زائر کو سب سمجھ آ گیا تھا۔

اب تینوں واپس کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے تھے۔۔

مین گیٹ پر بیل ہوئی۔۔

وہ نیند میں دھودھ تھا۔۔

کون آگیا اتنی رات کو۔۔

کوفت سے کہتا ہوا اٹھا۔۔

بار بار بیل بجنے پر اُسے اٹھنا ہی پڑا۔۔

کون؟؟.. مین گیٹ پر آیا اور آواز لگائی۔۔

جواب نہ آنے پر کیمرے میں سے جھانک کر دیکھا۔۔ کوئی موجود نہ تھا۔۔

ڈور اوپن کیا تو مقابل میں چھپا ہوا شخص سامنے آیا اور تیز رفتاری میں ایک بیچ اُس کی کنسری پر جڑا تھا۔۔

کے حیدر کیانی خود کو سنبھال نہ پایا۔۔

اور زمین بوس ہو گیا۔۔

زائر اور زیان اندر داخل ہوئے

روحیل نے گیٹ جلدی سے بند کر دیا۔۔

سامنے ٹیبل سے ٹشو اٹھا کر زیان نے حیدر کے منہ میں ٹھونس دیے تھے

جب کے زائر پیچھے سے اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑا ہوا تھا۔۔

حیدر تقریباً زیان کو گھور رہا تھا

جب کے زیان کے لبوں پر کمنی سی مسکراہٹ تھی۔۔

اسے کہتے ہیں بغل میں چھورا شہر میں ڈھنڈھورا

روحیل کی اس مثال پر زائر بھی ہنس دیا تھا۔

کتنا اچھا کھیل۔۔۔ کھیل لیتے ہو حیدر کیانی؟..

لفظ ادہ کرتے ہوئے زیان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

ہمارے ساتھ کام کرتے رہے اور ہم سے خبریں دوسروں تک پہنچاتے رہے

خیر تیرا وہ پارٹنر خدا کو پیارا ہو گیا پتہ تو ہو گا تجھے۔

اب تیری باری ہے۔

پیپر اُس کے آگے کیا۔

اس پیپر پر لکھو کہ تم ایک غدار ہوں

تم یعقوب ملک کے ساتھ ملے ہوئے تھے

جو تمام ڈرکس اور دیگر غیر قانونی کام یہاں کے ہوٹل میں انجام دیتا تھا

جو کہ زیان آفندی کے باپ کا ہوٹل تھا جیسے دھوکے سے اُس یعقوب نے اپنے نام کروایا تھا۔

البتہ یعقوب کو کس نے مارا مجھے معلوم نہیں

مگر اب وہ شاید مجھے بھی مار دے اس سے پہلے میں خود اپنی جان لینا چاہتا ہوں

یعنی میں خودکشی کر رہا ہوں۔۔

حیدر کیانی۔۔

زیان کے کہنے پر حیدر نے نفی میں سر ہلایا

نہیں لکھو گے تو یاد رکھنا میں تمہیں پھر بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

اگر لکھ دیا تو تمہاری بیوی بچوں کو انصاف دلوا دوں گا
ورنہ تمہارے بعد وہ بھی در در کی ٹھوکروں پر ہوں گے۔۔

زیان ایک ایک لفظ جمع جمع کر ادھ کر رہا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے حیدر نے لکھنا شروع کیا

اور زیان کے کہے سارے الفاظ لکھ دیے۔۔

پھر حیدر نے منہ سے ٹشو نکلتے تھے

ایک ہاتھ ابھی بھی زائر کے ہاتھ میں قید تھا۔

اور ایک ہاتھ سے زائر نے گن حیدر کے سر پر تان رکھی تھی۔۔

تم نے وعدہ کیا ہے میری بیوی بچوں کو انصاف دلاؤ گے

میں خود کو ختم کرنے کو تیار ہوں۔۔

ویسے بھی تم نہ صحیح ایک نہ ایک دن مجھے ویسے بھی کوئی نے کوئی مار دے گا۔

غلط کام میں پیر پھنسانے کا آخری انجام یہی ہوتا ہے

بہتر ہوگا کہ میں یہ کام خود کر لوں
مگر تم اپنا وعدہ مت بھولنا۔

زیان نے اپنی جیکٹ کی پاکٹ میں سے زہر نکل کر دیا
جیسے حیدر نے خود ہی پی لیا تھا۔

وہ تڑپ رہا تھا یہ تینوں اُسے کھڑے دیکھ رہے تھے۔
صبح عبیرہ کی آنکھ کھلی تو زیان کے بازو پر اپنا سر ٹکا ہوا پایا۔

محبت سے زیان کی پیشانی چومتی ہوئی اٹھی
تو زیان نے اُسے بازو سے پکڑ کر کھینچ لیا۔

مجھے جگہ کر کہاں جلدیں؟؟..

زیان کے لہجے میں شوخیاں تھیں۔

پہلے بتاؤ رات کو کہاں گئے تھے؟؟..

عبیرہ ابھروں اچکاتی ہوئی بولی۔

ریڈ ڈالنے گائے تھے ہم

زیان سیدھا ہوتا ہوا سرہانے سے سر ٹکا گیا۔

ریڈ؟؟ کیسی ریڈ؟؟..

عبیرہ کے ماتھے پر کچھ بل نمایا ہوئے۔

ہوٹل تھا میرے بابا کا بہت لمبی کہانی ہے
بتاؤں گا بعد میں تم مجھے گھماؤ مت
میں رات کو نہیں تھا اب تو ہوں۔۔
زیان کہتا ہوا شرارت سے مسکرایا۔۔

جی ہاں مگر اب تیار ہو جاؤ حدیقہ جانے کی تیاری کر رہی ہیں
انہیں ایئرپورٹ بھی ڈراپ کرنا ہے
کہتی ہوئی جلدی سے اٹھی تھی

تو زیان پیچھے لپکا عبیرہ تیزی میں بھاگتی ہوئی
چینجنگ روم میں گھس گی اور گیٹ بند کر لیا
زیان کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

میں نے خود جانے دیا ورنہ مجھ سے بچ نہیں سکتیں تُم۔۔
زیان بیڈ پر واپس بیٹھتا تیز آواز میں بولا۔۔

ہمم ہم ہاتھ نہ اے تو انگور کھٹے۔۔

عبیرہ بھی ہنستے ہوئے آواز لگا گئی

پھر شاور لینے باتھ روم میں گھس گئی۔۔

عبیرہ اور زیان تیار ہو کر نیچے اے تو

حدیقہ سامان گاڑی میں رکھوا رہی تھی۔۔

اتنی جلدی؟؟..

کب کی ٹکٹ کروائی ہے

عبیرہ حدیقہ کے پاس اتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔۔

شام 4 بجے کی ہے ابھی ناشتا کر کے نکلیں گے چیکنگ بھی ہوتی ہے سامان کی ٹائم لگ جاتا ہے۔۔

حدیقہ تفصیل دیتے ہوئے عبیرہ کا ہاتھ تھام گئی۔۔

کوئی بھی پروہلم ہو مجھے کال کرنا زیان تنگ کرے تو بھی مجھے بتانا اسے میں سیدھا کروں گئی۔۔

حدیقہ مسکراتی ہوئی زیان پر نظر ڈال گئی۔۔

تم اپنی بیٹی کو سنبھالو

علیزہ کو اٹھاتا ہوا بولا۔۔

خوب تنگ کرنا ماما کو ٹھیک ہے

کچھ کہیں تو ماما کو کال کرنا۔۔

زیان علیزہ کا رخسار چومتا ہوا سمجھا رہا تھا۔۔

مامو آپ ماما کو لیے کر آنا پلز ہم گھومے چلیں گے۔۔

ہاں ٹھیک ہے لاؤں گا۔۔

اب سب ناشتے کی ٹیبل پر آ چکے تھے

سب اپنی اپنی سیٹ سنبھال لی تھی۔۔

یہ لو حدیقہ نے نیو سیل عبیرہ کی طرف بڑھایا۔۔

سیم لگا دی ہے نمبر میرا سیو ہے مجھے کال کر لینا۔۔

ویسے میں بھی کرتی رہوں گی۔۔

زیان مسکرا رہا تھا۔۔

زیان میری جان اب سنبھال کر رہو اگلے نہیں ہو تم اب عبیرہ ساتھ ہے تمہارے۔۔

ملازمہ ناشتا سرو کر چکی تھی۔۔

ناشتے سے فری ہو کر سب ایرپورٹ نکل ائے تھے۔۔

خیال سے پہنچ کے کال کرنا مجھے حدیقہ کو گلے ملتا ہوا زیان پیچھے ہوا۔۔

چلو اب جا رہے ہیں پھر آئیں گے تمہیں پریشان کرنے۔۔

تیمور بولتا ہوا ہنس رہا تھا۔۔

ہاں ضرور آ جانا۔۔

زیان نے ہاتھ ملایا۔۔

آپ کو بھی کوئی مسئلہ ہو مجھے کال کر لینا میں ہمیشہ حاضر ہوں چھوٹی

صحیح بہین کی طرح ہوں میں آپ کی۔۔

عبیرہ اپنایت سے گلے ملتے ہوئے بولی

ساتھ علیزہ کو پیار کیا تھا۔۔

ہاں ضرور حدیقہ بھی حامی بھارتی ہوئی الوداعی نظر ڈالتی آگے بڑھ گئی۔۔

☆☆

کتنا خالی خالی لگ رہا ہے گھر۔۔

عبیرہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

ہاں لگ تو رہا ہے اب کیا کریں اکیلے ہی رہنا ہے۔۔

تم ایک پیارا سا مہمان لے آؤں نہ پھر ہم اکلے نہیں رہیں گے۔۔

زیان عبیرہ کے ساتھ صوفے پر برہ جمان ہوتا ہوا بولا۔۔

ایک ہاتھ عبیرہ کے شانے پر رکھا ہوا تھا۔۔

جب اللہ چاہے گا ہو جائے گا یہ کام بھی۔۔

عبیرہ بھی صوفے کی پشت سے ٹیک لگتی ہوئی بولی۔۔

تبھی ملازمہ کے ہمراہ فبیہا داخل ہوئی۔۔

اسلام و علیکم اُسے دیکھ دونوں سیدھے ہوئے تھے۔۔ وعلیکم اسلام بیٹھو۔۔

زیان جواب دیتا ہوا اٹھا۔۔

تم کہا جا رہے ہو تم سے کام تھا مجھے۔۔

زیان کو جاتا دیکھ فبیہا بولی تھی۔۔

ہاں بولو...؟؟؟؟

زیان واپس بیٹھ گیا تھا۔

وہ رو حیل ائے تھے میرے گھر وہ اولڈ اتج ہوم میں

ثانیہ رہتی ہے اُسے دیکھا تھا تو مجھ سے کہہ رہے تھے

کے میں بات کرو شادی کی میں نے کی تھی بات مگر

میں تم سے تفتیش چاہتی ہوں وہ کیسے ہیں کیسے نہیں تم تو سب جانتے ہو گئے اُن کے بارے۔ میں؟؟...

ہاں جانتا ہوں ایک زمانہ ہوا میرے ساتھ کام کرتا ہے

روحیل کوئی مسئلے والی بات نہیں ہے اگر وہ لیڈی تیار ہیں تو کروا دو شادی میں گرانٹی لیتا ہوں روحیل

کی۔۔

زیان بات ختم کرتا ہوا بولا۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے...

ایک بیٹی ہے اُس کی سو وہ تیار ہے نکاح کے لیے۔۔

ہم ٹھیک ہے روحیل ابھی اتا ہو گا میں بات کر لوں گا۔۔

کہنے کی دیر تھی زائر اور رو حیل سامنے سے چلے آئے۔۔

سلام سرکار رو حیل نے ادب سے سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔

نکاح کی تیاری ہو رہی ہے بتایا بھی نہیں مجھے؟؟..

زیان رو حیل کو دیکھ رہا تھا۔۔

بس بتانے والا تھا۔۔

اُنہوں نے جواب ہی نہیں دیا فبیہا کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

کیس نے جواب نہیں دیا؟؟؟...

زائر بیچ میں بولا تھا۔۔

فبیہا کے ساتھ ساتھ سب نے یقدم زائر کو دیکھا تھا۔۔

وہ بولا ہی اس طرح سے تھا۔۔

فبیہا نے اور کس نے زیان سمجھ چکا تھا کے زائر کچھ اور ہی سمجھ رہا تھا۔۔

کیس بارے میں میں نے پہلے تمہیں کہا تھا

تم کیسی اور سے شادی نہیں کر سکتیں زائر غصے اور حیرانگی کے میں میلے جھولے تصورات لیے بولا

عبیرہ فبیہا کو اور فبیہا عبیرہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

بھائی پہلے بات کو سمجھو رو حیل سمجھانے آگے آیا۔۔

تو زائر نے اُسے پیچھے کیا۔۔

میں نے سب بتایا تھا تُم دونوں کو پھر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟..

مسٹر زائر رو حیل کی شادی ثانیہ سے طے ہو رہی ہے فبیہا سے نہیں زیان مسکرایا تھا۔۔
ایسے کیسے؟؟..

اس سے پہلے اور کچھ کہتا اُسے بات سمجھ آ چکی تھی

تو زیان کو دیکھتا ہوا اُس پر لپکا تھا۔۔

شرم نہیں آتی مجھے تا نگ کر رہے ہو۔۔

عبیرہ کے معاملے میں تو بارے سنجیدہ ہو زائر منہ بنتا ہوا بولا تھا۔۔

مذاق یار مذاق۔۔

ہاں بھئی فبیہا ہاتھ کے ہاتھ جواب دے دو زائر کو بھی....

تو فبیہا شرماتے ہوئے بولی..

مجھے کوئی احتراز نہیں ہے۔۔

لو کروا دی پکی تمہاری شادی زیان ہنستا ہوا زائر کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔

تُم جا کر ثانیہ کو کہہ دو ہم رات کو چھوٹا فنگشن رکھ لیتے ہیں اُسی میں نکاح کر دیں گے یہیں سے

رخصت بھی کر دیں گے۔۔

زیان نے فیہا کو تفصیل سمجھائی۔۔

چلو ٹھیک ہے شام کو میں لے آتی ہوں اُسے یہاں۔۔

فیہا واپس جانے کے لیے روانہ ہو گئی۔۔

میری ڈیوٹی اب شور ہو چکی ہے

سو اب میں کل سے تمہیں کم دستیاب ہوں گا

زائر صوفے پر بیٹھتا ہوا زیان سے مخاطب تھا۔۔

روحیل بھی سامنے بیٹھ چکا تھا۔۔

عمیرہ روم کی طرف روانہ ہو گئی۔۔

ہم یعنی آج ہو بس ہمارے ساتھ۔۔

اور روحیل اُس بندے کو نکل دیا یہاں سے؟؟۔

زیان روحیل سے مخاطب تھا۔۔

جی سرکار وہ چلا گیا ہے۔۔

روحیل ہاں میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

دن ڈھل چکا تھا لان میں ڈیکوریشن ہو چکی تھی

روحیل وائٹ قمیض شلوار میں بے حد حسین لگ رہا تھا۔۔

ہلکی شیو پر سیدھے بال بنا رکھے تھے۔۔

پیروں میں پشاورى چپل پہن رکھی تھی۔۔

فبیہا اور عبیرہ کے ہمراہ ثانیہ لائٹ پنک جوڑے میں ملبوس ادھر ہی آرہی تھی جب کے ثانیہ کی بیٹی مستبشرا اپنی ماں کا انچل تھامے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔۔

ثنانیہ کو لا کر رو حیل کے برابر میں بیٹھا دیا تھا

ساتھ مستبشرا بھی بیٹھ گئی تھی۔۔

شیریں آپ آپا کے ساتھ نیچے بیٹھو نہ وہاں ٹیبل پر۔۔

آ جاؤ فبیہا پیار سے بولی۔۔

نہیں رہنے دیں یہیں بیٹھا رہنے دیں۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ رو حیل کے کہنے پر فبیہا نیچے اتر گئی تھی۔۔

عبیرہ ریڈ ڈریس زیب تن کی ہوئی تھی جب کے فبیہا بھی سیم سوٹ زیب تن کی ہوئی تھی۔۔

ہم بھی ہاتھ کے ہاتھ نکاح پڑھا لیتے ہیں زائر فبیہا کے پیچھے آ کر رُکا تھا۔۔

ابھی صبر سے کام لیں۔۔

جواب فبیہا کے پاس کھڑی عبیرہ نے دیا تھا تو زیان کے ساتھ ساتھ فبیہا بھی مسکرائی تھی۔۔

نکاح کے بعد ثانیہ کو رو حیل کے ہمراہ رُخصت کر دیا تھا۔۔

فبیہا بھی گھر کو نکل چکی تھی۔۔

زائر اُسے گھر لیجانے کے وجائے سمندر سائیڈ لے آیا تھا۔۔

تیز و ٹھندی ہوا انہیں چھو کر گزر رہی تھی۔۔

کتنا اچھا لگتا ہے آزاد زندگی جینا؟؟..

فبیہا مسکراتی ہوئی بولی۔۔

ہم۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں قید کر لوں گا؟؟..

اس کی اس بات پر زائر اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

نہیں تو میں نے ایسا کب کہا؟؟..

فبیہا پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی گویا ہوئی۔۔

مجھے لگا شاید ایسا سوچ رہی ہیں آپ۔۔

زائر اب فبیہا کے چہرے پر نظر ٹکائے ہوئے تھا۔۔

میری طرف سے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی جیسے چاہیں جیئیں اپنی زندگی۔۔

ہاں مگر آپ اور میرے بیچ کبھی کوئی تیسرا نہ ائے یہ خیال رہے۔۔

زائر اب سنجیدہ تھا۔۔

اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

ہاں چلیں زائر بھی چل دیا۔۔

☆☆

زائر فبیہا کو گھر ڈراپ کرتا ہوا سیدھا گھر پہنچا پھر یونی فرم چینج کرتا ہوا نائٹ ڈیوٹی پر چل دیا۔

ثانیہ مرحا کو سولہ کر روم لائٹ آف کرتی ہوئی بڑے روم میں چلی آئی۔

مرحا کا نام اُس کے باپ نے رکھا تھا جیسے سب مستبثرا کے نام سے جانتے تھے۔ مگر ثانیہ اُسے شیریں کہہ کر بلایا کرتی تھی۔

روحیل ونڈو سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا

ساتھ کافی کا مگ لبوں سے لگتا ہوا ایک گھونٹ بھر گیا۔

تبھی ثانیہ روم دور نک کرتی اندر داخل ہوئی۔

روحیل پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا۔

آپ جاگ رہے ہیں؟؟..

ہاں آپکا انتظار کر رہا ہوں روحیل اب پورا گھوم گیا تھا۔

اور حلقے حلقے چلتا ہوا ثانیہ کے قریب پہنچ گیا۔

میں کچھ بتائیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں

ثانیہ آپ سے پہلے میری زندگی میں کوئی تھا

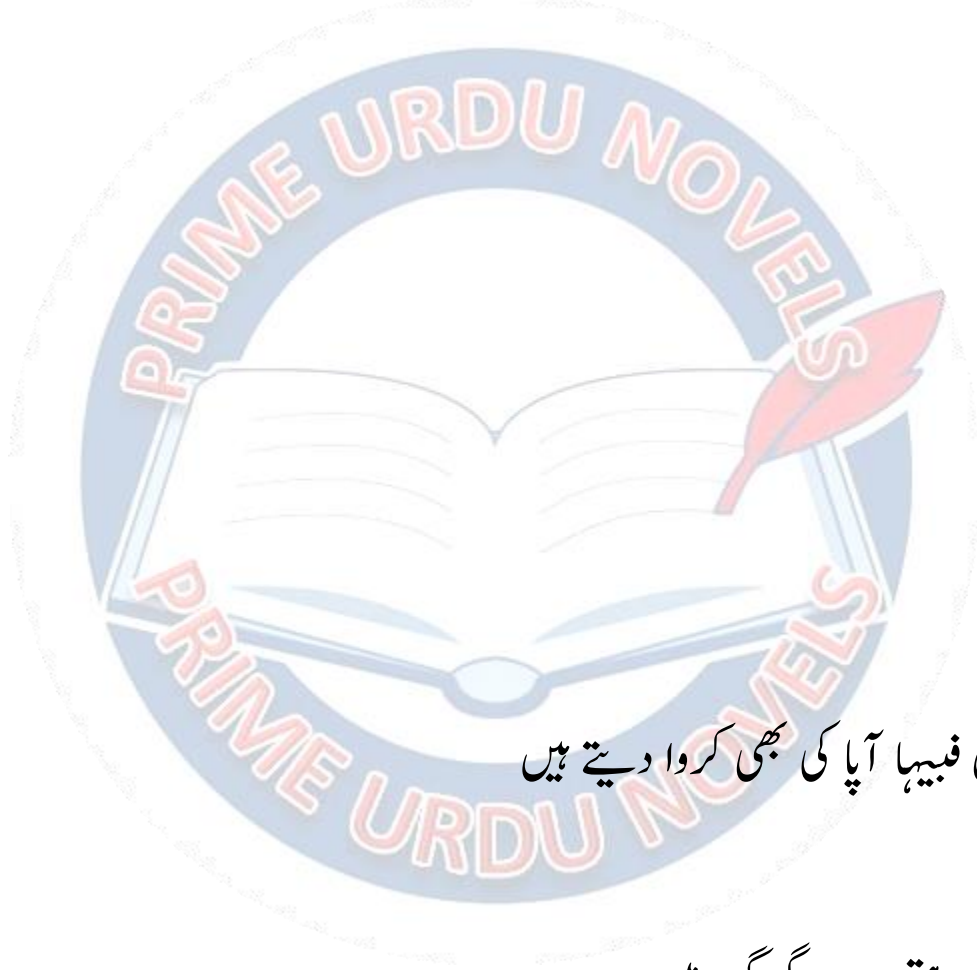
جو مجھے بے حد عزیز تھا مگر اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے

مجھے لگتا ہے یہ سب باتیں کیسی اور سے پتہ چلیں

تو شاید آپ سوچیں گے مجھے کیوں نہیں بتایا۔

خیر ایسا کوئی انسان نہیں جو ہمارے خلاف ہو۔۔

روحیل اپنی بات مکمل کرتا ثانیہ کا آنچل پیچھے کر گیا۔



میں کہہ رہی ہوں فبیہا آپا کی بھی کروا دیتے ہیں

شادی وہ اگلی کیسے رہتی ہوں گی گھر میں

عبیرہ کچھ پریشان نظر آ رہی تھی۔۔

تو یہ بات اپنی آپا سے کہو نہ زیان عبیرہ کو خود کے قریب کر گیا۔۔

کل لے چلیں مجھے میں سمجھاؤں گی انہیں۔۔

ہاں چل لینا چاہو تو خود بھی جا سکتی ہو ڈرائیور چھوڑ اے گا۔

ٹھیک ہے عبیرہ زیان کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔

رات کی چادر ڈھل چکی تھی سورج اپنے عروج پر تھا۔۔
روحیل کی آنکھ کھلی تو ثانیہ غائب تھی

وہ اٹھ کر باہر آیا تو سامنے ہی اوپن کچن بنا ہوا تھا

ثانیہ ناشتا ریڈی کر چکی تھی

جب کہ مرحا ٹوسٹ کھانے میں مصروف تھی۔۔

آپ کو کیا ضرورت تھی میں بنالیتا

روحیل ثانیہ کو دیکھتا ہوا کہہ گیا۔

نہیں اب سے میں ہی بنایا کروں گئی۔

آپ فریش ہو جائیں میں لگا دیتی ہوں

کہتے ہوئے ناشٹا ٹرے میں لیے داسنگ ٹیبل پر رکھ

دیا

روحیل فریش ہونے کی نیت سے واپس روم کی

طرف روانہ ہو گیا۔

عبیرہ ڈرائیور کے ہمراہ فبیہا سے ملنے چلی آئی تھی

جو جاب کے لیے نکل ہی رہی تھی۔۔

ارے تم اتنی صبح صبح؟؟..

آ جاؤ اندر فبیہا پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔۔

آپ جاب پر جا رہی ہو؟؟..

ہاں بس جا ہی رہی تھی

مگر کوئی بات نہیں میں آف لے لیتی ہوں۔۔

میں یہی ہوں اپ جلدی آف لے کر آ جائیں۔۔

نہیں نہیں رہنے دو آج نہیں جاتی ہوں۔۔

تم بتاؤ سب خیریت؟؟..

فبیہا پیار سے عبیرہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔۔

ہاں شکر خدا کا۔۔

عبیرہ اب سامنے تخت پر بیٹھ چکی تھی

آپ سے بات کرنے آئی تھی۔۔

کیس بارے میں؟..

میں یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ بھی شادی کر لیں کب تک اگلے رہیں گئی یہاں۔۔

عبیرہ کے چہرے پر پریشانی کے تصورات صاف ظاہر تھے۔۔

تمہاری بات ٹھیک ہے۔۔

کیا میں زائر سے بات کروں گی شادی کی؟؟..
فبیہا ہنسی تھی۔۔

ٹھیک ہے میں کر لیتی ہوں آپ نہ کریں میں کل ہی بات کر لوں گی جلدی شادی کر لیں۔۔

اگلے آپ یہاں کیسے رہتی ہیں؟؟۔۔۔

مجھے آپ کی ٹینشن لگی رہتی ہے۔۔

کیوں بھی میں کوئی بچی تو نہیں ہوں۔۔

وہ بات ٹھیک ہے مگر اگلی عورت پر یہ معاشرہ انگلیاں ہی اٹھاتا ہے

بھلے مرد غلط کیوں نہ ہو مگر غلطی کا تمغہ عورت کے حصے میں آتا ہے۔۔

اچھا بابا تم بہت بڑی بڑی بتائیں کرنے لگی ہو چلو میں کچھ بنا کر لیتی ہوں تمہارے لیے۔۔

نہیں رہنے دیں پریشان مت ہوئیں شام میں۔۔

میں چلی جاؤں گی زیان پک کرتے ہوئے جائیں گے۔۔

ٹھیک ہے ابھی دوپہر کا تو کر لوں کہتی ہوئی فیہا کیچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

☆☆

شام ہوتے ہی زیان عبیرہ کو پک کرنے چلا آیا تھا۔۔

چائی کا کپ تخت پر واپس رکھتا ہوا اٹھ گیا۔۔

چلیں اب؟؟..

ہاں چلیں عبیرہ بھی اٹھ گئی تھی۔۔

میں رات کو زائر سے بات کر لیتا ہوں پھر جلدی نکاح کی تاریخ طے کر لیں گے۔۔

فبیہا کو دیکھتا ہوا زیان سب تفصیل بیان کر گیا تھا۔۔
کیا کہنا ہے تمہارا اس بارے میں؟؟..

سوال فبیہا سے کیا تھا۔۔

زیان تم دونوں کو جو ٹھیک لگے ویسے ہی کر لو۔۔

پھر ٹھیک ہے اج بات کرتا ہوں۔۔

تم گھر ہی آ جانا وہیں سے تمہیں رخصت کر دیں گے یہاں کیسے کریں گے سب تیاری؟..

ہاں ٹھیک ہے فبیہا ہاں میں ہاں ملتی ہوئی بولی۔۔

خدا حافظ عبیرہ فبیہا سے گلے ملتی باہر کی طرف روانہ ہو گئی۔۔

مین گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہوئی تو حویلی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔

موبائل کی لائٹ آن کرتے دونوں اندر کی طرف چل دیے۔۔

جب کے زیان اپنے سیل سے کال ملا چکا تھا۔۔

ہیلو؟؟؟..

ابھی سرویس بھج دو یہاں لائٹ ایشو ہو گیا ہے۔۔

جی۔۔۔

دوسری جانب سے آواز ابھری تھی اور کال ڈس کنیکٹ ہو گئی تھی۔۔

عبیرہ اپنے روم میں پہنچ چکی تھی۔۔

زیان اوپر آہی رہا تھا کہ عبیرہ کے چلانے کی آواز گونجی۔۔

زیان تیزی میں روم میں داخل ہوا۔۔

تو سامنے کا منظر دیکھ زیان کی دھڑکن بند ہونے لگی تھی۔۔

عبیرہ معاویہ ملک کے قابضے میں تھی۔۔

جو عبیرہ کے دماغ پر گن تانے کھڑا تھا۔۔

کیا کرتے ہو زیان آفندی بیوی کو اکیلا چھوڑ دیا۔۔

وہ کہتا ہوا طنزیہ ہنسی ہنس دیا۔۔

تم سوچ بھی نہیں سکتے تھے تمہارے گھر میں کوئی گھس بھی سکتا ہے خیر سوچ لو اب ہم۔۔

راستہ دو ورنہ تمہاری بیوی کو میں اوپر پُہنچا دوں گا۔

وہ گن پر زور دیتا بولا۔

تُم ٹھیک نہیں کر رہے معاویہ ملک۔

تُم اسے اچھے سے بھوکتو گے۔

زیان پیچھے ہوتا ہوا غصے میں غرایا۔

جب کہ معاویہ عبیرہ کو لے کر نکل چکا تھا

زیان حیران تھا گھر کے سارے ملازم کہاں چلے گئے

یہاں تک کہ اندر آتے وقت چوکیدار بھی غائب تھا

ہمیشہ کی طرح اپنے ریموٹ سے گیٹ اوپن کیا تھا۔

زائر کو کال ملتا ہوا باہر نکل گیا۔

زیان معاویہ کا پیچھا کرتا ہوا کچے بنے علاقے میں داخل ہو گیا تھا۔

ساتھ زائر بھی زیان کی لوکیشن ٹریس کرتا ہوا پہنچ چکا تھا۔

تم کہاں ہو زائر؟؟..

پہنچ گیا ہوں۔

تم وہیں روکو بلکہ ایسا کرو اپنی ٹیم بلاؤ اندر اُنکے بندے ہو سکتے ہیں۔

زیان سمجھتے ہوئے بولا عبیرہ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

ہاں ٹھیک ہے۔

کہتا ہوا زائر کال ڈس کنیکٹ کر گیا

ساتھ ہی اپنے ٹیم کے بندوں کو مینشن کیا ہیلو۔۔

جی سر ریموٹ کنٹرولر اٹھاتے ہوئے بولا۔۔

ایمر جنسی ہے جلدی ٹیم لے کر او میں لوکیشن بھیج رہا ہوں۔۔

او کے سر۔۔

دوسری جانب سے جواب ملتے ہی کال کٹ کر دی تھی۔۔

مجھے کوئی بھی چوک نہیں چاہیے سمجھے تم لوگ؟؟..

معاویہ سب کو وان کرتا ہوا عبیرہ کی طرف متوجہ

ہوا ایک لمحے کے لیے معاویہ کو کچھ ہوا تھا۔

اُس کا پرکشش چہرہ معاویہ کو اس کی طرف متوجہ کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

تمھارا شوہر ایک گھٹیا آدمی ہے اُس نے میرے بھائی کو مار دیا ہے

معاویہ اب ذہن جھٹکتا ہوا گویا ہوا تھا۔

میرا شوہر کیا ہے کیا نہیں میں سب جانتی ہوں۔

یقیناً تمھارے بھائی نے کچھ غلط کیا ہو گا۔

غلط تو تمھارا شوہر بھی ہے۔

لوگوں کی جان لینا ٹھیک ہے؟؟..

اُسے کس نے دیا حق کے وہ قانون ہاتھ میں لے۔۔

معاویہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔

جب قانون ایکشن لینا چھوڑ دے تو انسان کو خود ہی انصاف لینا پڑتا ہے۔۔

عبیرہ بھی تقریباً چلائی تھی۔۔

میں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔

یہ تمہاری بھول ہے جسے خدا بچاتا ہے اُسے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔

عبیرہ زیان کو اندر آتا دیکھ چکی تھی۔۔

تبھی معاویہ کا دہان بٹا رہی تھی۔۔

اس پاس کے کھڑے سارے گارڈز وہ دونوں ایک ایک کر کے ختم کر چکے تھے

ذرا سی اہٹ پر معاویہ اب چوکنا ہو چکا تھا

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ پیچھے کوئی ہے
وہ تیز رفتاری میں مڑا اور گن سیدھی کی۔۔

رک جاؤ مت مارو مت مارو زیان ایسے۔۔

میں اور خون خرابا نہیں دیکھنا چاہتی ہوں

پلز رک جاؤ

زیان عبیرہ کو نظر انداز کرتا ہوا معاویہ پر لپکا تھا

اُسے زمین بوس کرتا اب گن اُس کے سر پر رکھ دی تھی۔۔

زیان عبیرہ ٹھیک کہہ رہی ہے تمہیں اس دلدل سے پیر نکالنا چاہیے چھوڑ دو اُسے۔۔
زائر زیان کا بازو تھامتے اُسے سمجھا رہا تھا۔۔

مگر زیان کا دماغ اُس کا ساتھ ہی کب دے رہا تھا۔۔

معاویہ کو جانوروں کی طرح پیٹ رہا تھا۔۔

زیان عبیرہ چلائی تھی اور ساتھ ہی اُسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔

آپ اسے لے جائیں لے جائیں عبیرہ روتے ہوئے چلا رہی تھی۔۔

زائر نے جلدی سے اپنی ٹیم کے بندوں کو اشارہ کیا تو وہ معاویہ کو ہتھکڑی لگاتے ہوئے وہاں سے لے گئے۔۔

تم ٹھیک ہو اُس نے تمہیں چھوا کیسے میں اُسے زندہ نہیں چھوڑو گا۔۔

زبان ابھی ابھی ہوش میں نہ تھا۔

عبیرہ کو ساتھ لگتا ہوا بول رہا تھا۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پرموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : **03335586927**

Prime Urdu Novels Group Link

زائر بھی اپنی کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا تھا زبان

راستے باہر خاموش رہا تھا۔۔

[illegible]

زیان گھر آتے ہی سی سی ٹی وی نوٹس چیک کرنے بیٹھ گیا۔

زائر بھی آ گیا تھا۔

حوا چائے بنا کر چائی کی کٹلی میں کچھ ملا گئی تھی۔۔

یوں خوف اُس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا

ادھر ادھر دیکھتی رہی پھر جلدی سے ہلا کر چائے سب کو تقسیم کر دی تھی

یہی شام کا ٹائم ہوتا تھا سب ملازمین چائے پیا کرتے تھے زیان نے کبھی ٹوکا نہیں تھا۔۔۔
اُس کا کہنا تھا یہ بھی انسان ہیں اپنا گھر چھوڑ کر یہاں کام کیا کرتے ہیں۔۔

اس حوا کو کس نے رکھا تھا۔۔

اب زیان سیدھا چوکیدار کے کواٹر میں چلا آیا تھا
اُسے جیسے تیسے اٹھایا تھا شام کی گولیوں کا اثر ابھی بھی ختم نہ ہوا تھا
ہاں کچھ کم ضرور ہو گیا تھا۔۔

حوا کو شاید بی بی جی نے رکھا تھا سرکار۔۔
تم نے کیوں رکھا میں بنا ڈیٹیل لیے کیسی کو نہیں رکھتا ہوں
عبیرہ۔۔

زیان اب عبیرہ کی طرف گھوم گیا تھا۔۔

تمہیں پتہ بھی ہے آج کتنا بڑا نقصان ہو سکتا تھا۔۔

زیان خود پر قابو کرتا ہوا بولا۔۔

مجھے کیا پتہ تھا وہ رو رہی تھی کہہ رہی تھی
مجبور ہے کوئی ہے نہیں ساتھ دینے والا ایک بیٹی ہے مجھے جاب دے دو۔۔

تبھی میں نے رکھ لیا عبیرہ شرمندہ سی ہو گئی تھی۔۔

خیر آئندہ ایسا کچھ نہ ہو مجھ سے پوچھے بنا کوئی کام نہیں کرنا۔۔

سب کو ہدایت دیتا کواٹر سے باہر نکل گیا۔۔

زائر تم خیال رکھنا معاویہ چھوٹے نہ اگر وہ چھوٹا میں

اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔

زائر کو وان کرتا ہوا بولا۔۔

تم ٹیشن مت لو۔۔

اس کا شانا تھپ تھپاتا ہوا بولا۔۔

چلو میں چلتا ہوں زائر بھی اپنی ڈیوٹی پر نکل گیا تھا۔۔

زیان روم میں داخل ہوا تو عبیرہ بیٹھی رو رہی تھی۔۔

اب تمہیں کیا ہوا ہے؟؟..

آپ نے مجھے سب کے سامنے ذلیل کیا ہے۔۔

عبیرہ منہ بناتی بولی۔۔

تو یار کام ٹھیک سے کرو گی تو ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔

خیر چھوڑو ان باتوں کو زیان اُسے اپنی گرفت میں لیتا ہوا بولا۔۔

زیان آپ وعدہ کرو اب سے کیسی کو نہیں مارو گے یہ خون خرابا ختم کر دیں پلرز۔۔

ایک عام انسان بن جائیں چھوڑ دیں اس جرم کی دنیا کو۔۔

عبیرہ تم جانتی نہیں ہو پتہ نہیں کتنے لوگوں کے ساتھ ذاتیاں ہو جاتی ہیں۔۔

اب میں بھی اپنا پیر پیچھے کر لوں تو پھر انہیں کون انصاف دلائی گا۔۔

زیان آپ یہاں کے قانون کو ٹھیک کریں۔۔

نہ کے اسے لوگوں کو ختم کریں۔۔

قانون میرے ہاتھ میں نہیں ہے عبیرہ۔۔

ٹھیک ہے مگر آپ بس انہیں

پکڑوا دیا کریں جو غلط ہیں۔۔

ہمم۔۔

زیان ہم کرتا بات ٹال رہا تھا۔۔

اچھا بابا پرومیس نہیں ہوگا ایسا اب سے۔۔

زبان اُسے مناتے ہوئے بولا۔

وعدہ؟؟؟..

ہاں وعدہ۔۔

زبان اُسے اپنے ساتھ لگتا ہوا بولا تھا۔

صبح ہوتے ہی زبان آفیس چلا گیا تھا۔

اج شامی کباب بنالیں اور ساتھ بریانی تیکہ اور میٹھے میں بھی کھیر وغیرہ بنالیں مہمان آرہے ہیں۔۔

عبرہ مینیو بتاتی کچن سے باہر نکل آئی۔۔

[illegible]

« « «

میں تم سے بات کرنے آیا ہوں۔

زیان آفیس سے سیدھا زائر کے پاس چلا آیا تھا۔
ہاں بولو؟؟..

زائر سنگل صوفے پر برہ جمان ہو گیا۔

فبیہا اپنے گھر میں اکیلی رہتی ہے میں کہہ رہا ہوں جلدی نکاح کرو اُسے اپنے ساتھ رکھ لو۔
میں نے کب منا کیا وہ کوئی جواب نہیں دیتی۔

زائر کافی کاگ زیان کی طرف بڑھتا ہوا گویا ہوا۔ اور کیسے ہاں بولے گی یار ہم کل بات کر کے اے
ہیں وہ راضی ہے۔

بس تم جلدی نبٹاؤ یہ معاملہ بھی۔

تمہیں کس بات کی جلدی ہے زیان صاحب؟؟..

زائر ایبرو اُچکاتا ہوا بولا ساتھ ہی مسکرا دیا۔

تمہیں باندھنے کی جلدی ہے میری بیوی کی توجہ وہیں رہتی ہے اپنی بڑی بہین میں۔

یہ کام پورا ہو تو بس مجھ پر رہے اُسکی توجہ۔۔

زبان کوفت سے بولا۔۔

حد ہے زیان۔۔

زائرِ نفی میں سر ہلا گیا۔۔

[illegible]

» » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » » »

شام زیان گھر آیا تو روحیل اور ثانیہ آچکے تھے۔۔

آگئے؟؟ اور سب ٹھیک ہے؟؟..

زیان حال حوال دریاف کرنے لگا تھا۔

ہاں اللہ کا کرم ہے۔۔ روحیل بھی سر ہلا گیا۔۔

کل سے جوائنٹ کرو زده چوٹیاں برداشت نہیں کر سکتا میں زیان نارمل ہوتا ہوا گویا ہوا۔۔

ہاں انشاء اللہ۔۔

روحیل بھی حامی بھرتا ہوا مسکرایا۔

ڈنر سے فری ہو کر روحیل واپس گھر نکل چکا تھا۔

میں نے بات کر لی ہے زائر تو راضی ہے کیا ایک ہفتے بعد نکاح رکھ لیں۔

رکھ لیں مگر میں سارے فنگشن کرو گی

میرا تو کچھ ہوا نہیں بہین بھی ایک ہی ہے میری

عجیرہ آگاہی دیتی ہوئی گویا ہوئی۔

ٹھیک ہے جیسا ٹھیک لگے کر لو۔

اور۔

عجیرہ اور بھی کچھ کہنا چاہتی تھی مگر زیان نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

بس بھی کرو اب ہمارے بارے میں بھی کچھ سوچ لو مجھے بس اب بے بی چاہیے زیان شوخ ہوا تھا۔

تو عجیرہ شرما گئی۔

اسے کیوں شرما رہی ہو تمہیں نہیں چاہیے کیا؟..

ہاں کیوں نہیں آپ تو چلے جاتے ہیں میں اکیلی ہوتی ہوں
وہ میرے پاس ہوا کرے گا۔۔
عبیرہ بھی مسکرائی تھی۔۔

☆☆

ٹھیک دو دن بعد مایوں کا فنگشن طے پایا تھا۔۔

فیبہا یہاں آچکی تھی بس حدیقہ کے آنے کا انتظار تھا۔۔ ساری تیاریاں مکمل تھیں۔۔

عبیرہ کتنے دنوں بعد ہم ایک ساتھ چاند کو دیکھ رہے ہیں

یاد ہے ہم تخت پر لیٹ کر سر نیچے لٹکایا کرتے تھے

اور چاند کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔۔

دونو وائٹ قمیض شلوار میں ملوبس تھیں۔۔

یادیں ہی رہ جاتی ہیں آپا۔۔

کل سے فنگشن شور ہو جائیں گے۔۔

پھر دو دن بعد تم بھی پیا کو پیاری ہو جاؤ گی۔۔

عجبیرہ تمہاری عدت ابھی بھی نہیں بدلی جب چاہتی ہو عزت دیتی ہو جب چاہتی ہو آپ سے تم پر آ جاتی ہو۔۔

ہاہاہا۔۔

ہاں تو ایک ہی تو بہین ہو تم سے بھی مذاق نہ کروں۔۔

جب پیار آتا ہے تو عزت دینی پرتی ہے۔۔

عبیرہ اُسے اپنے دونوں بازوؤں کے لپیٹ میں لیتی محبت سے بولی تھی۔۔

اچھا مکھن مت لگاؤ۔۔

زیان آتا ہو گا تم جاؤ روم میں ورنہ مجھ سے نہ چڑ جائے۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا اچھا۔۔

میں پہلے ہی سب بات کر چکی ہوں۔۔

آگا ہی دیتی عبیرہ واپس جھولے پر لیٹ گئی تھی سرفبیہا کی گود میں تھا۔۔

زیان اب ٹھیک ہے تمہارے ساتھ؟؟..

فبیہا دل کی تسلی کے لیے سوال کر گئی۔۔

ہاں اب بہت اچھے ہیں خیال رکھتے ہیں..

اچھے تو پہلے بھی تھے مگر حالات نے کہانی کا رخ موڑ دیا تھا۔

عبیرہ سوچنے جیسے انداز میں بولی۔

چھوڑو ان باتوں کو چلو ٹائم زدہ ہو گیا ہے مجھے نیند آ رہی ہے۔

سو لو اور تین چار دن پھر نہیں سو پاؤ گی زائر بھائی پیچھا نہیں چھوڑیں گے عبیرہ شرارت سے بولی۔

شرم کرو عبیرہ۔

فیہا نے ایک چپت لگائی تھی۔

ہاہاہاہ۔

عبیرہ ہنستی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی

دونوں اپنے اپنے روم کی طرف روانہ ہو گئیں تھیں۔

فبیہا روم میں آئی تو سیل وائبریٹ ہو رہا تھا۔

سیل اٹھا کے چیک کیا تو رنگ نمبر کی سولہ مس کال لگی ہوئی تھیں۔

اتنی رات کو کون کال کر رہا ہے۔

فبیہا سوچ ہی رہی تھی کہ کال پھر آنے لگی تھی۔

کال اٹینڈ کرتی سیل کان سے لگایا۔

ہیلو؟...

شکر ہے اٹھا لیا حد ہے ویسے کہاں تھیں۔

سامنے والا تو برس ہی پڑا تھا۔

آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا؟؟..

دے دیا تمہارے قریبی نے یہ سب چھوڑو کہاں تھیں
یہ بتاؤ؟؟..

ٹیریس پر تھی عبیرہ کے ساتھ...

اوہ اچھا تبھی اتنی شرافت سے جانب نے نمبر دے دیا...

زائر اب بات سمجھتا ہوا گویا ہوا۔

کس نے دیا۔۔ کس لیے۔۔

کیا بول رہے ہیں آپ؟؟...

فبیہا اکتائے ہوئے انداز میں بولی۔۔

زیان نے اور کس نے۔۔

کب سے نمبر مانگ رہا ہوں تم نے تو کارڈ سیت کر رکھ لیا ہے میسج تک نہیں کیا آج بیگم تمہارے ساتھ تھی

تو فورن دے دیا۔۔

اوہ اچھا تو زیان نے دیا ہے نمبر آپ کو۔۔

ہاں جی بس کچھ دن اور پھر آپ ہماری ہو جائیں گی فبیہا ملک۔۔

ابھی سو جائیں مجھے بھی نیند آرہی ہے

فبیہا کیسے بیان کرتی کے زائر کی بتائیں اُسے اندر تک شرم سار کر رہی ہیں۔۔

اپنی جھینپ چھپاتی ہوئی بہانہ بنا گئی تھی۔۔

ہمم گڈ نائٹ۔۔

زائر کال کٹ کر گیا تھا۔۔

فبیہا اپنے بستر پر جا لیٹی۔۔

رات یوں ہی گزر گئی تھی۔۔

حدیقہ بھی آچکی تھیں

آج مایوں کا فنگشن تھا۔۔

یلو کلر کے جوڑے میں دونو بھینے چمک رہی تھیں۔۔

فبیہا کے چہرے پر میکاپ کے نام پر کچھ نہ تھا

مگر الگ ہی نکھار تھا اُس کے روپ پر۔۔۔۔۔

عبیرہ نے فبیہا کو اسٹیج پر بیٹھا دیا تھا۔

تبھی زائر بھی پہنچ چکا تھا۔

شکر ہے تم آگئے مجھے لگا کہیں کام میں پھنس گئے۔

چھٹی لی ہے یار۔

زائر ہنستا ہوا بولا۔

مایوں میں ہی نکاح کی رسم ادا کی گئی تھی۔

اچھی لگ رہی ہو آپ۔ زائر سامنے دیکھتا سرگوشی کر گیا۔

فبیہا مسکرائی تھی سر پہلے ہی نیچے تھا مزید شرم سے جھک گیا تھا۔

لگتا ہے عبیرہ کی شرم بھی آپ میں آگئی ہے۔۔

کیوں؟..

زائر کے اس طرح بولنے پر فبیہا حیرت سے اُسے دیکھنے لگی تھی۔۔

میں نے کبھی اُسے شرماتے نہیں دیکھا۔۔

ہاں وہ تھوڑی بے باک ہے۔۔

فبیہا واپس نظر جھکا گئی تھی۔۔

کوئی بات نہیں زیان بھی ایسا ہی ہے۔۔

اللہ نے ملائی جوڑی ایک لکھی ایک کروڑی۔۔

زائر تقریباً مذاق بنتا ہوا بولا تھا۔

کم تو آپ بھی نہیں ہیں فبیہا برہ مانتے ہوئے بولی۔

ہاں میں بالکل بھی کام نہیں ہوں ابھی میری بے بکیان آپ نے دیکھی کب ہیں۔

کیا ہو رہا ہے مسلسل بتائیں ہو رہی ہیں

سب دیکھ رہی ہوں میں عبیرہ فبیہا کے برابر میں برہ جمان ہوتے ہوئے بولی۔

ہاں تو کیا ہوا اب تو بیوی ہے میری زائر۔

حق جاتا ہوا بولا۔

ہاں ہے تو چلو رسم پوری کرو تبھی حدیقہ گلاس لے

اُئی تھی جس میں دودھ موجود تھا۔

یہ کونسی رسم ہے؟؟..

یہ پی لیں اور نیک نکلیں ہمارا حدیقہ تفصیل بتاتے ہوئے گلاس زائر کی طرف بڑھا گئی۔۔

زائر نے گلاس تھام لیا تھا دو گھونٹ لیتے ہوئے واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔

کتنا نیک چائیے سالی صاحبہ اب زائر دونوں کی طرف متوجہ تھا۔۔

زدہ نہیں پچاس ہزار دے دیں ویسے ہمارے لیے یہ کم ہے مگر کوئی بات نہیں بہین کا منہ دیکھ کر
چھوڑ رہے ہیں

عبیرہ بات مکمل کرتی ہاتھ اگے کر گئی۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ بھکاریوں کی طرح ہاتھ کیوں پہلا رکھا ہے۔۔

زیان بھی اٹیچ پر آ پُہنچا۔۔

یار پچاس ہزار مانگ رہی ہیں رسم کے صرف دودھ پیلائی کے۔۔
اتنا مہنگا دودھ میں نے اپنی زندگی میں نہیں پیا ہے۔۔

زائر زیان کو دیکھتا ہوا ہنس دیا۔۔

اور کوئی رسم ہے تو وہ بھی کر لو پھر لے لینا پیسے
زیان زائر کے ساتھ بیٹھتا ہوا گویا ہوا۔۔

پھر لگاؤ مہندی اور رسم پوری کرو حدیقہ نے مہندی عبیرہ کی طرف بڑھائی۔۔

عبیرہ مہندی لگاتی ہوئی چھوٹی انگلی پکڑ کے نیک مانگنے لگی۔۔

اب پچاس نہیں لاکھ دینا۔۔

عبیرہ ڈیمانڈ بڑھاتی ہوئی بولی۔۔

ہم ابھی دیتے ہیں پہلے ایک کام کرو وہ جوتے والی
آخری رسم کرو۔۔

زیان سمجھ چکا تھا ابھی باقی چونا لگنا تھا۔۔

وہ ہم بارات والے دن کریں گے۔۔

حدیقہ فوری بولی تھی۔۔

میل گئی ہو نہ بھاج کے ساتھ زیان گھورتا ہوا حدیقہ سے مخاطب ہوا۔۔

جی نہیں آج ہم بھینس ہیں

عبیرہ فوری ٹوک گئی تھی۔۔

اوہ اچھا جب لوٹ مار کی باری آتی ہے نہ ویسے بھی لڑکیاں ایک ہو جاتی ہیں زیان مذاق اڑاتا مسکرایا تھا۔۔

پیسے دیں بتائیں نہ بنائیں۔۔

عسیرہ بھی اپنی پرانگی تھی۔۔

دے دیں نہ ممانے کہا تھا چاچو پیسے دیں گے تو ہم پارٹی کریں گے۔۔

علیزہ معصومیت سے زائر سے بولی۔۔۔

دے دو یار جان چھوڑاؤ۔۔

کہتے ہوئے زائر نے چیک بک نکل کر سائن کیے۔۔

یہ جوتا چھپائی سمید ہیں پیسے سمجھیں۔۔

زیان جتنا ہوا بولا۔۔

وہ میں بعد میں دیکھوں گی عبیرہ اب اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔

ڈانس فنگشن کے بعد کھانا لگا دیا تھا۔۔

مہمان فری ہو کے جا چکے تھے۔۔

سب محفل جمائے بیٹھے تھے۔۔

☆☆

زار اپنے گھر کے لیے نکل چکا تھا۔۔

فبیہا چیخ کرتی بستر پر جا لیٹی۔۔

کئی راتیں تیرے دید میں غوزاروں
حسرت کو اپنی میں حقیقت بنا لوں
تمہیں چاہوں اتنا کے خود اپنا آپ مٹا لوں۔۔

شاعری کے لفظ ادہ کرتی عبیرہ زیان کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔

کن کن اداؤں پر ور دو لمحے اپنے
کن کن لمہوں کو میں تجھ میں اُتاروں۔۔

زیان شاعری مکمل کرتا عبیرہ پر جھکا تھا۔۔

رات سے دن بدلنے میں وقت نہ لگا تھا۔۔

اج شادی کا دن تھا۔۔

فبیہا عبیرہ کے ہمراہ پارلر چلی گی تھی۔

پھر سیدھا شادی کے کلب پہنچ گئی تھی۔۔

ریڈ شرارے میں فبیہا مزید سُرخ نظر آ رہی تھی۔۔

فبیہا کو زائر کے برابر میں بیٹھاتی عبیرہ نیچے اتر گئی۔۔

جوتا چھپائی نہیں کرو گی تم

زیان نے عبیرہ کا راستہ روکا تھا۔۔

کیوں؟؟..

وہ ابھرو اچکاتی بولی۔۔

مجھے پسند نہیں کے تم کیسی کے جوتے کو چھوہہ سمجھائی۔۔

تو ٹھیک ہے پہلے ہی لفافہ تیار کر کے مجھے دے دیں

عبیرہ بھی ہار کہاں مانے والی تھی۔۔

ٹھیک ہے کہتا ہوا زیان آگے بڑھ گیا۔۔

اب کوئی تماشا نہ ہو۔۔

تھوڑی دیر بعد ایک لفافہ عبیرہ کو تھامتا ہوا بولا۔۔

عبیرہ مسکرائی تھی گرین لہنگے پر گولڈن کڑھائی ہوئی رکھی تھی۔۔

کھلے بال جنہیں رولر کر رکھا تھا وہ محفل میں جان ڈال رہی تھی۔۔

کچھ در بعد رخصتی ہو چکی تھی۔۔

اب فبیہا زائر کے بیڈ روم میں موجود تھی۔۔

روم لاک کرتا زائر فبیہا کے غریب برہ جمان ہو گیا تھا۔۔

گولڈ کی رنگ اس کے ہاتھ میں پہناتا ہوا گویا ہوا۔۔

آپ بے حد حسین ہیں فبیہا جب میں نے پہلی بار آپ کو دیکھا تھا شدید دل میں چاہ ہوئی کے آپ میری ہو جائیں دیکھیں میری خواہش پوری ہو گئی۔۔

اس کا سر پر ٹکا دوپٹہ پنو کی قید سے آزاد کرتا اُس کا بالوں کا بنا جوڑا کھول چکا تھا۔

ایک دوسرے کی قربت میں رات نے دن کا رخ لے لیا تھا۔

صبح فبیہا اٹھی تو زائر آئینے کے سامنے کھڑا خود پر اسپرے ڈال رہا تھا۔

گڈ مارنگ۔۔

زائر مسکراتا ہوا بولا۔۔

سم ٹو یو۔۔

فبیہا جواب دیتی مسکرائی تھی۔۔

جلدی سے ریڈی ہو جائیں آپ کی بہین اور زیان یہاں آ رہے ہیں ناشتا لے کر۔۔

اچھا۔۔

جواب دیتی فوری سامنے بنے باتھ روم میں شاور لے نے چلی گئی۔۔

لفٹ ہینڈ پر بالکنی بنی ہوئی تھی۔۔

رائٹ ہینڈ پر روم سے باہر نکلنے کا گیٹ سامنے وال کے ساتھ فرنیچر سیٹ کیا گیا تھا

اُسی وال کے ساتھ باتھ روم موجود تھا

باتھ روم کے سامنے بیڈ پڑا تھا۔۔

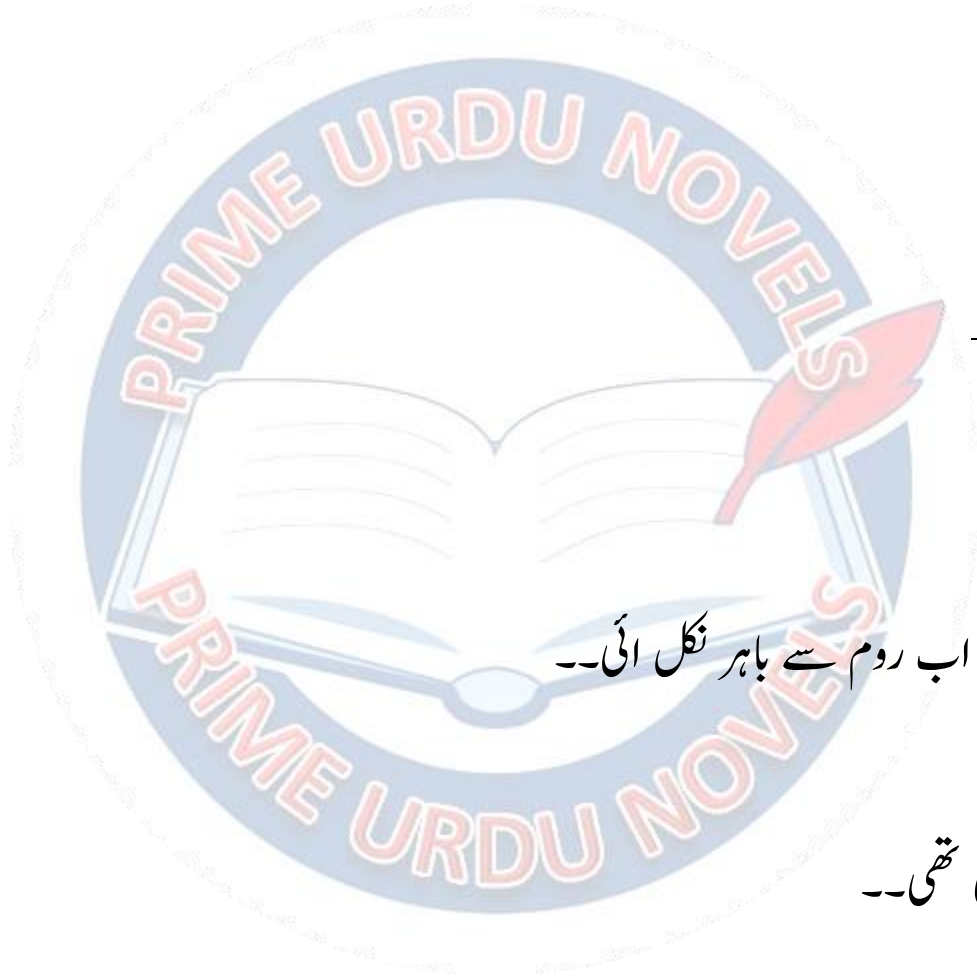
یہ گھر زدہ بڑا نہ تھا۔۔

یہ ایک فلیٹ تھا۔۔

لفٹ ہینڈ پر دو روم موجود تھے

رائٹ سائیڈ پر اوپن کچن تھا۔

بیچ صحن میں صوفے ڈال رکھے تھے
تھوڑا فاصلے پر مین گیٹ تھا۔



فبیہا فریش ہو کر اب روم سے باہر نکل آئی۔

عبیرہ ناشتہ لگا رہی تھی۔

آگئیں تم؟؟..

ہاں ہمیں دیر ہو گئی تھوڑی۔

آپ غائب تھیں۔۔

عبیرہ کہتی ہوئی فبیہا کے گلے جا لگی۔۔

خدا خوش رکھے آپ کو آپا۔۔

تمہیں بھی خوش رکھے میری جان۔۔

فبیہا عبیرہ کا رخسار چومتی بولی تھی۔۔

بیٹھ جائیں اگر بہنوں کی مصروفیات ختم ہو گئی ہو

چھیڑتے ہوئے حدیقہ مسکرا رہی تھی۔۔

ہاں بیٹھیں فبیہا فوری ہاتھ سے اشارہ کرتی بولی۔۔

یہ میں آپ کے لیے لائی ہوں۔۔

علیزہ نے تحفہ فبیہا کی طرف بڑھایا۔۔

شکریہ نہی گڑیا۔۔

فبیہا شفقت سے ہاتھ اس کے سر پر رکھ گئی۔۔

ناشتے کے بعد فبیہا عبیرہ کے ہمراہ آفندی ہاؤس آگئی تھی۔۔۔

کے پارلر بھی اُسی کے ساتھ جانا تھا۔۔

اج ویسے کا آخری فنگشن تھا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں زیان بھی پریشان ہو رہا ہے۔

پورے ہال میں ڈھونڈتی ہوئی حدیقہ اخر عبیرہ تک پہنچ ہی گئی تھی۔

جو آخری ٹیبل کی چیر پر بیٹھی تھی۔

مجھے بہت چکر آرہے ہیں مجھے گھر جانا ہے مجھ سے نہیں روکا جائے گا مزید۔

خیریت تو ہے حدیقہ پریشانی کے عالم میں گویا ہوئی۔

مجھے کمزوری فل ہو رہی ہے دماغ گھوم رہا ہے۔

وہ حدیقہ کو بتا ہی رہی تھی کے سامنے سے اتے زیان نے سب سن لیا تھا۔

کیا ہوا؟؟؟..

کچھ نہیں گھر چلیں پلڑ۔۔

عبیرہ بمشکل خود کو سنبھالتی کھڑی ہوئی۔۔

چلو۔۔

کہتا ہوا زیان فوری عبیرہ کو تھامتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔

حدیقہ جلدی سے علیزہ کو لے آئی تھی۔۔

کیا تم نے بتا دیا زائر کو ہم گھر جا رہے ہیں؟؟؟..

زیان حدیقہ سے سوال کرنے لگا۔۔

ہاں بتا دیا ہے۔۔

تمہاری طبیعت مجھے کچھ زدہ کھرب لگ رہی ہے۔۔

حدیقہ عبیرہ کا شانا ہلاتی بولی جو اپنے ہوش کھو چکی تھی۔۔

زیان یہ ہوش میں نہیں ہے ہسپتال لے چلو۔۔

حدیقہ مزید پریشان ہو گئی آگاہی دیتی بولی تھی۔۔

زیان بنا کوئی جواب دیے گاڑی ہسپتال کے روڈ پر ڈال گیا۔۔

ڈاکٹر چیکپ کرتی باہر نکلی۔۔

بہتر ہیں انہیں کچھ ٹھنڈا پلائیں۔۔

پہلا بے بی ہے شاید اس لیے کمزوری فل ہو رہی ہے۔۔

ہے بی؟؟.. حدیقہ حیران ہوئی تھی۔۔

کیا آپ کو نہیں پتہ اُسے حیران دیکھ ڈاکٹر بھی حیران ہوئی۔۔

نہیں مجھے نہیں پتہ میں اوٹ اف سٹی رہتی ہوں

نند ہوں انکی ابھی انی ہوں میں۔۔

تبھی عبیرہ بھی چیکپ روم سے باہر نکل انی تھی۔۔

اچھا پھر آپ کو مبارک ہو یہ میڈسن لے لیجئے گا۔۔

عبیرہ اور حدیقہ باہر نکل آئی تھیں۔۔

کیس بات کی مبارک دے رہی تھیں ڈاکٹر۔۔

عبیرہ حدیقہ سے مخاطب ہوئی۔۔

تمہیں نہیں پتہ؟؟..

حدیقہ تجسوس سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

مجھے پتہ ہوتا تو پوچھتی کیوں؟؟..

عبیرہ مسکرا دی۔۔

خیر اب تو سمجھ گئی ہو گی ڈاکٹر مبارک باد کیس چیز کی دیتی ہے

عبیرہ کے ایک چپت لگتی حدیقہ بھی مسکرائی تھی۔۔

کیا واقعی؟؟..

بات کو سمجھتی عبیرہ کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہوئی تھی۔۔

ہاں بھئی ہاں میں پھوپو بنے والی ہوں۔۔

زیان کو دیکھتی حدیقہ زور سے بولی جس کا پورا دہان کار ڈرائیو کرنے پر تھا۔

اب زیان پورا گھوم گیا تھا۔۔

تم نے تو مجھے ایسا کچھ نہیں بتایا زیان عبیرہ کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

مجھے کیا پتہ تھا مجھے خود ابھی پتہ چلا ہے۔۔

اچھا بابا ٹھیک ہے اب سے گھر میں رہو۔۔

زیان ہدایت دیتا واپس سیدھا ہوا۔۔

کار آفندی ہاؤس میں داخل ہو چکی تھی۔۔

☆☆

رات نے صبح کا رخ لے لیا تھا۔۔۔۔

آج دھوپ بادلوں میں چھپن چھپائی کھیل رہی تھی۔۔

عبیرہ آج کافی دیر سے جاگی تھی۔۔

انشراح

تقریباً پورا روم الٹ کر چکی تھی

یوں اس کی ہائیٹ اپنے باپ پر گئی تھی۔۔

کوئی اُسے دیکھ کے کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ ڈیڑھ سالہ بچی ہے۔۔

انشرح یہ کیا کیا آپ نے؟؟۔۔

عبیرہ جلدی سے اٹھی تھی۔۔

پورا روم جنگ کے میدان کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔۔

ہمیشہ کی طرح زیان غائب تھا مگر اب وہ واپس روم میں داخل ہوا تھا۔۔

ارے واہ میرا بیٹا اٹھ گیا؟؟۔۔

زیان شفقت سے انشرح کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا گویا ہوا۔۔

ہاں اٹھ گئی آپ کی لاڈلی دیکھو ذرا روم کا کیا حال بنا دیا ہے

ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے طوفان اکر گزر گیا ہو۔۔

عبیرہ روم سمیٹتی بیچ و تاب کھا کے رہ گئی

بس بھی کرو تم سو کیوں رہی تھی

اتنی دیر اتنی آرام سے بچی ہے پھیلانے گی۔۔

زیان اپنی پیاری سی ننھی گڑیا کو گود میں اٹھا کر بول رہا تھا

بگاڑ دیا ہے اور مزید بگاڑ دینا۔۔

عبیرہ منہ بناتی روم سے باہر نکل گئی۔۔

آج گھر میں مہمان ارہے ہیں تو کھانے کا اچھا انتظام کر لیجئے گا۔

کچن میں داخل ہوتی شیف صاحبہ کو انفارم کر رہی تھی۔۔

جی۔۔۔ ٹھیک ہے

وہ بھی کہتی ہوئی اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔

زیان ناشتہ کرتا آفس کے لیے نکل چکا تھا۔

عبیرہ انشرح کے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک چکی تھی۔۔

مگر وہ لڑکی کہاں رکنے والی تھی۔۔

کھانا کھانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

تب فبیہا مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی

اُسے دیکھ وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اپنی خالہ ساتھ جا لگی۔۔

وہ ابھی مسکرانے لگی تھی

تبھی عبیرہ آگے آئی اور ننھے تبریز کو گود میں لے لیا۔۔

فیہا نے بھی انشرح کو گود میں اٹھا لیا تھا

کیسی ہے میری لاڈلی۔۔

پیار کرتی اندر کی طرف روانہ ہوئی

اب دونوں امنے سامنے صوفوں پر بیٹھ چکے تھے۔۔

زار بھائی نہیں ائے۔۔

بھی نہیں انکی ڈے ڈیوٹی ہو گئی ہے

وہ رات کو آئیں گے۔۔

ہم ملیشیا جا رہے ہیں حدیقہ کے گھر اپ ایسا کریں زائر بھائی سے بات کر لیں
اپ بھی چل لیں آپ گھوم لیجئے گا۔۔

ہاں کیوں نہیں آنے دو کرتے ہیں بات۔۔

یوں باتیں کرتے کرتے وقت گزر گیا تھا۔۔

زائر اور زیان ایک ساتھ ہی گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔

کھانے پینے سے فارغ ہو کر اب سب آپس میں میٹنگ لگائے بیٹھے تھے۔۔

کولڈرنگ کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے عبیرہ بولنا شروع ہوئی۔۔

زائر بھائی میں کہہ رہی ہوں۔۔

ہم ملیشیا جا رہے ہیں

حدیقہ سے ملنے علیزہ کافی بار کہہ چکی ہے

مامی آجائیں۔۔

آپ لوگ بھی چلیں گھوم پھر لیجئے گا۔۔

میرا پیارا بیٹا بھی گھوم لے گا
تبریز کی پیشانی چومتی ہوئی گویا ہوئی۔۔
جو ابھی 6 ماہ کا ہوا تھا۔۔

ہاں یہاں اکلے کرو گے کیا تم لوگ چل لو ساتھ زیان بھی حامی بھرتا ہوا بولا۔۔
ساتھ ٹکٹ بک کراتے ہوئے ساتھ ہی سفر پر نکل چکے تھے۔۔
یوں زندگی کا تھکا دینے والا سفر ختم ہوا تھا۔۔
اب بس خوشیوں نے انکا گھر دیکھ لیا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد